ہم طہارت کیسے حاصل کریں؟

وضو، غسل اور طہارت کے دیگر اہم مسائل کا قرآن وحدیث کی روشنی

میں مدلل بیان

تالیف

ڈاکٹر سعید بن علی بن وہف القحطانی

ترجمہ

محمد عرفان محمد عمر المدنی

نظر ثانی

ابو اسامہ نیاز احمد انصاری　　عبد الباسط عبد العزیز المدنی

المکتب التعاونی للدعوة والارشاد وتوعیة الجالیات بمحافظة السلیل

هاتف ٠١٧٨٢٠٥٤٠ فاكس ٠١٧٨٢٥٦٠٦

تحت اشراف وزارة الشئون الاسلامیة والاوقاف والدعوة والارشاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب.........

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

مقدمہ ١٦

پہلی فصل: طہارت کا مفہوم اور اس کے اقسام ١٩

١۔ طہارت کا مفہوم ١٩

٢۔ طہارت کے اقسام ١٩

☆ طہارت کی دو قسمیں ہیں: ١٩

أ۔ پہلی قسم: معنوی طہارت ١٩

ب۔ دوسری قسم: حسی طہارت ٢٠

طہارت دو چیزوں سے حاصل کی جاتی ہے: ٢١

أ۔ پانی سے طہارت ٢١

ب۔ پاک مٹی سے طہارت ٢١

دوسری فصل: نجاست کے اقسام اور اس کے صاف کرنے کا بیان ....

١۔ انسان کے پیشاب اور پاخانہ کا حکم ٢٤

أ۔ شیر خوار لڑکا اور لڑکی کے پیشاب کے صاف کرنے کا طریقہ ٢٤

ب۔ گندگی آلود جوتی کے صاف کرنے کا طریقہ ٢٥

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج۔نجاست آلود عورت کے پلو کا صاف کرنے کا طریقہ............................ ۲۵
د۔گندگی آلود فرش اور زمین صاف کرنے کا طریقہ.................................. ۲۵
۲۔ماہواری کے خون کا صاف کرنے کا طریقہ.. ۲۶
۳۔کتا کا برتن میں منہ ڈالنے کے بعد برتن کی صفائی کا طریقہ........................ ۲۷
☆ جانوروں کے جھوٹا کا حکم (حاشیہ).. ۲۷
۴۔بہتا خون،خنزیر کا گوشت اور مردار کا بیان.. ۲۸
☆مردہ ماکول اللحم کے چمڑے کے دباغت کا بیان...................................... ۲۹
☆ کیا غیر ماکول اللحم جانور کا چمڑا دباغت سے پاک ہوسکتا ہے؟ حاشیہ........... ۲۹
۵۔ودی کی صفائی کا طریقہ.. ۳۰
۶۔مذی کی صفائی کا طریقہ.. ۳۰
۷۔منی کی صفائی کا طریقہ.. ۳۱
۸۔جلالہ (نجاست خور جانور) کے گوشت کو کب کھایا جائے؟............................ ۳۲
۹۔چوہیا گھی وغیرہ میں گر جائے، تو کیسے صاف کیا جائے................................ ۳۴
۱۰۔غیر ماکول اللحم جانور کے گوبر اور پیشاب کی نجاست کا حکم........................ ۳۴
۱۱۔دوران نماز اگر بدن یا کپڑے پر نجاست کا علم ہو تو کیسے صاف کیا.................. ۳۵
۱۲۔شراب کا حکم.. ۳۷
۱۳۔سونا اور چاندی کو چھوڑ کر بقیہ سارے برتن مباح ہیں.............................. ۳۹
☆ کافروں کے برتن کا حکم.. ۳۹

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔بنیادی طور پر ہر چیز پاک ہے سوائے ان چیزوں کے جن کو شریعت نے نجس کہا ہے.....۴۰

تیسری فصل: فطری سنتیں:.....۴۰

۱: ختنہ کرنا.....۴۲

۲: موئے زیر ناف صاف کرنا.....۴۲

۳: بغل کے بال صاف کرنا.....۴۳

۴: ناخن تراشنا.....۴۳

۵: مونچھ کترنا.....۴۳

۶: داڑھی بڑھانا.....۴۴

۷: مسواک کرنا:.....۴۵

☆ ہر وقت مسواک کرنا مشروع ہے لیکن مندرجہ ذیل اَوقات میں زیادہ موکد ہے:

ب۔ ہر وضو کے وقت.....۴۶

ج۔ ہر نماز کے وقت.....۴۶

د۔ گھر میں داخل ہوتے وقت.....۴۶

ھ۔ دانت اور منہ کی صفائی کی ضرورت کے وقت.....۴۷

ز۔ مسجد کے لئے گھر سے نکلتے وقت.....۴۸

۸۔ براجم (انگلی کے پوروں) کا دھلنا.....۴۹

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا.. ۴۹

۱۰۔استنجاء کرنا. یا استنجاء کے بعد شرمگاہ پر چھینٹے مارنا.......................... ۴۹

☆ فطرت کی سنتوں کی دو قسمیں ہیں: قلبی، اور عملی............................ ۵۰

چوتھی فصل: قضائے حاجت کے آداب:.. ۵۱

۱۔قضائے حاجت کے وقت اللہ کی ذکر والی کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھے.............. ۵۱

۲۔قضائے حاجت کے وقت لوگوں کی نظروں سے دور کسی با پردہ جگہ کی تلاش کرے..۵۱

۳۔قضائے حاجت کی دعا پڑھے، اور حمام میں بایاں قدم پہلے رکھے.................. ۵۲

۴۔زمین کے قریب ہوتے ہوئے کپڑے کو سمیٹے.................................. ۵۲

۵۔قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پشت نہ کرے........................ ۵۲

۶۔راستہ، سایہ تلے، اور پانی کے گھاٹ پر قضائے حاجت نہ کرے..................... ۵۴

۷۔قضائے حاجت کے لئے نرم اور نشیبی جگہ کی تلاش کرے!......................... ۵۵

۸۔قضائے حاجت کے وقت گفتگو نہ کرے.. ۵۵

۹۔ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے....................................... ۵۵

۱۰۔حالت جنابت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے........................ ۵۷

۱۱۔غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے.. ۵۷

۱۲۔داہنے ہاتھ سے نہ شرمگاہ کو چھوئے اور نہ ہی اس سے استنجاء کرے.............. ۵۷

۱۳۔ہڈی اور لید سے استنجاء نہ کرے.. ۵۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔تین پتھر سے کم سے استنجاء نہ کرے............................. ....۵۸
۱۵۔نیند سے بیداری کے بعد تین مرتبہ ہاتھ دھلنے سے پہلے ہاتھ برتن میں نہ ڈالے...۵۹
۱۶۔سبیلین سے گندگی کی نظافت کی تین حالتیں ہیں..........................۵۹
اَ۔پہلے ڈھیلا استعمال کرے، پھر پانی استعمال کرے..........................۶۰
ب۔صرف پانی استعمال کرے...۶۰
ج۔صرف ڈھیلا استعمال کرے...۶۰
۱۷۔پتھر یا ڈھیلا استعمال کرنے کی صورت میں طاق پر ختم کرے!..............۶۰
۱۸۔استنجا کرنے کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رگڑے پھر پانی سے دھلے...........۶۱
۱۹۔استنجا کرنے کے بعد اپنے ازار پر پانی کے چھینٹے مارے!......................۶۱
۲۰۔بقدر ضرورت حمام میں ٹھہرے..۶۲
۲۱۔مستحب ہے کہ مرد وزن ایک دوسرے کے طہارت سے بچے ہوئے پانی سے طہارت نہ کریں...۶۲
۲۲۔بیت الخلاء سے نکلتے وقت پہلے دایاں قدم نکالے!...........................۶۲
پانچویں فصل وضو کا بیان:..۶۴
ا۔کن امور کے لئے وضو ضروری ہے:...۶۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَ۔ نماز..۶۴

ب۔ بیت اللہ کا طواف...۶۵

ج۔ مصحف کا چھونا..۶۶

۲۔ وضو کی فضیلت...۶۶

۳۔ کامل وضو کرنے کا طریقہ..۶۹

۴۔ وضو کے فرائض اور ارکان...۷۴

اَ۔ چہرہ کا دھلنا...۷۴

ب۔ دونوں ہاتھوں کا دھلنا..۷۵

ج۔ پورے سر کا مسح کرنا...۷۶

د۔ ٹخنوں سمیت دونوں پیروں کا دھلنا.............................۷۸

ھ۔ تمام اعضاء کو ترتیب سے دھلنا..................................۷۹

و۔ موالات (پے در پے اعضا کا دھلنا)............................۷۹

۵۔ وضو کے شرائط...۸۰

۶۔ وضو کی سنتیں...۸۱

اَ۔ مسواک کرنا..۸۱

ب۔ وضو کے شروع میں ہتھیلیوں کو تین بار دھلنا..............۸۱

ج۔ اعضائے وضو کا ملنا...۸۱

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

د۔اعضائے وضوکو تین تین بار دھلنا..۸۲

ھ۔وضو کے بعد دعا پڑھنا..۸۲

و۔تحیۃ الوضونماز پڑھنا..۸۲

ز۔وضو میں پانی کے اسراف سے بچنا..۸۳

ح۔وضوتوڑنے والی چیزیں..۸۵

أ۔پیشاب اور پاخانہ کی جگہ سے نکلنے والی چیزیں..۸۵

ب۔پیشاب اور پاخانہ کی جگہ کے علاوہ جسم کے دیگر حصہ سے زیادہ مقدار میں نجاست کا نکلنا..۸۵

ج۔عقل کا زائل ہونا..۸۶

د۔بلا پردہ شرمگاہ کا چھونا..۸۷

ھ۔اونٹ کا گوشت کھانا..۸۸

و۔اسلام سے مرتد ہونا..۸۹

جن امور کے لئے وضوکرنا مستحب ہے..۹۰

أ۔اللہ کے ذکر کے لئے..۹۰

ب۔سوتے وقت..۹۰

ج۔وضوٹوٹنے کے بعد..۹۰

د۔ہر نماز کے وقت..۹۱

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ھ۔مردہ اٹھانے کے بعد.......... ۹۱
و۔قے ہونے کے بعد.......... ۹۲
ز۔آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد.......... ۹۲
ح۔ جنابت کے بعد جب کھانا کھانے کا ارادہ کرے.......... ۹۲
ط۔بیوی سے جب دوبارہ ہم بستری کا ارادہ ہو.......... ۹۳
ی۔جنبی جب بلاغسل سونا چاہے.......... ۹۳
چھٹی فصل ۔موزہ، پگڑی، پٹی پر مسح کرنا.......... ۹۵
اَ۔موزہ پر مسح کرنے کا حکم.......... ۹۶
ب۔موزہ پر مسح کرنے کی شرطیں.......... ۹۷
ج۔موزہ پر مسح کو باطل کرنے والے امور..........
۔ چرمی اور غیر چرمی موزہ پر مسح کرنے کا طریقہ.......... ۱۰۲
پٹی پر مسح کرنے کا حکم.......... ۱۰۴
پٹی اور موزہ پر مسح کرنے میں فرق.......... ۱۰۵
۔پٹی پر مسح کرنے کا طریقہ.......... ۱۰۶
ساتویں فصل : غسل کے بیان میں.......... ۱۰۷
۔غسل کو واجب کرنے والے امور.......... ۱۰۷

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا۔تیزی سے لذت کے ساتھ منی کا نکلنا ۱۰۷

۲۔مرد وزن کے ختنہ کا باہم ملنا ۱۰۷

۳۔ کافر کا مسلمان ہونا ۱۱۰

۴۔مسلمان کی موت ۱۱۳

۵۔ماہواری ۱۱۳

۶۔نفاس ۱۱۴

ب۔جنبی کو پانچ چیزوں سے باز رہنا چاہئے: ۱۱۵

ا۔نماز پڑھنا ۱۱۵

۲۔بیت اللہ شریف کا طواف کرنا ۱۱۶

۳۔قرآن کا چھونا ۱۱۶

۴۔قرآن کا پڑھنا ۱۱۶

۵۔مسجد میں ٹھہرنا ۱۱۷

ج۔غسل کے شرائط: ۱۲۰

د۔غسل کرنے طریقہ ۱۲۱

ھ۔مسنون غسل: ۱۲۴

ا۔نماز جمعہ کے لئے غسل کرنا ۱۲۴

۲۔احرام باندھنے کے لئے غسل کرنا ۱۲۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ مکہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا ۱۲۹

۴۔ ہر ہم بستری کے بعد غسل کرنا ۱۲۹

۵۔ میت کو غسل دینے بعد غسل کرنا ۱۲۹

۶۔ مشرک کو دفن کرنے بعد غسل کرنا ۱۳۱

۷۔ مستحاضہ عورت کا ہر نماز یا دو نمازوں اکٹھا پڑھنے کے لئے غسل کرنا ۱۳۱

۸۔ بے ہوشی سے ہوش میں آنے کے بعد غسل کرنا ۱۳۲

۹۔ سینگی لگوانے کے بعد غسل کرنا ۱۳۳

۱۰۔ اسلام قبول کرنے بعد غسل کرنا ۱۳۴

۱۱۔ عیدین کی نماز کے لئے غسل کرنا ۱۳۴

۱۲۔ یوم عرفہ کو غسل کرنا ۱۳۵

آٹھویں فصل : تیمّم کا بیان : ۱۳۶

۱۔ تیمّم کا حکم ۱۳۶

۲۔ کب تیمّم کرنا جائز ہے؟ ۱۳۸

اَ۔ پانی نہ ملے ۱۳۸

ب۔ حسب ضرورت پانی نہ ملے ۱۳۹

ج۔ پانی کافی ٹھنڈا ہو اور نقصان کا خطرہ ہو ۱۳۹

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

د۔ بیماری کی وجہ سے پانی استعمال نہ کرسکتا ہو............................ ۱۴۰
ھ۔ پانی تک پہونچے کے لئے دشمن کا خوف ہو.............................. ۱۴۱
و۔ پیاس اور موت کا خطرہ ہو.. ۱۴۲
تیمّم کرنے کا طریقہ.. ۱۴۲
۴۔ نواقض تیمّم :.. ۱۴۴
أ۔ وضوکوتوڑنے اور غسل کوواجب کرنے والے امور سے تیمّم ٹوٹ جاتا ہے............ ۱۴۴
ب۔ پانی کا دستیاب ہونا، اوراس کے استعمال کرنے پر قدرت پانا............ ۱۴۴
۵۔ جسے پانی اور مٹی دونوں دستیاب نہ ہو وہ کیا کرے......................... ۱۴۵
۶۔ تیمّم سے نماز پڑھنے کے بعد جب وقت میں پانی دستیاب ہوجائے......... ۱۴۶
نوویں فصل: حیض، نفاس، استحاضہ، اور سلس البول کا بیان............ ۱۴۸
ا۔ حیض کی تعریف :.. ۱۴۸
۲۔ دم ماہواری کی خلقت کی حکمت.. ۱۴۸
۳۔ ماہواری کے خون کارنگ.. ۱۴۸
۴۔ ماہواری شروع ہونے کی عمر... ۱۵۱
۵۔ ماہواری کی مدت.. ۱۵۲
۶۔ ماہواری کے احکام :.. ۱۵۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَ۔ حائضہ عورت کو کن چیزوں سے باز رہنا چاہیئے؟.......................... ۱۵۴

۱۔ نماز.. ۱۵۴

۲۔ روزہ.. ۱۵۹

۳۔ بیت اللہ شریف کا طواف.. ۱۶۰

۴۔ مصحف کا چھونا.. ۱۶۱

۵۔ مسجد میں ٹھہرنا.. ۱۶۳

۶۔ ہم بستری کرنا.. ۱۶۴

۷۔ طلاق دینا.. ۱۶۶

۸۔ عدت مہینے کے اعتبار سے شمار کرنا.......................... ۱۶۷

ب۔ حیض اور نفاس والی عورت کے ساتھ کیا کرنا جائز ہے؟.................... ۱۶۹

۱۔ حائضہ کے ساتھ سونا.. ۱۶۹

۲۔ حائضہ کے ساتھ کھانا پینا.. ۱۷۱

۳۔ حائضہ عورت کا عید گاہ جانا.................................... ۱۷۱

۴۔ حائضہ عورت کے گود میں تلاوت کرنا........................ ۱۷۲

۵۔ حائضہ عورت کا اپنے شوہر کا سر دھلنا...................... ۱۷۲

۶۔ سابقہ ممنوع عبادتوں کے علاوہ حائضہ عورت ساری عبادتیں کرسکتی ہے ....

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج۔طہارت کی علامت..۴۳
ا۔ قصہ بیضاء..۴۳
۲۔خشکی..۴۳
☆نفاس..۴۴
ا:نفاس کسے کہتے ہیں..۴۴
۲۔حیض ونفاس کے درمیان فرق..۴۴
۳۔نفاس کے احکام حیض کے احکام کی طرح ہیں سوائے چند امور کے................۴۵
اَ۔ عدت..۴۵
ب۔مدت ایلاء:..۴۵
ج۔بلوغت..۴۵
د۔حیض متعین اوقات میں آتا ہے..۴۶
۴۔نفاس کی کم سے کم اور زیادہ زیادہ مدت..۴۶
استحاضہ..۴۷
ا۔استحاضہ کسے کہتے ہیں؟..۴۷
۲۔حیض اور استحاضہ کے درمیان فرق..۴۷
۳۔استحاضہ میں مبتلا عورت کی تین حالت ہے..۴۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أ۔پہلی حالت :مدت حیض اس کے نزدیک معروف ہو.......................۱۷۸
ب۔دوسری حالت : مدت حیض معلوم نہ ہو لیکن حیض اوراستحاضہ کے درمیان فرق کرسکتی ہو...۱۸۰
ج۔تیسری حالت : نہ مدت حیض معلوم ہو اور نہ ہی حیض اوراستحاضہ کے درمیان فرق کرسکتی ہو...۱۸۱
۴۔استحاضہ کے احکام...۱۸۳
۱۔انقطاع حیض کے بعد مستحاضہ پر غسل کرنا واجب ہے.................................۱۸۳
۲۔مستحاضہ پر ہر نماز کے وقت وضو کرنا واجب ہے.................................۱۸۳
۳۔مستحاضہ عورت وضو سے پہلے شرمگاہ دھل کر احتیاطا کپڑا وغیرہ باندھ لے.............۱۸۴
۴۔مستحاضہ عورت کے لئے جمع صوری جائز ہے.......................................۱۸۵
۵۔دوران حمل نکلنے والا خون، استحاضہ کا خون ہوگا یا حیض کا؟.................۱۸۶
☆سلس البول کے احکام...۱۸۷
☆سلس البول میں مبتلا شخص طہارت کیسے حاصل کرے.......................۱۸۷
☆مسلسل خروج ہوا میں مبتلا شخص طہارت کیسے حاصل کرے....................۱۸۷
☆مسلسل خروج مذی میں مبتلا شخص طہارت کیسے حاصل کرے....................۱۸۷

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

ان الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا وسيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له وأشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وسلم تسليما كثيرا أما بعد:

تمام تعریف اللہ عزوجل کے لئے ہے، ہم صرف اسی کی تعریف کرتے ہیں، اور اسی سے مدد اور بخشش کے طلبگار ہیں، ہم اپنے نفسوں، اور خراب اعمال کی برائیوں سے اس کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے، اور جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور محمد ﷺ اللہ کے بندہ اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کے آل واصحاب اور تا قیامت آنے والے آپ کے تمام پیروکاروں پر درود وسلام نازل فرمائے. (آمین)

زیر نظر کتاب طہارت جو کی نماز کی کنجی اور نصف ایمان ہے، کی فضیلت اس کا مفہوم، اور اس کے احکام کے متعلق ہے، اس کتاب میں، میں نے ان تمام مسائل کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن وحدیث کے دلائل کی روشنی میں بیان کیا ہے، جو ایک مسلمان کو طہارت وپاکیزگی حاصل کرنے میں پیش آسکتے ہیں. اس کتاب میں جو کچھ صحیح اور درست ہے وہ خالص اللہ کا فضل وکرم ہے، اور اگر کوئی غلطی اور خامی ہے تو وہ میرے اور شیطان کی طرف سے ہے، اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ اس سے بری ہیں.(۱)

کتاب میں بیان کردہ اختلافی مسائل میں جہاں بھی ہمیں کوئی اشکال ہوا اسے میں نے امام علامہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے سامنے پیش کیا، اور آپ کی ترجیحات کو داخل کتاب کیا، اللہ تعالی آپ کو اس نوازش کا بہترین اجر عطا فرمائے اور آپ کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے (۲)

میں نے اس کتاب میں پیش کردہ معلومات کو درج ذیل نوفصلوں میں تقسیم کیا ہے، اور ہر فصل کے ضمن میں اس سے متعلق مسائل کو عموما نمبر وار بیان کیا ہے.

پہلی فصل: طہارت کا مفہوم اور اس کی اقسام

دوسری فصل: اقسام نجاست اور ان کی صفائی اور ازالہ کے واجب ہونے کے کا بیان.

تیسری فصل: فطرت کی سنتیں اور اس کی اقسام.

(۱) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے میں نے یہ دعا کی ہے، دیکھئے سنن ابی داؤد کتاب النکاح باب فیمن تزوج ولم یسم صداقا حتی مات (۲۱۱۶) اور شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے صحیح سنن ابی داؤد ۲/۳۹۷

(۲) کبھی ملاقات اور سوالات کے ذریعہ آپ کی ترجیحات کو معلوم کیا، اور کبھی آپ کی تالیفات کے ذریعہ .

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھی فصل: قضائے حاجت کے آداب.

پانچویں فصل: وضوء کا بیان.

چھٹی فصل: موزہ، پگڑی، پٹی پر مسح کرنے کا بیان.

ساتویں فصل: غسل کا بیان.

آٹھویں فصل: تیمّم کا بیان.

نویں فصل: حیض، نفاس، استحاضہ، سلس البول کا بیان.

ہم اللہ رب العالمین سے اس کے اسماء حسنی اور بہترین واعلی صفات کے وسیلہ سے دعاء گو ہیں، کہ میری اس متواضع کوشش میں برکت عطا فرمائے، اسے خالص اپنی رضا اور خوشنودی کے لئے بنائے، اسے مولف، قاری، ناشر سب کے لئے حصول جنت کا ذریعہ بنائے، اور جن ہاتھوں میں بھی یہ کتاب جائے اس کے لئے نفع بخش بنائے، بیشک وہی بہترین سوال کرنے کے لائق، اور سب سے زیادہ امیدوں کو پورا کرنے والا ہے، وہی میرے لئے کافی اور میرا بہترین محافظ ہے، ہر طرح کی تعریف میرے اللہ کے لئے ہے جو پوری کائنات کا پالنہار ہے، اور کامل درود وسلام ہو قائد بشریت ہمارے نبی محمد ﷺ، آپ کے آل واصحاب اور تا قیامت آپ کے تمام پیروکاروں پر.

مؤلف

بروز دوشنبہ ۹/۱۲/۱۴۱۵ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

<u>پہلی فصل</u>

طہارت کا مفہوم

<u>طہارت کا لغوی مفہوم</u>: عربی زبان میں ظاہری اور باطنی گندگی سے صفائی و پاکی حاصل کرنے کو طہارت کہتے ہیں.

<u>طہارت کا شرعی مفہوم</u>: مباح پانی یا مٹی سے حدث (وضوء یا غسل کو واجب کرنے والے امور) کو رفع کرنا، اور نجاست و پلیدگی کو زائل کرنا شرعا طہارت کہتے ہیں.

یعنی طہارت بدن وغیرہ سے اس وصف کو زائل کرنے کو کہتے ہیں جو نماز وغیرہ کی ادائیگی کے لئے مانع ہو.(۱)

<u>طہارت کے اقسام</u>

طہارت کی دو قسمیں ہیں: معنوی اور حسی:

پہلی قسم معنوی طہارت: معنوی طہارت سے مقصود توحید اور اعمال صالحہ کے ذریعہ شرک اور معاصی سے پاکی اور صفائی حاصل کرنی ہے،، معنوی طہارت، حسی طہارت سے زیادہ اہم اور ضروری ہے بلکہ معنوی طہارت کے بغیر، حسی طہارت بے سود ہے، یہی وجہ ہے کہ مشرک ظاہری صفائی وستھرائی کے باوجود شرک کیوجہ سے نجس ہوتا ہے ارشاد باری تعالی ہے

﴿انما المشركون نجس﴾ (۲) بے شک مشرک بالکل ہی ناپاک ہیں.

(۱) دیکھیے مغنی لابن قدامہ ۱/۱۲ اور توضیح الأحکام من بلوغ المرام لعبد اللہ البسام ۱/۸۷

(۲) سورہ توبہ: ۲۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ ایک مومن حسی پلیدگی کے باوجود معنوی طور پر پاک اور صاف ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے (ان المومن لا ینجس)(۱) مومن نجس نہیں ہوتا ہے.

بنا بریں ہر مکلّف کو چاہئے کہ پہلے اپنے دل کو شرک، شک کی غلاظتوں سے اخلاص، توحید اور یقین کے ذریعہ پاک کرے، اور نفس کو گناہوں کی پلیدگی، اور حسد، کینہ، خیانت، فریب، گھمنڈ، تکبر، خود پسندی اور ریا کاری جیسے تمام گناہوں سے سچی توبہ کر کے صاف کرے.

یہی باطنی طہارت ایمان کا نصف اول ہے اور نصف ثانی حسی طہارت ہے.

دوسری قسم حسی طہارت: اس سے مراد حدث (ناپاکی) اور نجاستوں سے صاف رہنا ہے، حسی طہارت ایمان کا نصف ثانی ہے. جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے (الطھور شطر الایمان) (۲) پاکی آدھا ایمان ہے.

حسی طہارت پانی کے ذریعہ وضوء اور غسل کر کے حاصل کی جاتی ہے، اور پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمّم سے حاصل کی جاتی ہے. اور کپڑا بدن اور جائے نماز سے نجاست کو زائل کر کے حاصل کی جاتی ہے. (۳)

(۱) بخاری (۲۸۳) کتاب الغسل باب عرق الجنب وأن المسلم لا ینجس۔ مسلم (۳۷۱) کتاب الحیض باب الدلیل علی أن المسلم لا ینجس.

(۲) مسلم (۲۲۳) کتاب الطھارۃ باب فضل الوضوء.

(۳) دیکھئے الشرح الممتع لابن عثیمین ۱/۱۹

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طہارت دو چیزوں سے حاصل کی جاتی ہے

ا۔ پانی: طہارت حاصل کرنے کے لئے پانی بنیادی ذریعہ ہے، خواہ وہ پانی بارانی ہو یا زمین سے نکلا ہو، اگر وہ اپنی اصلی خلقت میں باقی ہے تو پاک ہے، اسے حدث (ناپاکی) کو رفع اور نجاست کو زائل کرنے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے، اسی طریقہ سے اگر اس کے اوصاف ثلاثہ رنگ، بو، مزہ میں سے کوئی وصف پاک چیز کے ملنے سے بدل جائے تب بھی وہ پاک ہے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے (الماء طهور لا ينجسه شيء)(۱) پانی پاک کرنے والا ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی ہے.

چشمہ، کنواں، ندی، وادی، سمندر پگھلا ہوا برف ہر طرح کے پانی کا یہی حکم ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے سمندری پانی کے بارے میں فرمایا: (هو الطهور ماؤه الحل ميتته)(۲) اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردہ حلال ہے.

آب زمزم کے بارے میں علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (أن رسول الله ﷺ دعا بسجل من زمزم فشرب منه وتوضأ)(۳)

(۱) صحیح صحیح سنن ابوداؤد (٦٧) کتاب الطهارة باب ماجاء في بئر بضاعة والترمذی ح (٦٦) والنسائی ح (٥٢٣)

(۲) صحیح صحیح سنن ابوداؤد (٨٣) کتاب الطهارة باب الوضوء بماء البحر والترمذی (٦٩) والنسائی ح (٣٣١) وابن ماجه ح (٣٨٦)

(۳) احمد (زوائد المسند) ١/٧٦ شیخ البانی نے اسے حسن کہا ہے ملاحظہ ہو ارواء الغلیل ١/٤٥ ح (١٣)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ ایک ڈول آب زمزم منگوایا جس سے آپ نے کچھ پیا اور کچھ سے وضوء کیا.

پانی میں اگر نجاست گرنے سے اس کے اوصاف ثلاثہ: رنگ، بو، مزہ میں سے کوئی وصف بدل جائے تو بالا جماع نجس ہے، اسے طہارت کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں ہے.(۱)

۲۔ پاک مٹی: اگر پانی کا استعمال تمام اعضائے طہارت یا چند اعضائے طہارت کے لئے ممکن نہ ہو، خواہ پانی کے دستیاب نہ ہونے کیوجہ سے ہو یا پانی استعمال کرنے سے نقصان کا خطرہ ہو، ان تمام صورتوں میں پاک مٹی پانی کے قائم مقام ہے، بنا بریں تیمّم کے ذریعہ طہارت حاصل کیا جائے گا.(۲)

(البتہ اگر کچھ پانی میسر ہے اور اس کے استعمال سے کوئی خطرہ نہیں ہے تو جتنے اعضاء کی پانی سے طہارت ممکن ہے اتنے کی پانی سے طہارت حاصل کی جائے گی اور بقیہ کے لئے تیمّم کیا جائے گا)

---

(۱) دیکھئے فتاوی ابن تیمیہ ۲۱/۳۰ اور سبل السلام ۱/۲۲

(۲) دیکھئے منہاج السالکین للعلامہ عبد الرحمن بن ناصر السعدی ص (۱۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری فصل نجاست کے اقسام اور انکے صاف کرنے کا طریقہ

نجاست: اس گندگی اور پلید کو کہتے ہیں جس سے ہر مسلمان کو بچنے کے لئے کہا گیا ہے، اور اگر کپڑے اور بدن وغیرہ پر لگ جائے تو اس کا صاف کرنا واجب ہے.

ارشاد باری تعالی ہے ﴿وثیابك فطهر﴾ (۱) اپنے کپڑوں کو صاف رکھا کر.

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿ویسئلونك عن المحیض قل هو أذى فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوهن حتى یطهرن فاذا تطهرن فأتوهن من حیث أمركم الله ان الله یحب التوابین ویحب المتطهرین﴾ (۲)

[البقرة ۲۲۲] وہ لوگ آپ سے حیض کے متعلق سوال کرتے ہیں تو کہہ دیجئے یہ گندگی ہے لہذا حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ ہاں جب وہ پاک ہو جائیں (یعنی غسل کرلیں) تو ان کے پاس اس راستے سے جاؤ جہاں سے اللہ تعالی نے تمہیں حکم دیا ہے بیشک اللہ تعالی بہت توبہ اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے.

---

(۱) سورہ مدثر آیت/ ٤

(۲) سورہ بقرہ آیت/ ۲۲۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجاست کے چند اقسام اوران کی طہارت کا طریقہ

ا۔انسان کا پیشاب اور پاخانہ:

انسان کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے اسے درج ذیل طریقوں سے صاف کرنا چاہیے

ا:شیر خوار لڑکی اور لڑکا کے پیشاب کے صاف کرنے کا طریقہ:

شیر خوار لڑکی کا پیشاب اگر کپڑے پر لگ جائے تو اس کا دھلنا ضروری ہے جبکہ شیر خوار لڑکے کا پیشاب اگر کپڑے پر لگ جائے تو اس پر صرف چھینٹے مارنا ہی کافی ہے ،اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:(بول الغلام ینضح (۱) بول الجاریۃیغسل)(۲)لڑکے کے پیشاب آلود کپڑے پر چھینٹا مارا جائے گا اور لڑکی کے پیشاب آلود کپڑے کو دھلا جائے گا .

یہ تفریق اس وقت تک ہے جب تک دونوں کھانا نہ کھاتے ہوں ،اور جب کھانا کھانے لگیں تو دونوں کے پیشاب کو دھلا جائے گا(۳)

---

(۱)پانی سے بھگونے اور چھڑ کنے کو نضح کہتے ہیں بنا بریں جو شیر خوار بچہ ابھی کھانا نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب آلودہ کپڑے پر پانی چھڑک لینا کافی ہے بایں طور کہ پورے پیشاب کی جگہ کو پانی پہنچ جائے اسے نچوڑنے اور کھرچنے کی ضرورت نہیں ہے دیکھئے نھایہ فی غریب الحدیث ۵/۶۹القاموس المحیط ص(۳۱۳)المصباح المنیر ۲/۶۰۹ الشرح الممتع ۱/۳۷۲

(۲)مسند احمد ۱/۷۶ صحیح سنن ابوداؤد "کتاب الطھارۃ باب بول الصبی یصیب الثوب ح(۳۷۷)ترمذی ح(۶۱۰) ابن ماجہ ح(۵۲۵)شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے ارواء الغلیل ۱/۱۸۸ح(۱۶۶)

(۳)صحیح: صحیح سنن ابوداؤد "کتاب الطھارۃ باب بول الصبی یصیب الثوب ح(۳۷۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب۔گندگی آلود جوتی کی صفائی:

اگر جوتی میں گندگی لگ جائے، تو اسے زمین پر رگڑ کر صاف کر لینا چاہیۓ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (اذا وطیء أحدکم بنعلیہ الأذی فان التراب لہ طھور)(۱) جب تم میں سے کوئی چلتے ہوئے اپنی جوتی میں گندگی لگا دے تو مٹی اسے پاک کر دیتی ہے.

ج۔گندگی آلود عورت کے پلو کی صفائی:

عورت کا پلو اگر لمبا ہے اور وہ گندی جگہ پر چلتی ہے جس کی وجہ سے کچھ گندگی اس کے پلو میں لگ جاتی ہے، لیکن اس کے بعد وہ صاف مٹی پر چلتی ہے جس سے وہ گندگی صاف ہو جاتی ہے، تو وہ پاک ہو جاتا ہے، اسے دوبارہ دھلنے کی ضرورت نہیں ہے چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایسے پلو کے بارے میں فرمایا (یطھرہ ما بعدہ)(۲) یعنی گندگی کے بعد آنے والی مٹی اس کو پاک کر دیتی ہے.

د۔گندگی آلود زمین اور فرش کی صفائی:

اگر زمین یا فرش پر پیشاب یا پاخانہ لگ جائے تو پہلے پاخانہ کو اس جگہ سے ختم کرنا چاہیۓ پھر اس جگہ پانی بہایا جائے، اور اگر پیشاب ہے تو اس پر بکثرت پانی ڈالنا چاہیۓ حتی کہ اس کا اثر ختم ہو جائے.

(۱) صحیح صحیح سنن ابوداؤد: کتاب الطھارۃ باب فی الأذی یصیب النعل ح (۳۸۵)

(۲) صحیح صحیح سنن ابوداؤد: کتاب الطھارۃ باب فی الأذی یصیب الذیل ح (۳۸۳) ترمذی ح (۱۴۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے مسجد میں پیشاب کرنے والے دیہاتی کے بارے میں فرمایا (دعوہ واھریقوا علی بولہ سجلا من ماء أو ذنوبا من ماء فانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین)(۱) چھوڑ دو (یعنی پیشاب مکمل کر لینے دو) اور اس کے پیشاب کی جگہ ایک ڈول پانی بہادو تمہیں لوگوں پر آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے سختی کرنے والا نہیں.

قضائے حاجت کے بعد پیشاب اور پاخانہ کی جگہ کو پانی یا ڈھیلا سے صاف کیا جائے گا جیسا کہ اس کی تفصیل ان شاءاللہ آگے آرہی ہے

۲۔ ماہواری کے خون کا صاف کرنے کا طریقہ:

ماہواری کا خون نجس ہے، حیض آلود کپڑے کو کافی اہتمام کے ساتھ مل مل کر صاف کرنا چاہئے جیسا کہ آپ ﷺ نے اس سلسلہ میں فرمایا ہے (تحتہ ثم تقرصہ بالماء ثم تنضحہ ثم تصلی فیہ)(۲) عورت پہلے اسے کھرچ ڈالے پھر اس پر پانی ڈال کر (اپنی انگلیوں سے) مل کر صاف کرے پھر اس پر مزید پانی بہائے، پھر اسے پہن کر نماز پڑھے.

---

(۱) بخاری: کتاب الوضوء باب صب الماء علی البول فی المسجد ح(۲۲۰) ومسلم: کتاب الطهارة باب وجوب غسل البول...ح(۲۸٤)

(۲) بخاری: کتاب الوضوء باب غسل الدم ح(۲۲۷) ومسلم: کتاب الطهارة باب نجاسة الدم...ح(۲۹۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ کتے کا برتن میں منہ ڈالنے سے برتن کے صاف کرنے کا طریقہ:(۲)

کتا نجس ہے، اگر وہ کسی برتن میں منہ ڈال دے تو وہ برتن نجس ہو جاتا ہے، اسے سات بار دھلنا چاہئے جس میں سے پہلی (یا آخری) بار مٹی سے ہو، اللہ کے رسول ﷺ نے

(ا) جانوراور درندوں کے جھوٹا کھانا و پانی کے پاک اور ناپاک ہونے میں تفصیل ہے، بایں طور کہ جانور دو طرح کے ہوتے ہیں: پاک اور ناپاک، اور ناپاک جانور بھی دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک جو بالاتفاق نجس عین ہیں: اور یہ کتا اور خنزیر ہیں، نجس عین جانور سے سب کچھ نکلنے والا نجس ہے نجس جانوروں کی دوسری قسم مختلف فیہ ہے، جیسے گدھا، خچر درندہ پرندے جیسے باز چیل اور درندہ جانور جیسے بھیڑیا، چیتا، شیر وغیرہ اس دوسری قسم نجس جانوروں کا جھوٹا اکثر اہل علم کے نزدیک پاک ہے کیونکہ (چشمہ، تالاب، حوض وغیرہ پر یہ جانور آتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے) عموماً ان سے بچنا مشکل ہوتا ہے. (دیکھئے فتاوی دائمی کمیٹی برائے فتاوی ۵/۳۸۰، مغنی ۱/۶۸ اور شرح ممتع ۱/۳۹۶) دوسری قسم پاک جانوروں کی ہے، ان کا جھوٹا اور پسینہ پاک ہے، ان پاک جانوروں کی تین قسمیں ہیں، (ا) انسان، یہ بذات خود پاک ہے اور اس کا جھوٹا بھی پاک ہے، کیونکہ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مومن نجس نہیں ہوتا ہے، اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ تیرا حیض تیرے ہاتھوں میں نہیں ہے (۲) وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے، یہ بذات خود پاک ہیں اور ان کا جھوٹا بھی بالا جماع پاک ہے، سوائے جلالہ (نجاست خور ماکول اللحم جانور) کے اس کا شمار نجس جانوروں کی دوسری قسم میں ہوگا (۳) بلی اس کا جھوٹا پاک ہے کیونکہ اس سے بچنا مشکل ہوتا ہے یہ گھروں میں گھومنے والی ہوتی ہے.

خون نکلنے اور نہ نکلنے کے اعتبار سے بھی جاندار چیزوں کی دو قسمیں ہیں، (ا) جنہیں زخم لگنے پر خون نہیں بہتا ہے (۲) جنہیں زخم لگنے پر خون بہتا ہے، پہلی قسم جنہیں زخم لگنے پر خون نہیں بہتا ہے وہ دو طرح کے ہوتے ہیں (ا) جو پاک چیزوں سے پیدا ہوتے ہیں جیسے مکھی اور بعض کیڑے مکوڑے ایسے جاندار مردہ اور زندہ دونوں حالت میں پاک ہوتے ہیں (یعنی اگر یہ کپڑا وغیرہ پر لگ جائیں تو انہیں دھلنے کی ضرورت نہیں) البتہ اگر مکھی کسی برتن میں گر جائے تو اس کو اس میں ڈبو کر نکال دینا چاہئے کیونکہ اس کے ایک ڈنک میں شفا اور دوسرے میں بیماری ہوتا ہے،، دوسرے وہ جو ناپاک چیزوں سے پیدا ہوتے ہیں جیسے جھینگر وغیرہ جو نالیوں کی نجاست سے پیدا ہوتے ہیں، ایسے جانور مردہ زندہ ہر حال میں نجس ہیں.

دوسری قسم: جنہیں زخم لگنے پر خون بہتا ہے، ان کی تین قسمیں ہیں (ا) وہ جانور جن کا مردار کھانا حلال ہے جیسے مچھلی، ٹڈی اور وہ تمام آبی جانور جو صرف پانی ہی میں رہتے ہیں یہ مردہ زندہ سب پاک ہیں (۲) وہ ماکول اللحم جانور جن کا مردار کھانا حلال نہیں ہے یا وہ آبی جانور جو خشکی پر رہتے ہیں جیسے مینڈھک اور گھڑیال وغیرہ ایسے جانور مرنے کے بعد نجس ہو جاتے ہیں (۳) انسان یہ موت اور زندگی دونوں حالت میں پاک ہے (دیکھئے مغنی ۱/۵۹ ۔ ۶۳ شرح ممتع ۱/۷۴ ۔ ۷۷ ۔ ۳۹۳ ۔ ۳۹۷ ۔ ۴۷۸)

(مذکورہ تفصیل پاک ہونے کے بارے میں ہے حلال ہونے کے بارے میں نہیں ان میں بیشتر پاک تو ہیں لیکن حلال نہیں. مترجم)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا:(طهور اناء احدكم اذا ولغ فيه الكلب أن يغسله سبع مرات أولا هن بالتراب)(۱) جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اس کی پاکی کے لئے اسے سات بار دھلے جس میں سے پہلی بار مٹی سے ہو، اور ایک روایت میں ہے (فلیر قه ...) تو اسے (پانی کو) بہادینا چاہیے

۴۔ بہتا خون، خنزیر کا گوشت، مردار

بہتا خون، خنزیر کا گوشت، مردار (یعنی وہ ماکول اللحم جانور جسے غیر شرعی طریقہ پر ذبح کیا گیا ہو یا ذبح کرنے سے پہلے مرگیا ہو) سب نجس ہیں، ارشاد باری تعالی ہے ﴿قل لا أجد في ما أوحي الي محرما على طاعم يطعمه الا أن يكون ميتة أو دما مسفوحا أو لحم خنزير فانه رجس أو فسقا أهل لغير الله به﴾ (۲) آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو، یا کہ بہتا ہوا خون ہو، یا خنزیر کا گوشت ہو کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لئے نامزد کردیا گیا ہو .

---

(۱) مسلم: كتاب الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب ح (۲۷۹)

(۲) سورہ انعام آیت: ۱۴۵

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس جانور کا گوشت ذبح کرنے کے بعد کھانا حلال ہے، اس کا چمڑا دباغت (رنگنے) کے بعد پاک ہو جاتا ہے(۱) (خواہ اس کے چمڑے کو مرنے کے بعد ہی کیوں نہ نکالا گیا ہو) اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا (اذا دبغ الاھاب فقد طھر) (۲) جب چمڑے کو دباغت دے دیا جائے تو پاک ہو جاتا ہے.

البتہ دو طرح کے مردار جانور حلال ہیں ایک مچھلی دوسری ٹڈی اور دو طرح کے خون بھی حلال ہیں ایک کلیجی دوسری تلی، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا (احل لنا میتتان ودمان: أما المیتتان فالحوت والجراد، وأما الدمان

(۱) ہمارے استاذ گرامی شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی بلوغ المرام کی شرح میں حدیث نمبر ۲۰ کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ: جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ہے، ان کا چمڑا دباغت کے بعد پاک ہوتا ہے کہ نہیں، اس سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے ایک جماعت کا کہنا ہے کہ سارے چمڑے حتی کہ درندوں کے بھی چمڑے دباغت کے بعد پاک ہو جاتے ہیں، جب کہ دوسری جماعت کا کہنا ہے کہ دباغت سے صرف ماکول اللحم جانوروں کے ہی چمڑے پاک ہوتے ہیں، لیکن سب سے بہترین اور دلائل کے قریب قریب تر یہ ہے کہ دباغت سے صرف ماکول اللحم جانوروں کے ہی چمڑے پاک ہوتے ہیں، اگر چہ دوسرے قول کے اندر بھی مضبوطی ہے (مزید دیکھئے فتاوی ابن تیمیہ ۲۱/۹۰-۹۲ وزاد المعاد ۵/۵۴۷-۵۶۷ و شرح ممتع ۱/۷۵)

(۲) مسلم: کتاب الحیض: باب طھارۃ جلود المیتۃ بالدباغ ح (۳۶۶) رہی عبداللہ بن عکیم کی حدیث (ان النبی ﷺ کتب الینا لا تنتفعوا من المیتۃ باھاب ولا عصب) (اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں یہ پیغام بھیجا کہ مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے تم استفادہ نہ کرو) جسے ابوداؤد ح (۴۱۲۸) ترمذی ح (۱۷۲۹) نسائی ح (۴۲۴۹) ابن ماجہ ح (۳۶۱۳) نے روایت کیا ہے، اور شیخ البانی نے ارواء الغلیل ۱/۷۶-۷۷ میں اسے صحیح کہا ہے، تو کچھ علماء کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے، جسے صحیح مسلم کی مذکورہ حدیث کے مقابلہ میں نہیں پیش کیا جاسکتا ہے، اور اگر صحیح ثابت ہو جائے اور یہ ثابت ہو جائے کہ یہ حدیث میمونہ رضی اللہ عنہا کہ سابقہ حدیث کے بعد اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے، تو اس حدیث کو بلا دباغت دیئے ہوئے چمڑے پر محمول کیا جائے گا ،یعنی دباغت دیئے ہوئے چمڑے سے کسی طرح کا استفادہ کرنا جائز نہیں ہے، اور میمونہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو رنگے ہوئے چمڑے پر محمول کیا جائے گا بایں طور دونوں حدیث میں تطبیق ہو جاتی ہے، اسی کو شیخ ابن باز، بلوغ المرام کی شرح میں ح ۲۳/ اور شیخ ابن عثیمین نے شرح ممتع کے اندر راجح قرار دیا ہے نیز دیکھئے تلخیص الحبیر ۱/۴۷

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فالکبد والطحال)(۱) ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال کئے گئے ہیں: رہی دو مردار چیزیں تو وہ ایک مچھلی دوسری ٹڈی ہے، اور رہے دو خون تو وہ ایک کلیجی دوسری تلی ہے.

۵۔ودی

یہ ایک سفید گھاڑا گدلا قسم کا پانی ہے جو پیشاب کے بعد نکلتا ہے، یہ پانی نجس ہے، اس کے نکلنے بعد عضو خاص کو دھلنا چاہئے، اور اگر کپڑے میں لگا ہے تو کپڑے کو بھی دھلنا چاہئے پھر وضوء کرے.(۲)

۶۔مذی

یہ ایک سفید لیس دار (پتلا) پانی ہے، جو عموما ہم بستری کے بارے میں سوچنے یا بیوی سے دل لگی کرنے کے بعد نکلتا ہے، یہ بھی نجس ہے، لیکن چونکہ اس سے بچنا مشکل ہے اس لئے اس کی طہارت میں قدرے تخفیف ہے چنانچہ آپ ﷺ نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا: (فلیغسل ذکرہ وأنثییہ ولیتوضأ وضوئہ للصلاۃ)(۳) اسے چاہئے کہ اپنے عضو خاص اور فوطوں کو دھل لے اور نماز

(۱) احمد فی المسند ۹۷/۲ وابن ماجۃ کتاب الصید باب صید الحیتان والجراد ح(۳۲۱۸) و ح(۳۳۱٤) والدارقطنی ح(٤٦٨٧)

(۲) مغنی لابن قدامہ ۲۳۳/۱ شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فوطوں کا دھلنا مذی کے ساتھ خاص ہے، ودی کے لئے اس کا حکم نہیں ہے

(۳) صحیح سنن ابوداود، کتاب الطہارۃ، باب فی المذی ح(۱۹۰-۱۹۲) اصل حدیث بخاری ح(۲٦۹) اور مسلم ح(۳۰۳) میں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرح وضو کرے.

اگر جسم پر کہیں مذی لگ گئی ہے تو اس جگہ کو بھی دھل لے البتہ اگر کپڑے پر لگی ہے، تو وہاں ایک چلو پانی لے کر چھینٹے مار لینا کافی ہے.()

سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے بہت زیادہ مذی آنے کی وجہ سے اکثر غسل کرنا پڑتا تھا، میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے اس کا ذکر کرتے ہوئے اس کے بارے میں سوال کیا، تو آپ نے فرمایا: تمہارے لئے تو صرف وضوء کافی ہے، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ کپڑے پر جہاں مذی لگ گئی ہو اس کو کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (یکفیك أن تأخذ کفا من ماء فتنضح به ثوبك حیث تری أنه قد أصاب منه)(۱) تمہیں اتنا ہی کافی ہے کہ پانی کا ایک چلو لے کر اپنے کپڑے پر اس جگہ چھینٹے مار دو جہاں تمہیں معلوم ہو کہ مذی لگ گئی ہے.

۷۔ منی

منی اس پانی کو کہتے ہیں جو قضائے شہوت کے وقت لذت کے ساتھ زور سے نکلتی ہے اور جس کے نکلنے پر غسل واجب ہو جاتا ہے.

صحیح قول کے مطابق منی پاک ہے (۲) البتہ اگر منی تر ہے تو اس کا دھونا اور اگر خشک ہو

(۱) حسن صحیح سنن ابوداؤد کتاب الطھارۃ باب فی المذی ح ۲۱۰) ترمذی ح ۱۱۵) و ابن ماجہ ح ۵۰۶)

(۲) دیکھئے شرح النووی علی صحیح مسلم ۳/ ۱۹۷۔۱۹۹ اس کا فتویٰ ہمارے استاذ شیخ ابن باز رحمہ اللہ دیتے تھے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئی ہے تو اس کا کھرچنا مستحب ہے.

عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک آدمی کو منی لگنے سے کپڑے کو دھوتے ہوئے دیکھا تو اس سے کہا: تمہارے لئے اتنا ہی کافی تھا اگر تم منی کو دیکھتے ہو تو اسے دھل لیتے اور اگر نہیں دیکھتے ہو تو، تو اس کے اردگرد پانی چھڑک لیتے، میں اللہ کے رسول ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچ دیتی تھی، اور آپ اسی میں نماز پڑھتے تھے(۱).

ایک دوسری روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: (وانی لاحکه من ثوب رسول الله ﷺ یابسا من ظفری)(۲) کہ میں خشک منی کو آپ ﷺ کے کپڑے سے کھرچ دیتی تھی. مزید آپ فرماتی ہیں کہ (ان رسول الله ﷺ کان یغسل المنی ثم یخرج الی الصلاۃ فی ذلك الثوب وأنا أنظر الی أثر الغسل فیه)(۳) اللہ کے رسول ﷺ منی کو کپڑے سے دھل دیتے تھے پھر اسی کپڑے میں نماز کے لئے نکلتے تھے اور میں دھونے کے نشانات آپ کے کپڑے میں دیکھتی تھی.

۸۔ جلالہ

نجس خور جانور کو جلالہ کہتے ہیں ایسے جانور کے گوشت اور دودھ کی طہارت اور

(۱) مسلم کتاب الطهارة باب حکم المنی ح(۲۸۸)

(۲) مسلم کتاب الطهارة باب حکم المنی ح(۲۹۰)

(۳) مسلم کتاب الطهارة باب حکم المنی ح(۲۸۹)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلال ہونے کے لئے ضروری ہے، کہ انہیں اتنے دنوں تک باہر جانے سے روکے رکھا جائے جتنے دنوں میں ان کی طہارت کا یقین ہو جائے. (بایں طور کہ اس سے نجاست اور بدبو زائل ہو جائے).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (نهى رسول الله ﷺ عن لحوم الجلالة وألبانها) (۱) اللہ کے رسول ﷺ نے نجس خور جانور کا دودھ پینے اور اس کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے.

چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نجس خور جانور کا گوشت کھانا چاہتے تھے تو اسے تین دن تک قید رکھتے تھے پھر اس کا گوشت کھاتے. (۲)

نیز عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (نهى عن الجلالة في الإبل أن يركب عليها أو يشرب من ألبانها) (۳) اللہ کے رسول ﷺ نے نجس خور اونٹ پر سواری اور اس کا دودھ پینے سے منع فرمایا ہے.

(یاد رہے یہاں نجس خور جانور سے مراد وہ جانور ہیں جن کا گوشت اصلا کھایا جاتا ہے لیکن نجاست خوری کی وجہ سے انہیں جلالہ کہا گیا ہے جیسے اونٹ یا مرغی وغیرہ ، رہے وہ جانور جن کا گوشت اصلا کھایا نہیں جاتا ہے تو وہ مراد نہیں ہیں).

(۱) صحیح سنن ابو داؤد، کتاب الاطعمة ح (۳۷۸۵) ترمذی ح (۱۸۲٤) ابن ماجه ح (۳۱۸۹)

(۲) مصنف ابن ابی شیبه جس کا لفظ اس طرح ہے (أنه كان يحبس الدجاجة الجلالة ثلاثا) کہ وہ جلالہ مرغی کو تین دن تک روکتے تھے (پھر کھاتے تھے) دیکھے ارواء الغلیل ح ۵ ۲۵)

(۳) حسن صحیح سنن ابو داؤد، کتاب الاطعمة ح (۳۷۸۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ چوہیا

اگر چوہیا گھی میں گر جائے خواہ گھی سائل ہو یا جامد تو چوہیا کو اور اس کے ارد گرد گھی کو نکال کر پھینکنے کے بعد باقی گھی کو کھایا جا سکتا ہے، بشرطیکہ گھی کے اوصاف ثلاثہ ، رنگ ، بو، مزہ میں سے کوئی وصف نہ بدلا ہو، اور اگر بدل گیا ہے تو پوری گھی کو پھینکنا پڑے گا ، میمونہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: کہ اللہ کے رسول ﷺ سے گھی میں گری ہوئی چوہیا کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ألقوها وما حولها فاطرحوه وكلوا سمنكم) (۱) چوہیا کو اور اس کے ارد گرد گھی کو نکال کر پھینک دو اور اپنا گھی کھالو.

بہر حال اگر گھی جمی ہوئی نہیں ہے تو اس کا حکم پانی کا حکم ہے چوہیا کے گرنے سے اگر اس کے اوصاف ثلاثہ، رنگ، بو، مزہ میں سے کوئی وصف بدل جاتا ہے، تو وہ نجس ہے، اور اگر نہیں بدلتا ہے تو وہ پاک ہے اس کا استعمال کرنا جائز ہے. (۲)

۱۰۔ غیر ماکول اللحم کا پیشاب وگوبر

جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب اور گوبر نجس ہے

جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (نهى رسول الله ﷺ أن

---

(۱) بخاری: كتاب الوضوء باب ما يقع من النجاسات فى السمن والماء ح (۲۳۵)

(۲) دیکھیے فتاوی ابن تیمیہ ۲۱/ ۱۹۔ اسی قول کو شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے بھی بلوغ المرام کی شرح میں راجح قرار دیا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یتمسح بعظم أو ببعر)(۱) اللہ کے رسول ﷺ نے ہڈی اور لید سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے.

اسی طرح آپ ﷺ کے پاس جب لید استنجاء کرنے کے لئے لائی گئی تو آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: یہ نجس ہے.

البتہ وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے، تو ان کا پیشاب اور گوبر دونوں پاک ہے کیونکہ آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو اونٹ کا پیشاب پینے کا حکم دیا تھا (۳) (اگر نجس ہوتا تو آپ انہیں پینے کا حکم نہ دیتے)

اسی طرح مسجد نبوی کی تعمیر سے پہلے آپ ﷺ بکریوں کے باڑ میں نماز پڑھ لیتے تھے جو ان کے پیشاب اور مینگنیوں سے خالی نہیں ہوتا ہے. (۴)

۱۱۔ دوران نماز کپڑے پر گندگی ہونے کا علم

دوران نماز اگر کپڑے، یا بدن، یا جائے نماز پر گندگی ہونے کا علم ہوتا ہے، تو ایسی صورت میں نمازی کو کیا کرنا چاہئے اس میں تفصیل ہے:

۱۔ دوران نماز اگر گندگی ہونے کا علم ہو اور بلا کشف شرمگاہ اس کے ازالہ کا امکان ہو تو گندگی زائل کر کے نماز جاری رکھے اس کی نماز صحیح ہے.

(۱) مسلم کتاب الطهارة باب الاستطابة ح (۲۶۳).

(۲) بخاری کتاب الوضوء. باب لا يستنجى بروث ح (۱۵٦).

(۳) بخاری کتاب الوضوء. باب ابوال الابل والدواب .... ح (۲۳۳) مسلم ح (۱٦٧١).

(٤) بخاری کتاب الوضوء. باب ابوال الابل والدواب .... ح (۲۳٤) مسلم ح (۵۲٤).

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲/اگر دوران نماز گندگی کے زائل کرنے سے کشف شرمگاہ کا امکان ہوتو نماز توڑ دے اور گندگی زائل کر کے دوبارہ از سرنو نماز پڑھے۔

۳/اگر نماز سے فراغت کے بعد گندگی ہونے کا علم ہوتو اس کی نماز صحیح ہے، دوبارہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مذکورہ تفصیل کی دلیل ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس میں ہے کہ ایک دن آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی، دوران نماز آپ نے اپنی جوتیاں نکال کر بائیں طرف رکھ لیں، صحابہ کرام نے جب آپ کو جوتیاں نکالتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے بھی اپنی جوتیاں نکال دیں، نماز سے جب آپ ﷺ فارغ ہوئے، تو آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ تم لوگوں نے اپنی جوتیاں کیوں اتارں دیں؟، انہوں نے کہا ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنی جوتیاں اتاردی ہیں، تو ہم نے بھی اتار دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: واقعہ یہ ہے کہ جبریل میرے پاس آئے تھے، انہوں نے مجھے خبر دی کہ تمہارے جوتیوں میں نجاست لگی ہے (تو میں نے انہیں نکال دیں)، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد آئے، تو پہلے اپنی جوتیوں کو دیکھ لے، اگر ان میں کوئی نجاست لگی ہے، تو اسے زمین پر رگڑ دے پھر ان میں نماز پڑھے.(۱)

(۱) صحیح مسند امام احمد ۳/ ۹۲۰۲۰ صحیح سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب الصلاۃ فی النعل ح(۴٦۸)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تفصیل تو ازالہ نجاست کے متعلق تھی ،لیکن اگر کسی کو دوران نماز یا نماز سے فراغت کے بعد یاد آئے کہ اس نے بلا وضوء نماز پڑھی ہے، یا جنابت لاحق تھی اور غسل نہیں کیا ہے،تو ہر دو حالت میں اس کی نماز شروع ہی سے باطل ہے، اسے وضوء یا غسل جس کی بھی ضرورت ہو اس سے فارغ ہو کر دوبارہ نماز پڑھنی چاہیے ، کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے(لا تقبل صلاۃ بغیر طهور)(۱) بغیر طہارت کے نماز نہیں ہوتی ہے.

۱۲۔ شراب

جمہور علماء کے نزدیک شراب نجس ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں : ہر طرح کی بہنے والی نشیلی چیز نجس ہے، کیونکہ اللہ رب العالمین نے قرآن مجید میں شراب کو(رجس) کہاہے اور(رجس) کا معنی نجاست کے ہوتا ہے، جس سے بچنا ضروری ہے، اور وہ چیز جس سے مطلقا بچنے کا حکم دیا جائے وہ چھونے اور پینے غیرہ سب کو عام ہوتا ہے، اسی طرح آپ ﷺ نے اسے اونڈیلنے کا حکم دیا ہے، اور ن شراب پر لعنت بھیجی ہے(۲) (مذکورہ چیزیں شراب کے نجس ہونے کی دلیل ہے).

شیخ شنقیطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ دلائل کی بنا پر جمہور علماء کے نزدیک

سلم: کتاب الطهارة باب وجوب الطهارة للصلاة ح(٢٢٤)

شرح العمدة فی الفقه لشیخ الاسلام ابن تیمیه ص(١٠٩)

(٤) بخاری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب نجس عین ہے، لیکن جیسا کہ قرطبی نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ جمہور علماء کے خلاف ربیعہ، لیث، مزنی رحمہم اللہ اور چند متاخرین بغدادی علماء شراب کی طہارت کے قائل ہیں، ان کا استدلال ہے کہ آیت کریمہ (۱) میں شراب کے ساتھ مذکور دیگر اشیاء: جوا، تھان، اور فال نکالنے کے پانسے گوکہ ان کا استعمال حرام ہے لیکن نجس عین نہیں ہیں. (اس لئے شراب بھی نجس نہیں ہے).

جمہور ان کے استدلال کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ: لفظ (رجس) مذکورہ تمام چیزوں کے نجس عین ہونے پر دلالت کرتا ہے، اب جسے اجماع یا نص شرعی اس حکم سے خارج کردے وہ خارج ہو جائے گا، اور جسے نہ خارج کرے اس پر نجاست کا حکم باقی رہے گا، کیونکہ جیسا کہ اصول فقہ میں یہ قاعدہ ہے کہ عام کے چند افراد کو اگر کسی مخصص کی بنیاد پر خارج کردیا جائے، تو عام کا حکم باقی افراد سے ساقط نہیں ہوتا ہے.

بنابریں آج کل کلونیا نامی نشہ آور عطر جو کافی رواج پذیر ہے، نشہ آور ہونے کی وجہ سے نجس ہے، اسے استعمال کرکے نماز پڑھنی جائز نہیں ہے، ہماری اس بات کی تائید اللہ کے اس قول (فاجتنبوہ) سے بھی ہوتی ہے، کیونکہ اس میں مطلق بچنے کا حکم دیا گیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شراب اور مذکورہ اشیاء سے کسی طرح کا فائدہ حاصل کرنا جائز نہیں ہے.

---

(۱) یاأیها الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوه لعلکم تفلحون) سورہ مائدہ۔ ۹

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہر حال کسی انصاف پسند حق کے متلاشی کے لئے یہ زیب نہیں دیتا ہے کہ، مذکورہ عطر کے نشہ آور ہونے کے باوجود اسے استعمال کرے، اس کی خوشبو سے لطف اندوز ہو اور اسے پسند کرے، جب کہ اللہ تعالی نے صراحت کے ساتھ قرآن میں کہا ہے کہ (فانہ رجس) وہ نجس ہے.

اسی قول کی تائید اللہ کے رسول ﷺ کے شراب کے حرام ہونے کے بعد اسے اونڈیل دینے کے فرمان سے بھی ہوتا ہے، کیونکہ اگر شراب میں پینے کے علاوہ کوئی اور منفعت ہوتی تو آپ ﷺ اسے ضرور بیان فرما دیتے اونڈیلنے کا حکم نہ دیتے، جیسا کہ آپ ﷺ مردار کے چمڑے سے استفادہ کرنے کا حکم دیا ہے.(۱)

۱۳۔ سونا اور چاندی کے علاوہ ہر طرح کا برتن مباح ہے

ہر طرح کا برتن استعمال کرنا مباح اور جائز ہے (۲) سوائے ان برتنوں کے جن

---

(۱) معمولی تصرف کے ساتھ : دیکھئے اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن ۱۲۹/۲ نیز دیکھئے شرح ممتع ۳۶۶/۱ جس میں شیخ ابن عثیمین نے شراب کے عدم نجاست کو راجح قرار دیا ہے، لیکن شیخ ابن باز نے جمہور کے قول کی تائید کرتے ہوئے شراب کی نجاست کو راجح قرار دیا ہے، اور شیخ کے نزدیک برائے خوشبو بھی نشہ آور چیز کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس طرح سے شراب استعمال کرنے، اس کی خرید و فروخت اور اس کے پینے کی راہ ہموار ہوتی ہے.

(۲) حتی کہ کافروں کا برتن بھی استعمال کرنا جائز ہے، خواہ وہ اہل کتاب ہوں یا غیر اہل کتاب ہوں، کیونکہ اللہ نے ہمارے لئے اہل کتاب کا ذبیحہ حلال کیا ہے، اسی طرح آپ ﷺ نے خیبر میں زہر یلی بکری کو کھایا جسے ایک یہودی عورت نے آپ کو ھدیہ کیا تھا، اور مشرک عورت کے مشکیزہ سے پانی استعمال کیا ہے، یہ مذکورہ حدیثیں اس بات کی دلیل ہیں کہ کافروں کا برتن ہمارے لئے استعمال کرنا جائز ہے، رہی بخاری کی ح (۵۴۹۶) اور مسلم ح (۱۹۳۰) میں ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث (لا تأکلوا فیھا الا أن لا تجدوا غیرھا فاغسلوھا وکلوا فیھا) (اہل کتاب کے برتنوں میں نہ کھاؤ، البتہ اگر ان برتنوں کے (بقیہ اگلے صفحہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حرمت دلیل سے ثابت ہے جیسے سونا چاندی کا برتن یا وہ برتن جن میں سونا چاندی (زیادہ مقدار میں) لگا ہو، البتہ اگر کسی برتن میں ٹوٹ جانے کی وجہ سے اسکی درستگی کے لئے تھوڑا چاندی کا تار لگا ہو تو اس کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے (۱)

.جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (لا تشربوا فی آنية الذهب والفضة ولا تأكلوا فی صحافهما فانها لهم فی الدنيا ولكم فی الآخرة) (۲) سونا چاندی کے برتنوں میں نہ پیا کرو اور ان کے پلیٹوں میں کھاؤ، دنیا میں یہ کافروں کے لئے ہے اور آخرت میں صرف تمہارے لئے ہے.

۱۴۔ خلاصہ

بنیادی طور پر ہر چیز پاک اور مباح ہے، اور شک سے یقین زائل نہیں ہوتا ہے، بنا بریں اگر پانی یا کپڑا یا جگہ کے نجس ہونے کے بارے میں شک ہو تو اسے پاک مانا جائے گا، اسی طرح اگر کسی چیز کے پاک ہونے کا یقین ہو پھر اسے نجاست کے لاحق ہونے کا شک ہو تو یقین پر عمل کیا جائے گا، اسی طرح اگر کسی چیز کے نجس

(اگلے صفحہ کا بقیہ) علاوہ کوئی برتن نہ پاؤ تو اسے دھل لو پھر اس میں کھاؤ، تو اس حدیث کے بارے ہمارے شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ اس حدیث میں دھونے کا حکم استحبابی حکم ہے، البتہ اگر مسلمان کو برتن میں شراب یا خنزیر کے گوشت کے اثرات دیکھے تو ایسی صورت میں دھونا واجب ہے، شرح مسلم ۱/۶۹

(۱) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ نے شگاف کی جگہ پر چاندی کا تار لگالیا، دیکھئے بخاری، کتاب فرض الخمس ۔باب ما ذکر من درع النبی ﷺ ح(۳۱۰۹)

(۲) بخاری، کتاب الاطعمة۔باب الاکل فی اناء مفضض ح(۵۴۲۶) ومسلم ح(۲۰۶۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا یقین ہو پھر اس کے پاک ہونے کا شک ہو تو یقین پر عمل کرتے ہوئے اسے نجس سمجھا جائے گا، اسی طرح اگر حدث کے لاحق ہونے کا یقین ہو، اور اس سے طہارت کے بارے میں شک ہو تو یقین پر عمل کرتے ہوئے دوبارہ طہارت حاصل کرنی ضروری ہے.

اسی طرح اگر نماز کی رکعت یا بیت اللہ شریف کے طواف یا بیوی کو طلاق کی تعداد میں شک ہو تو یقین یعنی کم والی تعداد پر عمل کیا جائے گا.

بہر حال یہ اسلام کا یہ بہت عظیم اصول ہے، (کہ معلوم حالت پر عمل کیا جائے اور شک کو ترک کر دیا جائے)

یہی وجہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جسے دوران نماز کچھ نکلنے کا خیال ہوتا تھا(لا ینصرف حتی یسمع صوتا أو یجد ریحا) وہ نماز سے باہر نہ نکلے تا آنکہ آواز سن لے یا بدبو محسوس کر لے.(یعنی اسے ہوا کے خارج ہونے کا یقین ہو جائے)(۱)

---

(۱) بخاری: کتاب الوضوء: باب من لا یتوضأ من الشك حتى يستيقن ح(۱۳۷) ومسلم ح (۳۶۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری فصل

فطرت کی سنتیں

- اکثر علماء کرام کا کہنا ہے کہ فطرت کی سنتوں سے مراد انبیاء کرام کے طریقے اوران کی سنتیں ہیں.
- ان طریقوں میں سے کچھ واجب ہیں، اور کچھ مستحب، اور جو دونوں طرح کی سنتوں کو ایک ہی حدیث میں ذکر کیا گیا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے(۱) (یعنی اس سے ان کے احکام میں یکسانیت لازم نہیں آتی ہے).
- ان سنتوں میں سے چند سنتیں ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں:.
- ختنہ: مرد کے عضوتناسل کے سپاری کوڈھانپے ہوئے چمڑے کوکاٹنا بایں طور کہ سپاری کھل جائے ،اورعورتوں کی شرمگاہ میں مدخل ذکر کے بالائی حصہ میں گھٹلی کے مانند بڑھے ہوئے گوشت کو جو مرغے کی کلغی کے مشابہ ہوتا ہے، کے کاٹنے کو ختنہ کہا جاتا ہے.

عورتوں کے ختنہ میں مستحب ہے کہ پورے گوشت کو نہ کاٹا جائے کیونکہ عورتوں کے ختنہ کا مقصد تقلیل شہوت ہے، جو معمولی حصہ کو کاٹنے سے بھی حاصل ہو جاتا ہے(۲)، آپ ﷺ نے مدینہ کی ایک ختنہ کرنے والی عورت سے فرمایا:(اذا خفضت

(۱) دیکھئے شرح نووی علی صحیح مسلم ۱۴۸/۳

(۲) دیکھئے شرح نووی علی صحیح مسلم ۱۴۸/۳

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فأشمی ولا تنهکی فانه أسری للوجه وأحظی عند الزوج)(۱) جب تم ختنہ کرو تو تھوڑا کاٹو، زیادہ نہ کاٹو، ایسا کرنا چہرے کی تروتازگی، اور شوہر سے زیادہ لذت کا باعث ہے.

علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق مردوں کے لئے ختنہ کرنا واجب ہے، اور عورتوں کے لئے مستحب (۲)

ابراہیم علیہ السلام نے (۸۰) سال کی عمر میں کلہاڑی سے اپنا ختنہ کیا تھا. (۳)

اسی طرح آپ ﷺ نے ایک صحابی کے اسلام قبول کرنے بعد ان سے فرمایا: (الق عنك شعر الکفر واختتن) کفر کا بال نکال دو اور ختنہ کرو.

۲۔ زیر ناف بال مونڈنا.

۳۔ بغل کے بال اکھاڑنا.

۴۔ ناخن تراشنا.

۵۔ مونچھ کترنا، اور یہ واجب ہے (۴).

مذکورہ پانچوں چیزوں کی دلیل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے جس

(۱) تاریخ الخطیب البغدادی ۵/۳۲۷-۳۲۸ والطبرانی فی الاوسط، اور لفظ طبرانی کے ہیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے حدیث کے مختلف سندوں کو جمع کرنے کے بعد حدیث کو صحیح کہا ہے دیکھئے سلسلہ صحیحہ ۲/۳۵۷

(۲) دیکھئے مغنی لابن قدامہ ۱/۱۱۵ اور شرح ممتع ۱/۱۳۳

(۳) بخاری کتاب أحادیث الأنبیاء باب (واتخذ الله ابراهیم خلیلا) ح (۳۳۵۶) ؛ مسلم ح (۲۳۷۰)

(۴) جیسا کہ زید بن ارقم کی حدیث میں آگے آرہا ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:(الفطرة خمس أو خمس من الفطرة: الختان والاستحداد، ونتف الابط وتقليم الأظافر وقص الشارب)(۱) فطری پانچ چیزیں ہیں(یا آپ ﷺ نے فرمایا) پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں: ختنہ کرنا، موئے زیر ناف صاف کرنا، بغل کے بال اکھاڑنا، ناخن تراشنا، اور مونچھ کترنا.

مذکورہ چیزوں کو چالیس دنوں سے زیادہ نہیں ترک کرنا چاہئے.

انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: ہمارے لئے، مونچھ کترنے، ناخن تراشنے، بغل کے بال اکھاڑنے، موئے زیر ناف صاف کرنے میں چالیس دن مقرر کردیا گیا ہے کہ ہم انہیں ان سے زیادہ نہ ترک کریں.(۲)

۶۔ داڑھی بڑھانا

مندرجہ ذیل دلائل کی روشنی میں داڑھی بڑھانا واجب ہے

۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا(خالفوا المشركين، وفروا اللحى وأحفوا الشوارب)(۳) مشرکوں کی مخالفت کرو داڑھی بڑھاؤ اور مونچھ کترنے میں مبالغہ کرو!

---

(۱) بخاری کتاب اللباس، باب قص الشارب ح(۵۸۸۹) ومسلم ح(۲۵۷)

(۲) مسلم کتاب الطہارۃ باب خصال الفطرۃ ح(۲۶۸)

(۳) بخاری کتاب اللباس، باب تقلیم الأظافر ح(۵۸۹۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (جزوا الشوارب وأرخوا اللحى، خالفوا المجوس)(۱) مونچھوں کو کاٹو اور داڑھی کو بڑھاؤ، مجوس کی مخالفت کرو!

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (أنهكوا الشوارب وأعفوا اللحى)(۲) مونچھوں کو کترنے میں مبالغہ کرو! اور داڑھی کو بڑھاؤ.

جولوگ مونچھ نہیں کاٹتے ہیں ان کے بارے میں سخت وعید ہے، زید بن أرقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (من لم يأخذ شاربه فليس منا)(۳) جو اپنی مونچھ کو نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں ہے

۷۔مسواک کرنا

مسواک کرنا ویسے ہمہ وقت مستحب ہے، **جیسا کہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:: (السواك مطهرة للفم ومرضاة للرب) (۴) مسواک منہ کی صفائی اور رب کی خوشنودی کا سبب ہے.

لیکن مندرجہ ذیل أوقات میں زیادہ مستحب ہے:

---

(۱) مسلم کتاب الطہارۃ باب خصال الفطرۃ ح (۲۶۰)

(۲) بخاری، کتاب اللباس، باب اعفاء اللحیۃ ح (۵۸۹۳) ومسلم ح (۲۵۹) الفاظ صحیح بخاری کے ہیں.

(۳) صحیح صحیح سنن نسائی کتاب الطہارۃ باب قص الشارب ح (۱۳) وترمذی ح (۲۷۶۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا۔ نیند سے بیدار ہونے کے بعد

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (کان النبی ﷺ اذا قام من اللیل یشوص فاہ بالسواک)(۱) اللہ کے رسول ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تھے تو اپنا منہ مسواک سے صاف کرتے تھے۔

۲۔ ہر وضو کے وقت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (لولا أن أشق علی امتی لأمرتھم بالسواک عند کل وضوء)(۲) اگر میری امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں انہیں ہر وضوء کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا

۳۔ ہر نماز کے وقت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (لولا أن أشق علی امتی لأمرتھم بالسواک عند کل صلاۃ)(۳) اگر میری امت پر دشوار نہ ہوتا تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

۴۔ گھر میں داخل ہونے کے وقت

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ (أن النبی ﷺ کان اذا دخل

(۱) بخاری کتاب الوضوء باب السواک ح (۲۴۵) ومسلم ح (۲۵۵)

(۲) بخاری نے کتاب الصیام، باب السواک الرطب ... میں اس حدیث کو معلق صیغہ جزم کے ساتھ روایت کیا ہے، اور ابن حزم وغیرہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے

(۳) بخاری کتاب الجمعۃ باب السواک یوم الجمعۃ ح (۸۸۷) ومسلم ح (۲۵۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بيته بدأ بالسواك)(۱) اللہ کے رسول ﷺ جب اپنے گھر میں تشریف لاتے تھے تو مسواک کرتے تھے.

۵۔ دانت اور منہ کی صفائی کی ضرورت کے وقت

منہ میں بدبو پیدا ہو جائے یا منہ بدمزہ ہو جائے یا دانت کھانے پینے سے زرد ہو جائے تو مسواک کرنا مستحب ہے (۲) کیونکہ مسواک کی مشروعیت حقیقت میں منہ کی صفائی اور پاکی کے لئے کی گئی ہے، لہذا جب منہ میں بدبو پیدا ہو جائے، تو اس کا صاف کرنا نیند سے بیدار ہونے کے بعد مسواک کرنے سے زیادہ ضروری ہے. (۳)

۶۔ تلاوت قرآن مجید کے وقت

علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بندہ جب مسواک کرتا ہے پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے، تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے، اس کی قرءات سنتا ہے، اور اس آدمی سے قریب ہوتا چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ پڑھنے والے کے منہ پر اپنا منہ رکھ دیتا ہے، اس کے بعد جو کچھ اس کے منہ سے قراءت کی آواز نکلتی ہے، وہ فرشتہ کے پیٹ میں چلی جاتی ہے، لہذا تم تلاوت قرآن کے لئے اپنے منہ کو صاف کر لیا کرو. (۳)

---

(۱) مسلم کتاب الطهارة باب السواك ح (۲۵۳)

(۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے مسواک کی اہمیت کے بارے سنا تو میں اس وقت سے سونے سے پہلے سونے کے بعد کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد مسواک کرنے لگا

(۳) حسن صحیح الترغیب والترہیب ۹۱/۱

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ مسجد کے لئے گھر سے نکلنے سے پہلے

زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ما كان رسول الله ﷺ يخرج من بيته لشيء من الصلاة حتى يستاك)(۱) اللہ کے رسول ﷺ جب بھی کسی نماز کے لئے گھر سے نکلتے تھے، تو پہلے مسواک کر لیتے تھے

زبان کا مسواک کرنا مستحب ہے، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا تو آپ کو دیکھا کہ (يستاك على لسانه)(۲) آپ اپنی زبان پر مسواک کرتے تھے. اسی طرح مستحب ہے کہ داہنی طرف سے مسواک شروع کیا جائے، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے (أن النبي ﷺ كان يعجبه التيمن في تنعله وترجله وطهوره وفي شأنه كله)(۳) کہ اللہ کے رسول ﷺ جوتی پہننے، کنگھی کرنے، وضوء کرنے، اور دیگر تمام امور میں داہنی طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے.

اسی طرح مستحب ہے کہ بائیں ہاتھ سے مسواک کیا جائے، کیونکہ مسواک کرنا گندگی صاف کرنے کے قبیل سے ہے لہذا استنجاء کی طرح اسے بھی بائیں ہاتھ سے کرنا چاہئے (۴)

---

(۱) حسن، صحیح الترغیب والترھیب ۱/۹۰.

(۲) بخاری، کتاب الطہارۃ، باب السواک ح (۲۴۴) ومسلم ح (۲۵۴).

(۳) بخاری، کتاب الوضوء، باب التيمن في الوضوء ح (۱۶۸) ومسلم ح (۲۶۸).

(۴) شرح العمدۃ فی الفقہ ص (۲۲۳) شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ افضل ہے کہ بائیں ہاتھ سے مسواک کیا جائے، جیسا کہ امام احمد سے ابن منصور کوسج نے روایت کیا ہے، اور کسی امام نے ان کی مخالفت نہیں کی ہے دیکھئے فتاوی ۲۱/۱۰۹

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ براجم کا دھلنا:

براجم سے مراد انگلیوں کے جوڑ کی پشت کی گرہیں ہیں (۱)، اور کچھ علماء نے کہا ہے کہ براجم سے مراد جوڑ اور گرہیں دونوں ہیں (چونکہ یہاں میل اور گندگی اکھٹا ہو جاتی ہے اس لئے ان کا دھلنا فطری سنت ہے) اس طرح اسی حکم میں جسم کے وہ سارے اعضاء شامل ہیں جہاں جہاں گندگی اکٹھا ہو جاتی ہے، جیسے کان وغیرہ کی سلوٹیں. (۲)

۹۔ ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا

آگے اس کی تفصیل ان شاء اللہ آرہی ہے.

۱۰۔ استنجاء کرنا یا وضوء کے بعد شرمگاہ پر چھینٹے مارنا.

اس کی بھی تفصیل آگے ان شاء اللہ آرہی ہے.

مذکورہ ساری فطری سنتوں کی دلیل عائشہ رضی اللہ عنھا سے مروی یہ حدیث ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں پیدائشی سنت ہیں: مونچھ کترنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، بغرض صفائی ناک میں پانی ڈالنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑ کی پشت کی گرہوں کو دھلنا، بغل کے بال اکھاڑنا، زیر ناف بال کا صاف کرنا، استنجاء کرنا (۳)

---

(۱) دیکھئے فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۲۱/۳۳۸

(۲) دیکھئے شرح النووی ۳/۱۵۰

(۳) مسلم، کتاب الطہارۃ، باب خصال الفطرۃ ح (۲۶۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصعب (راوی حدیث) دسواں بھول گئے لیکن وہ کہتے ہیں کہ ممکن ہے کہ وہ کلی کرنا ہو، قاضی عیاض کہتے ہیں کہ شاید دسواں ختنہ کرنا ہو جیسا کہ دوسری حدیث میں پانچ سنن فطرت کے ساتھ اس کا ذکر کیا گیا ہے، اور یہی زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے.(۱)

سنن فطرت کی دو طرح ہیں: قلبی اور عملی

قلبی فطرت: اس سے مراد اللہ کی معرفت اس کی محبت اور اس کی محبت کو دوسروں پر ترجیح دینا ہے.

عملی فطرت: اس سے مراد یہی مذکورہ سنن فطرت اور ان کے ہم معنی دیگر اعمال ہیں قلبی فطرت سے نفس روح اور دل کی صفائی ہوتی ہے، جبکہ عملی فطرت سے جسم کی صفائی ہوتی ہے، اور ان میں سے ہر ایک کی دوسرے سے نشو ونما ہوتی ہے.(۱)

(۱) دیکھئے شرح النووی ۳/۱۵۰، ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری کے اندر فرماتے ہیں کہ فطرت کی تقریبا تیس سنتیں ہیں.۱۰/۳۳۷

(۲) تحفۃ المودود باحکام المولود لابن القیم ص۹۹_۱۰۰

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھی فصل قضائے حاجت کے آداب

قضائے حاجت کے لئے کچھ آداب ہیں، جن میں سے چند واجب ہیں اور چند مستحب، جن کی تفصیل درج ذیل ہے.

۱۔ قضائے حاجت کے وقت اللہ کی ذکر والی کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھے

البتہ اگر گم ہونے کا اندیشہ ہو تو اپنے پاس (کپڑے میں چھپا کر) رکھ سکتا ہے.

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (کان رسول الله اذا دخل الخلاء وضع خاتمه)(۱) اللہ کے رسول ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تھے، تو اپنی انگوٹھی اتار دیتے تھے.

کیونکہ آپ ﷺ کی انگوٹھی پر (محمد رسول الله) کا نقش تھا.

۲۔ قضائے حاجت کے وقت لوگوں کی نظروں سے دور کسی با پردہ جگہ کی تلاش کرے.

تاکہ قضائے حاجت کے وقت ہونے والی آواز اور، بو، دوسروں تک نہ پہونچے، اور نہ ہی اس کی شرمگاہ پر کسی کی نظر پڑے.

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ (کان اذا أراد البراز انطلق حتی لا یراہ احد)(۲) جب قضائے حاجت کا ارادہ کرتے، تو اتنا دور

---

(۱) سنن ابی داود، کتاب الطہارۃ، باب الخاتم یکون فیہ ذکر اللہ تعالی یدخل بہ الخلاء ح (۱۹) وترمذی ح (۱۷۴۶) النسائی ح (۵۲۱۰)

(۲) صحیح، صحیح سنن ابی داود، کتاب الطہارۃ، باب تخلی عند قضاء الحاجۃ ح (۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلے جاتے کہ کوئی آپ کو نہ دیکھ سکتا.

۳۔ قضائے حاجت کی دعا پڑھے، اور حمام میں بایاں قدم پہلے رکھے!

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت، اور اگر میدان میں قضائے حاجت کا ارادہ ہے تو کپڑا سمیٹنے سے پہلے یہ دعاء پڑھے (بسم الله (۱) اللهم انی اعوذبك من الخبث والخبائث)(۲) اے اللہ میں خبیث جنوں اور خبیث چڑیلوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں، پھر بایاں قدم آگے بڑھاتا ہو بیت الخلاء میں داخل ہو.

۴۔ اگر میدان میں قضائے حاجت کا ارادہ ہے تو زمین سے قریب ہونے سے پہلے کپڑا نہ سمیٹے،

تاکہ بے ستر نہ ہونے پائے جیسا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ (كان اذا أراد حاجة لا يرفع ثوبه حتى يدنو من الأرض)(۳) جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو زمین سے قریب ہونے سے پہلے اپنا کپڑا نہیں سمیٹتے تھے.

۵۔ قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پشت نہ کرے

(۱) لفظ بسم اللہ کا اضافہ ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں فرماتے ہیں اس کا اضافہ عمری نے کیا ہے اور اس کی سند مسلم کی شرط پر ہے ویسے لفظ بسم اللہ دوسری اور روایتوں سے بھی ثابت ہے: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (جنوں کی نگاہوں سے آدمی کے شرمگاہ کا پردہ بسم اللہ ہے) ترمذی ح (۶۰۶) شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے ارواء الغلیل ۱/۸۸۔۸۹

(۲) بخاری، کتاب الوضوء، باب مایقول عند الخلاء ح (۱۴۲) مسلم ح (۳۷۵)

(۳) صحیح، صحیح سنن ابوداود کتاب الطہارۃ باب کیفیۃ التکشف عند الحاجۃ ح (۱۴) ترمذی ح (۱۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

:(اذا أتيتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها ببول ولا غائط ولكن شرقوا أو غربوا)(۱) قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ مت بیٹھو اور نہ ہی اس کی طرف پشت کرو بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف پھر جاؤ، ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم شام آئے تو ہم نے ایسے بیت الخلاء دیکھے جو کعبہ کی طرف بنے ہوئے تھے، تو ہم کعبہ کی طرف سے پھر جاتے اور اللہ سے استغفار کرتے.(۲)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن میں اپنی بہن حفصہ کے گھر (کی چھت) پر چڑھا تو دیکھا اللہ کے رسول ﷺ شام کی طرف رخ کرکے اور کعبہ کی طرف پشت کرکے قضائے حاجت کررہے ہیں.(۳)

سابقہ دونوں حدیثوں میں بظاہر تعارض نظر آتا ہے، یہی وجہ ہے علماء کرام کے درمیان قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پشت کرنے یا نہ کرنے میں اختلاف ہے، چنانچہ ایک جماعت کا کہنا ہے کہ چونکہ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث عام ہے جو ہر جگہ مطلقا قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پشت

(۱) یہ حکم اہل مدینہ یا جو مدینہ سے شمال یا جنوب میں ہیں، ان کے لئے ہے، رہے جو لوگ مشرق یا مغرب میں ہیں انہیں قضائے حاجت کے وقت شمال یا جنوب کی طرف رخ کرنا چاہئے.

(۲) بخاری کتاب الصلاۃ باب قبلۃ اہل المدینۃ واہل الشام والمشرق ح (۳۹۴) مسلم ح (۲۶۴).

(۳) بخاری کتاب الوضوء، باب التبرز فی البیوت ح (۱۴۸) ومسلم ح (۲۶۶)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے، اس لئے خواہ عمارت ہو یا میدان ہر جگہ قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پشت کرنا مطلقا حرام ہے.(۱)

دوسری جماعت کا کہنا ہے کہ قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پشت کرنا صرف میدان میں حرام ہے، (عمارت میں جائز ہے) جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے، کیونکہ یہ اصولی قاعدہ ہے کہ آپ ﷺ جب امت کو کسی چیز سے منع کریں، پھر اس کے برخلاف خود کریں، تو ایسی صورت میں نہی حرمت کے لئے نہیں بلکہ کراہت کے لئے ہوتی ہے، دوسری بات ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث عام ہے، اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث خاص ہے، اور قاعدہ ہے کہ خاص کو عام پر مقدم کیا جاتا ہے.

لیکن ایک مسلمان کے لئے یہی بہتر ہے کہ خواہ میدان میں ہو یا عمارت میں مطلقا، ہر جگہ قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پشت نہ کرے، کیونکہ احتمال ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث نہی سے پہلے کی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہو. جیسا کہ کچھ علماء کرام کا کہنا ہے.(۲)

۶۔ راستہ، سایہ تلے، اور پانی کے گھاٹ پر قضائے حاجت نہ کرے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (اتقوا

(۱) تمام المنۃ للألبانی ص (۶۰)

(۲) اسی قول کو شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے بلوغ المرام کی شرح میں راجح قرار دیا ہے دیکھئے شرح ممتع بھی ۹۸/۱

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللاعنین) دولعنت کا سبب بننے والی جگہوں سے اجتناب کرو! لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ وہ دو لعنت کا سبب بننے والی چیزیں کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک وہ شخص جو لوگوں کے راستہ میں قضائے حاجت کرتا ہے، دوسرا وہ شخص جو سایہ دار جگہ پر قضائے حاجت کرتا ہے.(۱)

معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تین لعنت کا سبب بننے والی چیزوں سے اجتناب کرو گھاٹوں، عام راستہ، اور سایہ تلے قضائے حاجت سے.(۲)

۷۔ قضائے حاجت کے لئے نرم اور نشیبی جگہ تلاش کرے

اور بدن اور کپڑے پر چھینٹا پڑنے سے بے حد احتیاط کرے، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کا گزر دو قبر والوں سے ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، حالانکہ کسی بڑی گناہ کی وجہ سے انہیں عذاب نہیں ہو رہا ہے، ان میں سے ایک پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا.(۳)

۸۔ قضائے حاجت کے وقت گفتگو نہ کرے

(۱) مسلم کتاب الطہارة باب النھی عن التخلی فی الطرق والظلال ح (۲۵۹)

(۲) صحیح، صحیح سنن ابوداؤد کتاب الطہارة باب المواضع التی نھی النبی ﷺ عن البول فیھا ح (۲۶) وابن ماجہ ح (۳۲۸)

(۳) بخاری، کتاب الوضوء، باب من الکبائر ان لا یستتر من بولہ ح (۲۱۶) ومسلم ح (۲۹۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ ہی کسی کے سلام کا جواب دے اور نہ ہی زبان سے موذن کے اذان کا جواب دے البتہ کسی انتہائی ضروری کام کے وقت گفتگو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے.

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے، ایک آدمی گزرتے ہوئے آپ ﷺ سے سلام کیا تو آپ نے جواب نہیں دیا.(۱)

اسی طرح مھاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئے دراں حالیکہ آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے، انہوں نے آپ ﷺ سے سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ قضائے حاجت کے بعد آپ ﷺ نے وضوء کیا پھر معذرت کرتے ہوئے کہا: (میں نے تمہارے سلام کا جواب نہیں دیا کیونکہ) میں بغیر طہارت کے ذکر الٰہی پسند نہیں کرتا ہوں.(۲)

۹۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (لا یبولن أحدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم یغتسل منه)(۳) تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں جو بہہ نہ رہا ہو، پیشاب نہ کرے اور پھر اسی میں غسل کرے.

---

(۱) مسلم، کتاب الحیض باب التیمم ح (۳۷۰).

(۲) صحیح، صحیح سنن ابوداؤد کتاب الطہارۃ باب أیرد السلام وھو یبول ح (۱۷)

(۳) بخاری، کتاب الوضوء، باب البول فی الماء الدائم ح (۲۳۹)، مسلم ح (۲۸۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ حالت جنابت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (لا يغتسل أحدكم في الماء الدائم وهو جنب)(۱) تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں حالت جنابت میں غسل نہ کرے.

۱۱۔ غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (لا يبولن أحدكم في مستحمه ثم يغتسل فيه)(۲) تم میں سے کوئی اپنے غسل خانہ میں جس میں وہ غسل کرتا ہے پیشاب نہ کرے.

۱۲۔ داہنے ہاتھ سے نہ شرمگاہ کو چھوئے اور نہ ہی اس سے استنجاء کرے

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (اذا شرب احدكم فلا يتنفس في الاناء، واذا أتى الخلاء فلا يمس ذكره بيمينه، ولا يتمسح بيمينه)(۳) جب تم سے کوئی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے، اور جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو اپنے ذکر کو اپنے داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے، اور نہ ہی اپنے داہنے ہاتھ سے ڈھیلا استعمال کرے.

(۱) مسلم، کتاب الطہارۃ باب النھی عن الاغتسال فی الماء الراکد ح (۲۸۳).

(۲) صحیح، صحیح سنن ابوداؤد کتاب الطہارۃ باب البول فی المستحم ح (۲۷).

(۳) بخاری کتاب الوضوء باب النھی عن الاستنجاء بالیمین ح (۱۵۳) مسلم ح (۲۶۷).

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۔ہڈی اور لید سے استنجاء نہ کرے.

جیسا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی جنوں کے قصہ میں ہے کہ، جب جنوں نے آپ ﷺ سے (اپنے) کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: (لكم كل عظم ذكر اسم الله عليه يقع في أيديكم أوفر ما يكون لحما وكل بعرة علفا لدوابكم) ہر ہڈی جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے، جب تم اسے پاؤ گے تو وہ گوشت سے بھر جائے گا (یہ تمہارا کھانا ہے) اور ہر لید یہ تمہارے جانوروں کا کھانا ہے، پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: لہذا تم ان دونوں سے استنجاء نہ کرو، اس لئے کہ یہ تمہارے بھائی (جنوں کا) کھانا ہے.(۱)

۱۴۔جب ڈھیلا استعمال کرے تو کم سے کم تین ڈھیلا استعمال کرنا ضروری ہے

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ قضائے حاجت پیشاب یا پاخانہ کے وقت ہم قبلہ رخ ہوں، یا دائیں ہاتھ سے استنجاء کریں، یا تین پتھروں سے کم استنجاء کریں، یا گوبر اور ہڈی سے استنجاء کریں.(۲)

اسی طرح عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جب تم

(۱) مسلم کتاب الطہارۃ باب الجہر بالقرائۃ فی الصبح ح (۴۵۰) قوسین کی عبارت مسند امام احمد کی ہے ح (۴۱۴۹).

(۲) مسلم کتاب الطہارۃ باب الاستطابۃ ح (۲۶۲).

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے کوئی قضائے حاجت کے لئے نکلے، تو اپنے ساتھ تین پتھر لے جائے ان سے استنجاء کرے یہ اس کے لئے کافی ہے.(۱)

۱۵۔ نیند سے بیداری کے بعد تین مرتبہ ہاتھ دھلنے سے پہلے برتن میں نہ ڈالے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (اذا استیقظ أحدکم من نومه فلا یغمس یده فی الاناء حتی یغسلها ثلاثا فانه لا یدری أین باتت یده)(۲) جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ کو تین مرتبہ دھلنے سے پہلے برتن میں نہ ڈالے.

۱۶۔ سبیلین (پیشاب اور پاخانہ کی جگہ) سے گندگی کو صاف کرے

پیشاب اور پاخانہ سے فراغت کے بعد نجاست کی جگہ کو پانی پتھر یا ان کے قائم مقام دوسری پاک جامد چیزوں سے صاف کرے، بشرطیکہ وہ چیز قابل احترام نہ ہو (یعنی کھانے والی چیز یا جس میں ذکر الٰہی ہو نہ ہو) جیسے لکڑی، کپڑا، ٹیسو پیپر، وغیرہ بہر حال صحیح قول کے مطابق جس سے بھی نجاست صاف ہو جائے وہ ڈھیلا کے قائم مقام ہے(۲).

(۱) حسن، صحیح سنن ابوداؤد کتاب الطهارة باب الاستنجاء بالأحجار ح (۴۰)

(۲) بخاری، باب الاستجمار وترا، ح (۱۶۲) مسلم ح (۲۷۸).

(۲) دیکھئے المغنی ۱/۲۱۳ ابن قدامہ رحمہ اللہ نے کہا یہی اکثر اہل علم کا قول ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استنجاء کے تین مراتب ہیں:

۱۔ پہلے ڈھیلا استعمال کرے پھر پانی استعمال کرے، اگر ایسا کرنے میں کوئی مشقت یا ضرر نہ ہو تو یہ سب سے بہترین اور کامل طریقہ ہے۔

۲۔ صرف پانی استعمال کرے۔

۳۔ صرف ڈھیلا استعمال کرے۔ ڈھیلا استعمال کرنے کی صورت میں کم سے کم تین ڈھیلا استعمال کرنا ضروری ہے۔

اس سے کم کفایت نہیں کرے گا، اگر صفائی کے لئے تین ڈھیلا سے زیادہ کی ضرورت ہو تو زیادہ استعمال کرنا چاہئے البتہ مستحب ہے کہ جگہ صاف ہونے کے بعد طاق پر بند کرے۔ (۱)

ڈھیلا استعمال کرنے کے دلائل سابقہ سطور میں گزر چکے ہیں پانی استعمال کرنے کے دلائل درج ذیل ہیں:

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (كان رسول الله يدخل الخلاء فأحمل أنا وغلام نحوي اداوة من ماء وعنزة فيستنجي بالماء)(۲) اللہ کے رسول ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تھے تو میں، اور ایک میرا ہم عمر لڑکا پانی کا ایک چھوٹا سا برتن اور نیزہ لے کر آپ ﷺ کے ہمراہ جاتے تھے

(۱) دیکھئے فتاوی دائمہ کمیٹی [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،اس پانی سے آپ ﷺ استنجاء کرتے تھے.

اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: یہ آیت کریمہ(فیه رجال يحبون أن يتطهروا)(۱)اہل قباء کے بارے میں نازل ہوئی ہے، کیونکہ وہ پانی سے استنجاء کرتے تھے.(۲)

۱۷۔ پتھر اور ڈھیلا استعمال کرنے کی صورت میں طاق پر ختم کرے!

جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:(ومن استجمر فليوتر)(۳)جو ڈھیلا استعمال کرے اسے طاق استعمال کرنا چاہئے.

۱۸۔ استنجاء کرنے کے بعد ہاتھ زمین پر رگڑ لے پھر دھلے!

جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ(أن النبي ﷺ قضى حاجته ثم استنجى من تور ثم دلك يده بالأرض)اللہ کے رسول ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے، پھر آپ ﷺ نے ایک پیالہ سے استنجاء کیا، پھر زمین پر اپنے ہاتھ کو رگڑا(اور دھلا)(۴).

۱۹۔ دفع وسوسہ کے لئے قضائے حاجت کے بعد اپنی شرمگاہ اور پاجامے پر چھینٹا مارلے!

(۱) سورہ توبہ آیت ۱۰۸

(۲) صحیح، صحیح سنن ابوداؤد کتاب الطہارۃ، باب الاستنجاء بالماء ح(۴۴) ابن ماجہ ح(۳۵۷)

(۳) بخاری، کتاب الوضوء، باب الاستجمار وترا ح(۱۶۲) مسلم ح(۲۳۷)

(۴) حسن، صحیح سنن ابوداؤد کتاب الطہارۃ، باب الرجل یدلک یدہ بالأرض اذا استنجی ح(۴۵) ابن ماجہ ح(۳۵۸).

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (کان رسول اللہ ﷺ اذا بال یتوضأ وینتضح)(۱) اللہ کے رسول ﷺ جب پیشاب کرتے تو وضوء فرماتے اور (شرمگاہ پر) چھینٹا مارتے.

۲۰۔ بقدر ضرورت حمام میں ٹھہرے!

کیونکہ بلا ضرورت شرمگاہ کا کھلا رکھنا صحیح نہیں ہے، اسی طرح بیت الخلاء شیاطین کا مسکن ہوتا ہے، نیز انسان بیت الخلاء میں زبان سے ذکر الٰہی بھی نہیں کرسکتا ہے، لہذا اقضائے حاجت کے فورا بعد بیت الخلاء سے نکل جانا چاہئے (۲).

۲۱۔ مستحب ہے کہ مرد وزن ایک دوسرے کے طہارت سے بچے ہوئے پانی سے طہارت نہ کریں

کیونکہ (نهى رسول الله أن تغتسل المرأة بفضل الرجل أو يغتسل الرجل بفضل المرأة وليغترفا جميعا)(۳) اللہ کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ عورت مرد کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے، اور مرد عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے، بلکہ دونوں کو بیک وقت چلو لینا چاہئے.

(۱) صحیح، صحیح سنن ابوداؤد کتاب الطہارۃ، باب فی الانتضاح، ح(۱۶۶).

(۲) دیکھئے شرح ممتع ۱/۱۰۱.

(۳) صحیح، صحیح سنن ابوداؤد کتاب الطہارۃ، باب النھی عن ذلک ح(۸۱) النسائی ح(۲۳۸).

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ممانعت مکروہ تنزیہی ہے، کیونکہ بعض حدیثوں سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل فرمایا ہے(۱).

اسی طرح عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کی ایک بیوی (میمونہ رضی اللہ عنہا) نے ایک لگن سے غسل کیا، پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کا ارادہ کیا، تو وہ کہنے لگیں اے اللہ کے رسول ﷺ میں جنبی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ان الماء لا يجنب)(۲) پانی جنبی نہیں ہوتا ہے.

یہ کراہت بھی بلاضرورت ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی کے استعمال کرنے میں ہے، اگر ضرورت پیش آجائے تو کراہت بھی ختم ہو جاتی ہے.(۳)

۲۲۔ بیت الخلاء سے نکلتے وقت دائیں قدم سے نکلے اور (غفرانك) کہے.

جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تھے تو (غفرانك) کہتے تھے.(۴)

---

(۱) مسلم کتاب الحیض باب قدر المستحب من الماء فی غسل الجنابة ح (۳۲۳).

(۲) صحیح، صحیح سنن ابوداؤد کتاب الطہارة، باب الماء لایجنب ح (۶۸) مسند امام احمد ۱/۲۳۵ نسائی ح (۲۳۵-۳۲۶).

(۳) اسی کو شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے بلوغ المرام کی شرح میں راجح قرار دیا ہے نیز دیکھئے شرح ممتع بھی ۱/۳۶

(۴) صحیح، صحیح سنن ابوداؤد کتاب الطہارة، باب مایقول الرجل اذا خرج من الخلاء ح (۳۰) ترمذی، ح (۷) ابن ماجہ ح (۳۰۰).

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں فصل وضوء کا بیان

ا۔تین اُمور کے لئے وضوء ضروری ہے۔

ا۔نماز

مطلقاً ہر نماز کے لئے وضوء کرنا واجب ہے، خواہ فرض ہو، یا نفل ہو، یا جنازہ کی نماز ہو۔

۱/ارشاد باری تعالی ہے﴿یأیها الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلاة فاغسلوا وجوهکم وأیدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وأرجلکم الی الکعبین﴾(۱) اے ایمان والو جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوتو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو، اپنے سروں کا مسح کرو، اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو۔

۲/ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (لا یقبل اللہ صلاۃ أحدکم اذا أحدث حتی یتوضأ)(۲) جب تم میں سے کوئی بے وضوء ہو جائے، تو اللہ تعالی اس کی نماز اس وقت تک نہیں قبول کرتے ہیں جب تک کہ دوبارہ وضوء نہ کرے۔

۳/عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (لا

(۱) سورۃ المائدہ آیت ۶۔

(۲) بخاری، کتاب الوضوء، باب لاتقبل صلاۃ بغیر طھور ح (۱۳۵) مسلم ح (۲۲۵)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقبل صلاة بغير طهور ولا صدقة من غلول)(۱) بغیر وضوء کے کوئی نماز نہیں قبول ہوتی ہے، اور خیانت کے مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا ہے۔

۴ر علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (مفتاح الصلاة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم)(۲) طہارت نماز کی کنجی ہے، اور اس کی تحریم اللہ اکبر کہنا ہے، اور اس کی تحلیل السلام علیکم کہنا ہے (یعنی تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد نماز کے منافی تمام امور کا ارتکاب کرنا حرام ہو جاتا ہے، اور السلام علیکم کہنے سے تمام (مباح) چیزیں حلال ہو جاتی ہیں)۔

۲۔ بیت اللہ کا طواف

بیت اللہ کا طواف کرنے کے لئے وضوء ضروری ہے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (الطواف بالبيت صلاة...)(۳) بیت اللہ کا طواف کرنا نماز ہے،

اسی طرح جب عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوران حج حیض آیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان سے فرمایا: (افعلي ما يفعل الحاج غير أن لا تطوفي بالبيت حتى تطهري)(۴) وہ سب کچھ کرو جو حاجی کرتے ہیں، البتہ پاک صاف ہونے تک بیت اللہ کا طواف نہ کرو۔

(۱) مسلم، کتاب الطهارة باب وجوب الطهارة للصلاة ح (۲۲۴)

(۲) حسن صحیح، صحیح سنن ابوداؤد کتاب الطهارة باب فرض الوضوء ح (۶۱) وترمذی (۳)

(۳) صحیح، صحیح سنن النسائی کتاب المناسک باب اباحة الكلام في الطواف ح (۲۹۲۲) وترمذی (۹۶۰) وابن خزیمہ ۲۲۲/۴

(۴) بخاری، کتاب الحیض، باب تقضي الحائض المناسك كلها الا الطواف ح (۳۰۵) ومسلم ح (۱۲۱۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ مصحف کا چھونا:

مصحف چھونے کے لئے وضوء ضروری ہے، جیسا کہ عمرو بن حزم، حکیم بن حزام، اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (لا یمس القرآن الا طاهر)(۱) قرآن کو صرف پاک ہی ہاتھ لگائے.

وضو کی فضیلت

فضیلت وضوء کے متعلق بہت ساری حدیثیں مروی ہیں جن میں سے چند حدیثیں ذیل میں ذکر کی جارہی ہیں:

۱/ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (ان أمتی یأتون یوم القیامة غرا محجلین من آثار الوضوء)(۲) میری امت کے لوگ قیامت کے دن ایسی حالت میں آئینگے کہ وضوء کے اثر سے ان کے ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے.

۲/عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مکمل وضوء کرنے کے بعد فرمایا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو اسی طرح وضوء کرتے ہوئے دیکھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: (من توضأ نحو وضوئی هذا ثم صلی رکعتین لا یحدث فیهما

(۱) مؤطا امام مالک، کتاب القرآن، باب الأمر بالوضوء لمن مس القرآن ح (۱) والدار قطنی ح (۴۳۱-۴۳۳) وحاکم ۱/۳۹۷ اور البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے ارواء الغلیل ۱/۱۵۸۔ نیز ملاحظہ ہو: تلخیص الحبیر لابن حجر ۱/۱۳۱۔ اور شرح ممتع ۱/۲۶۱.

(۲) بخاری، کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء، والغر المحجلین.. ح (۱۳۶) ومسلم ح (۲۴۶)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفسہ غفر اللہ ما تقدم من ذنبہ)(۱) جس نے میرے وضوء کی طرح وضوء کیا، پھر دنیاوی خیالات و وساوس سے دور رہتے ہوئے، دو رکعت نماز پڑھی، تو اللہ تعالی اس کے سابقہ سارے گناہ معاف کر دے گا۔

۳ر نیز عثمان رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا: (لا یتوضأ رجل مسلم فیحسن الوضوء، فیصلی صلاۃ الا غفر اللہ لہ ما بینہ وبین الصلاۃ التی تلیھا)(۲) جب کوئی مسلمان اچھی طرح وضوء کرتا ہے، اور پھر نماز پڑھتا ہے، تو اللہ تعالی اس نماز اور اس کے بعد آنے والی نماز کے درمیان ہونے والے گناہ کو معاف کر دیتا ہے۔

۴ر نیز عثمان رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (ما من مسلم تحضرہ صلاۃ مکتوبۃ فیحسن وضوءھا، وخشوعھا، ورکوعھا الا کانت کفارۃ لما قبلھا من الذنوب ما لم یؤت کبیرۃ وذلک الدھر کلہ)(۳) جب کوئی مسلمان کسی فرض نماز کے وقت کو پاتا ہے، پھر اچھی طرح وضوء کرتا، اچھی طرح خشوع کے ساتھ، رکوع کے ساتھ اسے ادا کرتا ہے، تو یہ نماز اسکے سابقہ سارے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے،

(۱) بخاری، کتاب الوضوء، باب المضمضۃ فی الوضوء ح (۱۶۴) مسلم ح (۲۲۶).

(۲) مسلم، کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء والصلاۃ عقبہ ح (۲۲۷).

(۳) مسلم، کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء والصلاۃ عقبہ ح (۲۲۸).

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تک وہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے، اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے.

۵۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (ما من مسلم يتوضأ فيحسن وضوءه ثم يقوم يصلي ركعتين مقبل عليهما بقلبه ووجهه الا وجبت له الجنة)(۱) جو مسلمان بھی اچھی طرح وضوء کرتا ہے، اور پھر چہرے اور دل کی یکسوئی سے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے، تو جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے.

۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جب بندہ مسلم یا بندہ مومن وضوء کرتا ہے، اور چہرہ کو دھوتا ہے، تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ وہ سارے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں، جسے اس نے اپنی نگاہوں سے دیکھا تھا، اور جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ وہ سارے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں جسے اس کے ہاتھوں نے پکڑا تھا، اور جب وہ اپنے پیر کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ وہ سارے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں جہاں اس کے پیر چل کر گئے تھے. یہاں تک وہ گناہوں سے مکمل طور پر صاف ہو جاتا ہے.(۲)

۷۔ عثمان رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (من

(۱) مسلم، کتاب الطہارۃ باب ذکر المستحب عقب الوضوء ح (۲۳۴)

(۲) مسلم، کتاب الطہارۃ باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء ح (۲۴۴).

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضأ فأحسن الوضوء خرجت خطاياه من جسده حتى تخرج من تحت أظفاره)(۱) جو شخص اچھی طرح وضوء کرتا ہے، تو اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں، یہاں تک کہ اس کے ناخن کے نیچے سے نکلتے ہیں.

۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالی گناہوں کو معاف کر دے اور درجات کو بلند کر دے، صحابہ کرام نے عرض کیا، کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ تو آپ نے فرمایا: ناپسندیدہ اوقات میں وضوء مکمل کرنا، اور مسجدوں کی طرف کثرت سے آنا جانا، اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا، یہ جہاد ہے، یہ جہاد ہے.(۲)

وضوء کرنے کا کامل طریقہ

فرائض، واجبات، اور مستحبات پر مشتمل وضوء کرنے کا طریقہ درج ذیل ہے:

ا۔ دل سے وضوء کی نیت کرے!

عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (انما الأعمال بالنيات)(۳) اعمال کا دارومدار نیت پر ہے.

(۱) مسلم، کتاب الطہارۃ باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء، ح (۲۴۵)

(۲) مسلم، کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء علی المکارہ، ح (۲۵۱).

(۳) بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ ح (۱)، مسلم ح (۱۹۰۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان سے نیت نہیں کرنی چاہئے ، کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے کبھی بھی زبان سے نیت نہیں کی ہے، اسی طرح اللہ رب العالمین حال دل سے اچھی طرح واقف ہے اسے بتانے کی ضرورت نہیں ہے.

۲۔ بسم اللہ کہے!

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (لا صلاۃ لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم یذکر اسم الله علیه)(۱) اس شخص کی نماز نہیں ہوتی ہے جس نے وضوء نہ کیا ہو، اوراس شخص کا وضوء نہیں ہوتا جو اس کے شروع میں اللہ کے نام کا ذکر نہ کرے.

۳۔ تین مرتبہ ہتھیلی کو دھلے!

جیسا کہ عبداللہ بن زید (۲) اور عثمان رضی اللہ عنہما کی حدیث میں اس کا تذکرہ ہے (۳)

۴۔ ایک ہی چلو میں دائیں ہاتھ سے کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے، اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے (۳)، اسی طرح تین بار تین چلو پانی سے کرے جیسا کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے (۴)، کامل وضوء کرے، اگر روزہ سے نہ ہو تو ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرے، جیسا کہ لقیط بن صبرہ کی حدیث میں ہے (۵)

(۱) صحیح ، صحیح سنن ابوداؤد کتاب الطھارۃ باب فی التسمیۃ علی الوضوء ح (۱۰۱) وترمذی (۲۵) وابن ماجہ (۳۹۸۔۳۹۹).

(۲)(۴) بخاری، کتاب الوضوء باب المسح علی الرأس کلہ ح (۱۸۵) ومسلم ح (۲۳۵).

(۳) بخاری، کتاب الوضوء باب المضمضۃ فی الوضوء ح (۱۶۴) ومسلم ح (۲۲۶).

(۵) صحیح ، صحیح سنن ابوداؤد کتاب الطھارۃ باب فی الاستنثار ح (۱۴۲).

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،وضوء کے لئے مسواک کرے جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سابقہ حدیث میں گزرا.(۱)

۵۔تین بار چہرہ کو کان سے لے کر کان تک چوڑائی میں اور بال نکلنے کی جگہ سے لے کر داڑھی اور ٹھوری کے نیچے تک لمبائی میں دھلے جیسا کہ عبداللہ بن زید اور عثمان رضی اللہ عنہما کی حدیث میں اس کا تذکرہ ہے، داڑھی کا خلال کرے، جیسا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے.(۲)

۶۔پھر داہنے ہاتھ کو انگلیوں کے سرے سے لے کر کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھلے(۳)، ہاتھ کو ملے(۴) انگلیوں کے درمیان خلال کرے(۵)، پھر بائیں ہاتھ کو بھی داہنے ہاتھ کی طرح دھلے.

۷۔پھر ایک بار سر کا مسح کرے، ہاتھوں کو پانی سے تر کر کے سر کے اگلے حصہ سے شروع کرے گدی تک لے جائے، پھر وہاں سے اسی جگہ واپس لائے جہاں سے شروع کیا تھا(۶)، دونوں ہاتھ کے انگشت شہادت کو کان کے اندرونی حصہ میں ڈالے،

---

(۱) بخاری نے کتاب الصیام، باب السواک الرطب میں اس حدیث کو معلق صیغہ جزم کے ساتھ روایت کیا ہے، اور ابن حزم وغیرہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

(۲) صحیح، صحیح سنن ابوداود کتاب الطھارۃ باب تخلیل اللحیۃ ح (۱۰۱) وترمذی (۱۴۵) وابن ماجہ (۴۳۱)

(۳) جیسا کہ حمران عن عثمان اور عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہم کی حدیث میں ہے جس کی تخریج گزر چکی ہے، کہنیوں کے دھلنے کے بارے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے (وضو میں ہاتھ کو دھلا یہاں تک آپ نے بازو کو بھی دھلا) مسلم ح (۲۴۶)

(۴) صحیح ابن خزیمہ ۱/۶۲ ح (۱۱۸) حاکم ۱/۱۶۱

(۵) جیسا کہ لقیط بن صبرہ کی حدیث میں ہے۔ صحیح، صحیح سنن ابوداود کتاب الطھارۃ باب فی الاستنثار ح (۱۴۲)

(۶) جیسا کہ حمران عن عثمان اور عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہم کی حدیث میں ہے جس کی تخریج گزر چکی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورانگوٹھوں سے کان کے بالائی حصہ کا مسح کرے.(۱)

۸۔پھر اپنے داہنے پاؤں کو انگلیوں کے سرے سے لے کر ٹخنوں سمیت تین مرتبہ دھلے،(۲) انگلیوں کا خلال کرے(۳) پھر بائیں پاؤں کو بھی داہنے پاؤں کی طرح دھلے

۹۔پھر یہ دعاء پڑھے

((اشهد أن لا اله الا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله (۴)، اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين.(۵) سبحانك اللهم وبحمدك اشهد أن لا اله الا أنت استغفرك وأتوب اليك)) (۶) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے ،وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے،اور میں گواہی دیتا ہوں کی محمد ﷺ اللہ کے بندہ اوراس کے رسول ہیں ،اے اللہ ہمیں زیادہ توبہ کرنے والوں اور پاکی حاصل کرنے والوں میں سے بنا ،اے اللہ تو پاک ہے، میں تیری تعریف کرتا ہوں،اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، میں تجھ سے مغفرت کا طالب ہوں اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں.

(۱) دیکھئے سنن ابوداود کتاب الطہارۃ باب صفۃ وضوء النبی ﷺ ح (۱۲۱۔۱۲۳) دونوں حدیثوں کو شیخ البانی نے صحیح کہا ہے.

(۲) جیسا کہ حمران عن عثمان اور عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہم کی حدیث میں ہے جس کی تخریج گزر چکی ہے

(۳) جیسا کہ لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے جس کی تخریج گزر چکی ہے

(۴) مسلم کتاب الطہارۃ باب الذکر المستحب عقب الوضوء ح (۲۳۴).

(۵) صحیح سنن ترمذی، کتاب الطہارۃ باب فیما یقال بعد الوضوء ح (۵۵).

(۶) نسائی عمل الیوم واللیلۃ ح (۸۱) نیز دیکھئے ارواء الغلیل ۱/۱۳۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ جس نے مذکورہ طریقہ کے مطابق وضوء کیا، پھر دنیاوی خیالات ووساوس سے پاک دو رکعت نماز پڑھی، تو اللہ رب العالمین اس کے سابقہ سارے گناہ معاف کر دینگے، جیسا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی سابقہ حدیث میں ہے(۱) اور جیسا کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (ما من مسلم يتوضأ فيحسن وضوءه ثم يقوم يصلي ركعتين مقبل عليهما بقلبه ووجهه الا وجبت له الجنة) (۲) جو مسلمان بھی اچھی طرح وضوء کرتا ہے، اور پھر چہرے اور دل کی یکسوئی سے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے، تو جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے.

اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک مرتبہ نماز فجر کے بعد بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا بلال بتاؤ حالت اسلام میں تم نے کون سا (نفلی) عمل کیا ہے جس پر تمہیں بخشش کی بہت زیادہ امید ہو، کیونکہ میں نے تمہارے جوتوں کی آواز اپنے آگے جنت میں سنی ہے، تو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا، اس سے زیادہ پر امید عمل ہم نے کوئی نہیں کیا کہ جب بھی میں رات یا دن میں وضوء کرتا ہوں تو جتنی اللہ کو منظور ہو نماز پڑھ لیتا ہوں.(۳)

---

(۱) بخاری ح (۱۶۴) ومسلم ح (۲۲۶).

(۲) مسلم ح (۲۳۴)

(۳) بخاری کتاب التہجد باب فضل الطھور بالليل والنھار ح (۱۱۴۹)، مسلم ح (۲۴۵۸).

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضوء کے فرائض واُرکان

فرائض وضوا ور اُرکان وضوء دونوں ایک ہی چیز کو کہتے ہیں، کیونکہ انہیں فرائض کے ذریعہ وضوء کی ماہیت تشکیل پاتی ہے اور جن اقوال وافعال کے ذریعہ کسی چیز کی ماہیت تشکیل پائے اسے اس کو ارکان کہتے ہیں.(۱)

فرائض وضوء چھ ہیں:

ا۔ چہرہ کا دھلنا

ا۔ارشاد باری تعالی ہے:﴿یأیھا اللذین آمنوا اذا قمتم الی الصلاۃ فاغسلوا وجوھکم﴾(۲)اے ایمان والو جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے منہ کو دھولو.

چہرہ کے دھلنے میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا بھی شامل ہے جیسا کہ درج ذیل دلائل سے ثابت ہوتا ہے.

ا۔لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:(وبالغ فی الاستنشاق الا أن تکون صائما)(۳)اور ناک میں (وضوء کرتے ہوئے) پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو الا کہ تم روزہ سے ہو.

(۱) دیکھئے الشرح الممتع لابن عثیمین ۱/۱۴۷۔۱۴۸.

(۲) سورہ مائدہ آیت:۶.

(۳) صحیح سنن ابوداؤد کتاب الطہارۃ باب فی الاستنثار ح (۱۴۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب/ لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (اذا توضأت فمضمض)(۱) جب تم وضوء کرو تو کلی کرو

ج/ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (من توضأ فلیستنثر)(۲) جو وضوء کرے اسے چاہئے اپنے ناک کو (پانی ڈال کر) جھاڑے

د/ اللہ کے رسول ﷺ ہمیشہ وضوء میں کلی کرتے تھے اور ناک میں پانی ڈال کر صاف کرتے تھے

۲۔ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کو دھلنا پہلے دائیں کو پھر بائیں کو.

پہلے دائیں ہاتھ کو پھر بائیں ہاتھ کو دھلے.

ا/ ارشاد باری تعالی ہے ﴿یأیها الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلاۃ فاغسلوا وجوهکم وأیدیکم الی المرافق﴾(۳) اے ایمان والو جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو.

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (اذا توضأتم فابدؤا بمیامنکم)(۴) جب تم وضوء کرو تو پہلے اپنے داہنے طرف سے شروع کرو!

(۱) صحیح، صحیح سنن ابوداؤد کتاب الطہارۃ باب فی الاستنثار ح (۱۴۴)

(۲) بخاری، کتاب الوضوء، باب الاستنثار فی الوضوء ح (۱۶۱) و مسلم ح (۲۳۷)

(۳) سورہ مائدہ آیت ۶

(۴) صحیح، صحیح سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب فی الانتعال ح (۴۱۴۱) ابن ماجہ ح (۴۰۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔پورے سر کا مسح کرنا

۱۔ارشاد باری تعالی ہے ﴿ وامسحوا برؤسکم ﴾ (۱) اور اپنے سروں کا مسح کرو، سر کے مسح کرنے میں کان کا مسح کرنا بھی شامل ہے جیسا کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (الاذنان من الرأس) (۲) دونوں کان سر کا حصہ ہیں.

اسی طرح آپ ﷺ نے ہمیشہ کان کا مسح کیا ہے.

سر پر مسح کرنے کا تین طریقہ ہے:

۱۔عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (أن النبی ﷺ مسح رأسه بیدیه فأقبل بهما وأدبر، بدأ بمقدم رأسه ثم ذهب بهما الی قفاه، ثم ردهما الی المکان الذی بدأ منه) (۳) اللہ کے رسول ﷺ نے سر کا مسح کیا، اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لے آئے یعنی سر کے اگلے حصہ سے شروع کر کے گدی تک لے گئے، اور پھر وہاں سے بالوں کا مسح کرتے ہوئے اسی جگہ واپس لے آئے جہاں سے شروع کیا تھا

---

(۱) سورہ مائدہ آیت:٦

(۲) صحیح صحیح سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ باب الاذنان من الرأس ح (۴۴۹) تفصیل کے لئے دیکھئے ارواء الغلیل ح (۸۴) وصحیحہ ح (۳٦)

(۳) بخاری ح (۱۸۵) ومسلم ح (۲۳۵) اس حدیث تخریج گزر چکی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔صرف پگڑی پر مسح کرنا

اگر سر پر مضبوط پگڑی بندھی ہوئی ہے تو اس پر مسح کر سکتے ہیں جیسا کہ عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کے باپ سے مروی ہے کہ (رأيت رسول الله ﷺ يمسح على عمامته وخفيه)(۱) میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو پگڑی اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا،، البتہ صرف پگڑی یا پگڑی اور پیشانی دونوں پر مسح کرنے کے وہی شرائط ہیں جو موزہ پر مسح کرنے کے ہیں، یہی قول علامہ ابن باز اور ابن تیمیہ رحمہما اللہ کا ہے.(۲)

۳۔پگڑی اور پیشانی دونوں پر مسح کرنا

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (أن النبي ﷺ توضأ ومسح بناصيته وعلى العمامة وعلى خفيه)(۳) اللہ کے رسول ﷺ نے وضوء کیا اور پیشانی، پگڑی اور موزوں پر مسح کیا.

اسی طرح بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (أن النبي مسح على الخفين والخمار)(۴) اللہ کے رسول ﷺ نے (وضوء کیا) اور موزوں اور پگڑی پر مسح کیا.

(۱) بخاری، کتاب الوضوء باب المسح علی الخفین ح (۲۰۴۔۲۰۵) نیز دیکھئے زاد المعاد ۱/۱۹۹

(۲) دیکھئے شرح العمدہ لابن تیمیہ ص (۲۷۱)

(۳) مسلم، کتاب الطہارۃ باب المسح علی الخفین ح (۲۷۴)

(۴) مسلم، کتاب الطہارۃ باب المسح علی الخفین ح (۲۷۵)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ ٹخنوں سمیت پاؤں کو دھلنا

۱/ ارشاد باری تعالی ہے ﴿ وأرجلكم الى الكعبين ﴾ (۱) اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو.

نیز اللہ کے رسول ﷺ ہمیشہ وضوء میں پیر دھلتے تھے، پیر کے دھلنے میں ایڑی کے دھلنے کا خاص اہتمام کرنا چاہئے:

ابو ہریرہ، عائشہ اور عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے (ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے وضوء کیا، لیکن اس کی ایڑی نہیں بھیگی تھی تو آپ نے) فرمایا: (ویل للأعقاب من النار) (۲) ایڑی والوں کے لئے جہنم کی ویل ہے.

مذکورہ چاروں فرائض وضوء کی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے:

﴿ یأیها الذین آمنوا اذا قمتم الى الصلاة فاغسلوا وجوهكم وأيديكم الى المرافق وامسحوا برؤسكم وأرجلكم الى الكعبين ﴾ (۳) اے ایمان والو جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوتو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو، اپنے سروں کا مسح کرو، اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو.

---

(۱) سورہ مائدہ آیت ۶

(۲) بخاری، کتاب العلم، باب من رفع صوتہ بالعلم ح (۲۰)، ح (۹۶) و ح (۱۶۳) و مسلم ح (۲۴۱)

(۳) سورہ مائدہ آیت ۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔اعضاءِوضوء کے دھلنے میں ترتیب

مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر اعضاءِ وضوء کے دھلنے میں ترتیب کا خیال رکھنا فرض ہے

ا۔اللہ رب العالمین نے آیت کریمہ میں اُعضائے وضوء کو بالترتیب ذکر کیا ہے، بایں طور کہ مسح کرنے والے اعضاء کو دھونے والے اعضاء کے درمیان ذکر کیا ہے، اگر یہاں ترتیب مقصود نہ ہوتی، تو پہلے دھونے والے اعضاء کو ذکر کیا جاتا، پھر مسح کرنے والے کو یا اس کے برعکس.

ب۔آپ ﷺ نے ہمیشہ بالترتیب ہی وضوء کیا ہے.

ج۔اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:(ابدؤا بما بدأ اللہ)(۱)تم اسی سے شروع کرو جس سے اللہ نے شروع کیا ہے.

۶۔موالات:

موالات سے مراد بلا فصل پے در پے اعضائے وضوء کا دھلنا ہے، بایں طور کہ ایک عضو کو دھلنے کے بعد دوسرے عضو کے دھلنے میں اتنی تاخیر نہ کی جائے کہ پہلا عضو خشک ہو جائے.

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے وضوء کیا اور اپنے پیر پر ایک ناخن کے برابر جگہ خشک چھوڑ دیا ہے تو

(۱)مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی ﷺ ح(۱۲۱۸)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: (ارجع فأحسن وضوءك)(۱) واپس جاکر اچھی طرح وضوء کرو چنانچہ وہ واپس گئے (وضوء کیا) پھر نماز پڑھی.

اور سنن ابوداؤد میں ایک صحابی سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، جس کے پیر میں ایک درھم برابر جگہ خشک رہ گئی تھی جہاں وضوء کرتے ہوئے پانی نہیں پہونچا، تھا تو آپ ﷺ اسے وضوء اور نماز دونوں لوٹانے کا حکم دیا.(۲)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موالات فرض ہے کیونکہ اگر موالات فرض نہ ہوتا تو آپ ﷺ اسے صرف اسی جگہ کو دھل لینے کا حکم دے دیتے.(۳)

وضوء کے شرائط

وضوء کے شرائط دس ہیں:

۱۔اسلام ۲۔عقل ۳۔تمیز ۴۔نیت ۵۔وضوء کے ختم ہونے تک نیت وضوء کا استمرار ۶۔موجب وضوء کا ختم ہونا ۷۔قضائے حاجت سے فراغت کے بعد وضوء سے پہلے استنجاء کرنا یا ڈھیلا استعمال کرنا ۸۔پانی کا پاک اور مباح ہونا ۹۔چمڑے پر پانی پہونچنے سے مانع چیز کا ازالہ ۱۰۔سلس البول جیسی بیماری والوں کے لئے فرض نماز کا وقت داخل ہونا.(۴)

(۱) مسلم، کتاب الطہارۃ، باب استیعاب جمیع أجزاء محل الطہارۃ ح (۲۴۳).

(۲) صحیح، صحیح سنن ابوداود، کتاب الطہارۃ، باب تفریق الوضوء ح (۱۷۵) تفصیل کے لئے دیکھئے ارواء الغلیل ح (۱/۱۲۷).

(۳) دیکھئے منار السبیل ۱/۲۴ والشرح الممتع ۱/۱۴۸، والروض المربع حاشیۃ ابن القاسم ۱/۱۸۱، والمغنی لابن قدامہ ۱/۱۵۵ ومؤلفات الشیخ محمد بن عبدالوہاب دوسری جلد اور فتاوی الشیخ ابن باز ۳/۲۹۴

(۴) دیکھئے ان شرائط کی شرح الروض المربع حاشیۃ ابن القاسم ۱/۱۸۹۔۱۹۳، مؤلفات الشیخ محمد بن عبدالوہاب ج ۲، اور فتاوی الشیخ ابن باز ۳/۲۹۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضوء کی سنتیں

ا۔ مسواک کرنا:

وضوء کرتے وقت مسواک کرنا سنت ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (لولا أن أشق علی امتی لأمرتهم بالسواك عند كل وضوء)(۱) اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو انہیں ہر وضوء کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا.

ب۔ وضوء کے شروع میں ہتھیلیوں کا دھلنا:

وضوء کے شروع میں ہتھیلیوں کا دھلنا سنت ہے، البتہ نیند سے بیدار ہونے والے کے لئے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ دھلنا واجب ہے.(۲)

ج۔ اعضائے وضوء کا ملنا:

اعضائے وضوء کا ملنا سنت ہے، عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس (وضوء کے لئے) مد کا دو تہائی حصہ پانی (وضوء کے لئے) لایا گیا تو آپ اس سے اپنے ہاتھ ملنے لگے.(۳)

---

(۱) بخاری نے کتاب الصیام، باب السواک الرطب۔ میں اس حدیث کو معلق صیغہ جزم کے ساتھ روایت کیا ہے، اور ابن حزم وغیرہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

(۲) بخاری ح (۱۶۲) و مسلم ح (۱۱۸) آداب قضاء حاجت میں اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے

(۳) ابن خزیمہ ح (۱۱۸) حاکم ۱/۱۶۱ صفت وضوء میں اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

د۔ اعضائے وضوء کا تین تین بار دھلنا:

اعضائے وضوء کا تین تین بار دھلنا سنت ہے، جیسا کہ عثمان بن عفان اور عبداللہ بن زید کی سابقہ حدیث میں ذکر کیا گیا ہے۔

آپ ﷺ سے اعضائے وضوء کا تین تین بار دھلنا ثابت ہے اور یہی عموما آپ ﷺ کا معمول تھا، اسی طرح دو دو بار، (۱) اور ایک ایک بار (۲) بھی ثابت ہے۔ اسی طرح ایک ہی وضوء میں کبھی آپ ﷺ سے بعض اعضاء کا دو بار اور بعض اعضاء کا ایک بار دھلنا بھی ثابت ہے۔ (۳)

ھ۔ وضوء کے بعد دعا کا پڑھنا:

وضوء کے بعد دعا کرنا سنت ہے جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ کی سابقہ حدیث میں گزرا ہے۔ (۴)

و۔ تحیۃ الوضوء پڑھنا:

وضوء کے بعد دو رکعت **تحیۃ الوضوء** پڑھنا سنت ہے، جیسا کہ عثمان بن عفان، عقبہ بن عامر اور بلال رضی اللہ عنہم کی سابقہ احادیث میں ذکر کیا گیا ہے۔ (۵)

(۱) بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء مرتین مرتین ح (۱۵۸)

(۲) بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء مرۃ مرۃ ح (۱۵۷)

(۳) بخاری، کتاب الوضوء، باب مسح الرأس کلہ ح (۱۸۵) ومسلم ح (۲۳۵)

(۴) مسلم ح (۲۳۴) صفت وضوء میں اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے

(۵) بخاری، کتاب التہجد، باب فضل الطہور باللیل والنھار ح (۱۱۴۹) ومسلم ح (۲۴۵۸)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ز۔ وضوء کو کامل کرے، اور پانی استعمال کرنے میں اسراف سے بچے!

ایک مسلمان کے لئے بہتر ہے کہ وضوء میں اعضاء کو تین تین بار دھلے، اور وضوء اور غسل میں پانی استعمال کرنے میں اسراف اور حد سے تجاوز کرنے سے بچے.

ا/ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ ایک فرق برتن سے غسل جنابت فرماتے تھے.(۱)

سفیان کہتے ہیں ایک فرق تین صاع (۲) کا ہوتا ہے.(۳)

ب۔ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ ایک صاع سے لے کر پانچ مد میں غسل فرماتے تھے.(۴)

ج/ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ اور میں ایک ہی برتن سے غسل کرتے، جس میں تقریبا تین مد یا اس کے قریب پانی ہوتا تھا.(۴)

ام عمارہ (۵) عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما (۶) سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس (وضوء کے لئے) مد کا دو تہائی حصہ پانی (وضوء کے لئے) لایا گیا تو

(۱) مسلم، کتاب الحیض، باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابۃ، ح (۳۱۹).

(۲) ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے اور ایک مد معاصر وزن کے اعتبار سے (۶۲۵) گرام کا ہوتا ہے، بایں طور ایک صاع معاصر وزن کے اعتبار سے (۲۵۰۰) اور ایک فرق (۷۵۰۰) گرام کا ہوگا مترجم

(۳) بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء بالمد ح (۲۰۱) ومسلم ح (۳۲۵)

(۴) مسلم، کتاب الحیض، باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابۃ ح (۳۲۱).

(۵) صحیح سنن ابوداود کتاب الطہارۃ، باب ما یجزئ من الماء فی الوضوء، ح (۹۴).

(۶) ابن خزیمہ ۱/۶۱ ح (۱۱۸) وحاکم ۱/۱۶۱

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ اس سے اپنے ہاتھ ملنے لگے.

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ، اللہ کے رسول ﷺ نے وضاحت فرمادی ہے کہ وضوء میں ایک ایک بار دھلنا فرض ہے، اسی طرح آپ ﷺ سے ایک ایک بار اور دو دو بار دھلنا بھی ثابت ہے، لیکن آپ ﷺ نے کبھی تین بار سے زیادہ نہیں دھلا ہے، اسی وجہ سے علماء کے نزدیک پانی میں اسراف کرنا اور فعل نبی ﷺ سے تجاوز کرنا حرام ہے(۱).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سابقہ روایتوں میں تطبیق دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ اختلاف (اعضاء کے دھلنے کے بارے میں وارد عدد) اس بات کی دلیل ہے کہ مختلف حالات میں آپ ﷺ نے بقدر ضرورت اعضاء وضوء کو دھلا ہے.(۲)

آپ ﷺ کی عادت شریفہ تھی کہ کمال وضوء کے ساتھ پانی استعمال کرنے میں میانہ روی اختیار فرماتے تھے.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک رات میں اپنی خالہ میمونہ کے گھر سویا ہوا تھا، جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو دیکھا کہ، آپ ﷺ اٹھے اور ایک لٹکے ہوئے مشکیزہ سے ہلکا سا وضوء کیا، اور نماز پڑھنے لگے.(۳)

بہر حال تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے پانی استعمال کرنے میں میانہ روی اختیار کریں، اسراف اور فضول خرچی سے بچیں.

(۱) دیکھئے بخاری، کتاب الوضوء، باب ماجاء فی الوضوء مع فتح الباری ۱/۲۳۲

(۲) دیکھئے فتح الباری ۱/۳۰۵.

(۳) بخاری، کتاب الوضوء، باب التخفیف فی الوضوء، ح(۱۳۸)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن شعیب عن أبیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا جسے آپ نے تین تین بار وضوء کر کے دکھایا، پھر فرمایا: یہی وضوء کا طریقہ ہے جس نے اس سے زیادہ کیا، اس نے برا کیا حد سے تجاوز کیا، اور ظلم کیا.(۱)

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہونگے جو طہارت اور دعاء میں حد سے تجاوز کریں گے(۲)

وضوء توڑنے والی چیزیں

۱۔ پیشاب اور پاخانہ کی جگہ سے نکلنے والی چیزیں:

جیسے پیشاب، پاخانہ، (۳) ہوا (۴)، مذی (۵)، ودی، منی (٦)، ابن قدامہ رحمہ اللہ

(۱) حسن صحیح نسائی، کتاب الطہارۃ، باب الاعتداء فی الوضوء ح (۱۴۰) وابن ماجہ ح (۴۲۲) واحمد ۲/۱۸۰.

(۲) صحیح صحیح ابوداود، کتاب الطہارۃ، باب الاسراف فی الماء ح (۹٦)

(۳) جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (أو جاء أحد منكم من الغائط) سورہ مائدہ آیت ٦۔ اور صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا (ولكن من غائط وبول ونوم) (لیکن پاخانہ، پیشاب اور سونے سے موزہ نکالنے کی ضرورت نہیں ہے) مسند امام احمد ۴/۲۴۰ وترمذی ح (۹٦) وابن ماجہ ح (۴۷۸) شیخ البانی نے اسے حسن کہا ہے دیکھئے صحیح سنن ترمذی ۱/۳۰۔ یعنی یہ مذکورہ چیزیں گرچہ ناقض وضوء ہیں لیکن ان سے موزہ نکالنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وضو کرتے وقت اس پر مسح کر لینا کافی ہے

(۴) جیسا کہ آپ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جسے دوران نماز شیطان یہ وسوسہ دلاتا ہے کہ اس سے ہوا خارج ہوگئی ہے (لا ینصرف حتى يسمع صوتا أو يجد ريحا) کہ اس وقت تک مسجد سے نہ نکلے جب تک آواز نہ سن لے یا بدبو نہ محسوس کر لے. (اس سے معلوم ہوا کہ ہوا ناقض وضوء ہے) دیکھئے بخاری، ح (۱۳۷) ومسلم ح (۳٦۱)

(۵) جیسا کہ علی رضی اللہ عنہ کی سابقہ حدیث میں ہے.

(٦) جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (منی، مذی، ودی، ان میں سے منی میں غسل ہے اور مذی اور ودی میں کامل وضوء کرنا ہے): دیکھئے مغنی لابن قدامہ ۱/۲۳۳

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں مذکورہ چیزوں سے وضوءٹوٹنے پر تمام علماء کا اجماع ہے،(۱) اسی طرح استحاضہ کے خون کے بارے میں صحیح بات یہی ہے کہ اس سے بھی وضوءٹوٹ جاتا ہے(۲) اور یہی عام علماء کا قول ہے(۳)

۲۔ پیشاب اور پاخانہ کی جگہ کے علاوہ جسم کے دیگر حصہ سے نجاست کا نکلنا

اگر نکلنے والی یہ نجاست پیشاب اور پاخانہ ہے، تو چاہے تھوڑا ہو یا زیادہ اس سے وضوءٹوٹ جائے گا، اور اگر پیشاب اور پاخانہ کے علاوہ کوئی اور نجاست ہے، جیسے خون یاقی ءیا موادوغیرہ تو کچھ علماء کا کہنا ہے کہ اگر زیادہ ہے تو ان سے بھی وضوءٹوٹ جائے گا(۴)

۳۔ عقل کا زائل ہونا:

زوال عقل اگر گہری نیند کی وجہ سے ہے، تو صحیح بات یہی ہے کہ اس سے وضوءٹوٹ جائے گا، صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ((كان رسول الله ﷺ يأمرنا أن لا ننزع خفافنا ثلاثة أيام بلياليهن الا من جنابة ولكن من غائط وبول ونوم)(۵) اللہ کے رسول ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو تین دن تین رات اپنے موزوں کو نہ نکالیں اِلا کہ ہمیں جنابت لاحق

(۱) مغنی لابن قدامہ ۲۳۰/۱

(۲) عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فاطمہ بنت ابی حبیش سے فرمایا پھر تم ہر نماز کے لئے وضو کرو، آگے اس حدیث کی تخریج آرہی ہے

(۳) مغنی لابن قدامہ ۲۳۰/۱

(۴) مجموع فتاوی الشیخ ابن باز ۲۹۴/۳، الشرح الممتع لابن عثیمین ۲۲۳/۱، مغنی لابن قدامہ ۲۴۷/۱۔۲۵۰

(۵) مسند امام احمد ۲۴۰/۴، ترمذی ح(۹۶)، ابن ماجہ ح(۴۷۸) شیخ البانی نے اسے حسن کہا ہے دیکھئے صحیح سنن ترمذی ۳۰/۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے، البتہ پاخانہ پیشاب اور نیند سے (نکالنے کی ضرورت نہیں ہے).

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیند بھی منجملہ تمام نواقض وضوء میں سے ایک ناقض ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے اسے بول و براز کے ساتھ ذکر فرمایا ہے، جو اس کے ناقض ہونے کے لئے قطعی ثبوت ہے.

نیند کے علاوہ دوسرے جتنے بھی عقل کے زائل ہونے کے اسباب ہیں جیسے جنون، بے ہوشی، نشہ، یا مخدر عقل دوائیاں ان سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے چاہے تھوڑا ہو یا زیادہ.(۱)

۴۔ بلا پردہ شرمگاہ (قبل ودبر) کا چھونا

بلا پردہ شرمگاہ (قبل ودبر) کو چھونے سے مندرجہ ذیل دلائل کی وجہ سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے:

ا۔ جابر اور بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (من مس ذکرہ فلیتوضأ)(۲) جو اپنے آلۂ تناسل کو چھوئے وہ وضوء کرے.

ب۔ ام حبیبہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ، میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: (من مس فرجہ فلیتوضأ)(۳) جو اپنے شرمگاہ کو

(۱) دیکھئے مغنی لابن قدامہ ۱/۲۳۴.

(۲) بسرہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ابوداود نے کتاب الطہارۃ باب الوضوء من مس الذکر ح (۱۶۳) وترمذی ح (۸۲) وابن ماجہ ح (۴۷۹) روایت کیا ہے اور البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے ارواء الغلیل ح (۱۱۶) اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ابن ماجہ نے کتاب الطہارۃ وسننہا، باب الوضوء من مس الذکر ح (۴۹۰) میں روایت کیا ہے، اور شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے، دیکھئے صحیح ابن ماجہ ح (۳۶۴)

(۳) ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، اور ابوایوب کی حدیث کو ابن ماجہ نے کتاب الطہارۃ وسننہا، باب الوضوء من مس الذکر میں بالترتیب ح (۴۸۱) ح (۴۸۲) روایت کیا ہے اور شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے صحیح ابن ماجہ ح (۳۸۶) و ح (۳۸۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوئے وہ وضوء کرے!

ج۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:(اذا افضی أحدکم بیدہ الی فرجه، ولیس بینهما ستر ولا حجاب فلیتوضأ)!(۱) جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو بلا پردہ چھوئے تو وہ وضوء کرے!

آلۂ تناسل کی طرح حلقہ دبر(پاخانہ نکلنے کی جگہ) بھی ہے لہذا حلقہ دبر بھی چھونے سے وضوء ٹوٹ جائے گا.(۲)

۵۔اونٹ کا گوشت کھانا:

اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک آدمی نے اللہ کے رسول ﷺ سے سوال کیا: کیا بکری کا گوشت کھانے سے ہم وضوء کریں؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا اگر چاہو تو وضو کرو اور اگر چاہو تو وضوء نہ کرو،.پھر اس نے سوال کیا: کیا اونٹ کا گوشت کھانے سے ہم وضوء کریں؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا ہاں اونٹ کا گوشت کھانے سے تم وضو کرو.(۳)

(۱) ابن حبان کمافی الموارد ح (۲۱۰)، ودارقطنی ۱/۱۴۷، سنن البیہقی ۱/۱۳۳، شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیحہ کے اندر کہا ہے کہ ابن حبان کی سند جید ہے، طلق کی حدیث کے بارے میں بلوغ المرام کی شرح میں شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ شروع اسلام میں عضوء تناسل کے چھونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا تھا، پھر حدیث بسرہ کے ذریعہ یہ حکم منسوخ ہوگیا. کچھ علماء کا کہنا ہے کہ بسرہ کی حدیث طلق کی حدیث سے راجح ہے، لہذا عضوء تناسل کے چھونے سے وضوء ٹوٹ جائے گا

(۲) دیکھئے الشرح الممتع لابن عثیمین رحمہ اللہ ۱/۲۴۲

(۳) بخاری، کتاب الحیض، باب الوضوء من لحوم الابل ح (۳۶۰).

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦۔ اسلام سے مرتد ہونا:

معاذ اللہ اگر کوئی وضوء کرنے کے بعد مرتد ہوتا ہے، تو اس کا وضوء ٹوٹ جائے گا کیونکہ ارتداد سے سارے اعمال برباد ہو جاتے ہیں ارشاد باری تعالی ہے ﴿ومن یکفر بالایمان فقد حبط عمله وهو فی الآخرة من الخاسرین﴾ (١) منکر ایمان کے اعمال ضایع اور اکارت ہیں، اور وہ آخرت میں گھاٹا اٹھانے والوں میں سے ہے.

نیز ارشاد باری تعالی ہے ﴿لئن أشرکت لیحبطن عملك﴾ (٢) اگر تو نے شرک کیا تو بلا شبہ تیرا عمل ضایع ہو جائے گا.

میت کے غسل دینے کے بارے میں صحیح بات یہی کہ اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا ہے، البتہ اگر غسل دینے والے کا ہاتھ میت کی شرمگاہ پر بلا پردہ پڑ جائے، تو اس سے ٹوٹ جائے گا، اور اس پر دوبارہ وضو کرنا واجب ہوگا، غسل دینے والے کو اس بات کا ازحد احتیاط کرنا چاہئے کہ اس کا ہاتھ میت کی شرمگاہ پر بلا پردہ نہ پڑنے پائے.

اسی طرح شہوت بلا شہوت عورت کو چھونے سے بھی وضوء نہیں ٹوٹتا ہے، تاوقتیکہ شرمگاہ سے کسی چیز کا اخراج نہ ہو کیونکہ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ وضوء کرنے کے بعد اپنی ایک بیوی کا بوسہ لیا اور پھر نماز پڑھ لی، دوبارہ وضوء نہیں کیا.

رہی یہ آیت کریمہ (أو لمستم النساء) (٣) تو اس میں لمس سے مراد جماع ہے نہ کہ چھونا جیسا کہ عبداللہ بن عباس اور علماء کی ایک جماعت سے منقول ہے. (٤)

(١) سورہ مائدہ آیت ٦
(٢) سورہ زمر آیت ٦٥
(٣) سورہ النساء آیت ٤٣
(٤) مجموع فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ ٣/ ٢٩٤ و مجموع فتاوی ابن تیمیہ رحمہ اللہ ١/ ٢٣٦-٢٣٦

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن امور کے لئے وضوء کرنا مستحب ہے:

ا۔ اللہ کے ذکر کے لئے:

اللہ کا ذکر کرنے کے لئے وضوء کرنا مستحب ہے، ابو موسی نے اللہ کے رسول ﷺ کو ابو عامر کے بارے میں خبر دی، اور کہا کہ انہوں نے آپ کو سلام عرض کیا ہے، اور دعائے مغفرت کی درخواست کی ہے، تو آپ ﷺ نے پانی منگایا اور وضوء کیا پھر دست مبارک کو اٹھا کر یہ دعا کی (اللهم اغفر لعبيد ابى عامر) اے اللہ اپنے بندہ ابو عامر کی مغفرت فرمادے.(۱)

ب۔ سوتے وقت:

وضوء کر کے سونا مستحب ہے، براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا (اذا أتيت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلاة ثم اضطجع على شقك الأيمن)(۲) جب تم اپنی خواب گاہ میں آؤ تو نماز کی طرح وضوء کرو، پھر اپنے داہنے کروٹ سوؤ.

۳۔ وضوٹوٹنے کے بعد بریدہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک دن صبح کے وقت بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر دریافت کیا، اے بلال کس عمل کیوجہ سے تم مجھ سے جنت میں آگے بڑھ گئے، میں گزشتہ رات جب (عالم خواب میں) جنت میں داخل ہوا

(۱) بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ أوطاس ح (۴۳۲۳) ومسلم ح (۲۴۹۸)

(۲) بخاری، کتاب الدعوات، باب، اذا بات طاھرا، ح (۶۳۱۱) ومسلم ح (۲۷۱۰)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو تمہارے چلنے کی آہٹ کو اپنے سامنے سنی، تو بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ جب بھی میں نے اذان دیا تو دو رکعت نماز پڑھی، اور جب بھی مجھے حدث لاحق ہوئی تو میں نے فوراً وضو کرلیا.(۱)

۴۔ ہر نماز کے وقت:

ہر نماز کے وقت وضوء ہونے کے باوجود تجدید وضو کرنا سنت ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (لولا أن أشق علی امتی لأمرتهم عند كل صلاة بوضوء ومع كل وضوء بسواك) (۲) اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو انہیں ہر نماز کے وقت وضوء کرنے کا، اور ہر وضوء کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا.

۵۔ مردہ اٹھانے کے بعد:

مردہ اٹھانے کے بعد وضوء کرنا سنت ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (من غسل میتا فلیغتسل ومن حمل فلیتوضأ) (۳) جو مردہ کو نہلائے وہ غسل کرے اور جو مردہ کو اٹھائے وہ وضوء کرے.

(۱) سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ ح (۳۶۸۹) ومسند امام احمد ۵/۳۶۰، شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے صحیح ترمذی ۳/۲۰۵، وصحیح الترغیب والترھیب ح (۱۹۶)، اسی کا شیخ ابن باز رحمہ اللہ فتوی دیتے تھے.

(۲) مسند امام احمد ۲/۴۰۰-۲۵۰-۴۳۳-۴۶۰-۵۱۷ امام منذری نے حسن اور شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے صحیح الترغیب والترھیب ح (۹۵).

(۳) سنن ابوداود، کتاب الجنائز، باب فی الغسل من غسل المیت ح (۳۱۶۱)، وترمذی ح (۹۹۳) شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے ارواء الغلیل ح (۱۴۴). وتمام المنۃ ص ۱۱۲، شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مردہ کے اٹھانے سے وضوء کرنا مستحب نہیں ہے، کیونکہ اس سلسلے میں مروی حدیث ضعیف ہے البتہ غسل دینے والے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے، جیسا کہ عائشہ واسماء کی حدیث میں ہے، جس کا ذکر آگے آرہا ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦۔ قے کے بعد وضو کرنا:

قے کرنے کے بعد وضو کرنا سنت ہے، ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (قاء فأفطر فتوضأ) (١) اللہ کے رسول ﷺ نے قے کیا، اور روزہ توڑ دیا، پھر آپ نے وضوء کیا.

٨۔ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنا:

آگ پر پکی ہوء چیز کھانے کے بعد وضوء کرنا سنت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: (توضأوا مما مست النار) (٢) آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضوء کرو.

لیکن اس کے برعکس عبد اللہ بن عباس، اور عمرو بن امیہ، اور ابو رافع رضی اللہ عنہم کی حدیث میں آپ ﷺ کے بارے میں یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے پکا ہوا گوشت کھایا ، اور نماز پڑھی دوبارہ وضوء نہیں کیا. (٣) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد آپ کا وضوء کا حکم دینا استحبابی ہے واجبی نہیں.

٨۔ جنبی جب کھانے کا ارادہ کرے:

جنبی جب کھانے کا ارادہ کرے تو اس کے لئے سنت ہے کھانے سے پہلے وضوء کرلے.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ جب حالت جنابت میں کھانے یا

(١) سنن ترمذی، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی الوضوء والقیء، واحمد ٦/ ٤٤٣، وابوداؤد ح (٢٣٨١). شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے ارواء الغلیل ح (١١١). وتمام المنۃ ص ١١١، نیز دیکھئے التلخیص الحبیر ٢/ ١٩٠، وشرح العمدۃ لابن تیمیۃ ص ١٠٨، شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے نزدیک قیء کرنے کے بعد وضوء کرنا مستحب ہے دیکھئے شرح بلوغ المرام.

(٢) مسلم کتاب الحیض باب الوضوء مما مست النار ح (٣٥٣).

(٣) بخاری کتاب الوضوء باب من لا یتوضأ من لحم الشاۃ والسویق ح (٢٠٨)، ومسلم ح (٣٥٤). میں نے شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے پوچھا کی کیا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے تو آپ نے کہاہاں.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سونے کا ارادہ فرماتے، تو پہلے نماز کی طرح وضوء کر لیتے تھے.(۱)

۹۔ بیوی سے جب دوبارہ مباشرت کا ارادہ ہو:

اگر کوئی اپنی بیوی سے دوبارہ مباشرت کا ارادہ کرے، تو مباشرت سے پہلے وضو کرنا سنت ہے.

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:(اذا أتى احدكم أهله ثم أراد أن يعود فليتوضأ)جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے دوبارہ ہمبستر ہونے کا ارادہ کرے، تو اسے وضوء کرنا لینا چاہیۓ.(۲)

رہا غسل تو بسا اوقات آپ ﷺ ایک ہی غسل میں ساری بیویوں کے پاس چلے جاتے تھے(۳)

۱۰۔ اگر جنبی بغیر غسل کے سونا چاہے:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ کیا اللہ کے رسول ﷺ حالت جنابت میں سوتے تھے؟ تو آپ نے جواب دیا(نعم ويتوضأ)(۴) ہاں اور وضو کر لیا کرتے تھے.

(۱)مسلم، کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له وغسل الفرج... ح(۳۰۵).

(۲)مسلم، کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له وغسل الفرج... ح(۳۰۸)، شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے کہا کہ ظاہری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دوبارہ ہم بستری کے لئے وضوء کرنا واجب ہے.

(۳)مسلم، کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له وغسل الفرج... ح(۳۰۹).

(۴)دیکھیے بخاری، کتاب الغسل، باب كينونة الجنب في البيت اذا توضأ قبل أن يغتسل ح(۲۸۶) ومسلم ح(۳۰۵).

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ، عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا کوئی حالت جنابت میں سوسکتا ہے تو آپ ﷺ نے جواب دیا (لیتوضأ ثم لینم حتی یغتسل اذا شاء.)(۱) اسے چاہئے پہلے وضوء کرلے پھر سوئے پھر جب چاہے غسل کرے.

علامہ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ سے سونے سے پہلے غسل کرنا بھی ثابت ہے.

بایں طور جنابت کے بعد سونے سے پہلے تین حالت ہوئی:

- پہلی حالت: بلا وضوء اور بلا غسل سوئے یہ مکروہ اور خلاف سنت ہے.
- دوسری حالت: استنجاء اور وضوء کر کے سوئے ایسا کرنا جائز ہے.
- تیسری حالت: غسل اور وضوء کر کے سوئے یہی طریقہ سب سے بہترین اور مکمل ہے.(۲)

(۱) بخاری، کتاب الغسل، باب نوم الجنب ح (۲۸۷) ومسلم ح (۳۰۶).

(۲) شرح عمدۃ الاحکام للشیخ ابن باز رحمہ اللہ ص (۳۰) مخطوط

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹی فصل موزوں، پگڑی، اور پٹی پر مسح کرنا

ا۔ موزوں پر مسح کرنے کا حکم: قرآن وحدیث اور اجماع اہل سنت سے موزوں، پر مسح کرنے کی مشروعیت ثابت ہے.

قرآن سے دلیل: ارشاد باری تعالی ہے ﴿ وامسحوا برؤسكم وأرجلكم الى الكعبين ﴾ (۱) (أرجلكم) میں لام پر زیر اور زبر دونوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے، جب زیر کے ساتھ پڑھا جائے گا تو یہ رؤس پر عطف ہوگا جس کا معنی ہوگا سر کی طرح پیر کا (بشرط کہ اس پر موزہ ہو) بھی مسح کرو، اور جب کے زبر کے ساتھ پڑھا جائے گا، تو ایسی صورت میں اعضائے مغسولہ پر عطف ہوگا اور معنی ہوگا کہ پیر (اگر مورزہ سے خالی ہو) تو اسے دیگر اعضائے مغسولہ کی طرح دھلو.

حدیث سے دلیل: موزوں، پر مسح کرنے کے سلسلے میں اللہ کے رسول ﷺ سے بہت ساری متواتر حدیثیں مروی ہیں (۲)، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: موزوں، پر مسح کرنے کے سلسلے میں، میں کوئی حرج نہیں محسوس کرتا ہوں، اس سلسلے میں صحابہ کرام سے چالیس مرفوع اور موقوف حدیثیں مروی ہیں. (۳)

---

(۱) سورہ مائدہ آیت ۲

(۲) الشرح الممتع علی زاد المستقنع ۱/۱۸۳ و فتح الباری ۱/۳۰۶

(۳) دیکھئے المغنی لابن قدامہ ۱/۳۶۰، ان میں سے اکثر احادیث کو ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں روایت کیا ہے ۱/۱۷۵۔۱۸۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھ سے ستر صحابہ کرام نے روایت کیا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ موزوں پر مسح کرتے تھے.(۱)

بہر حال مسح کرنے اور نہ کرنے کے سلسلہ میں حسب قدرت ہر شخص کے لئے وہی بہتر ہے جو اس کے لئے آسان ہو، اگر کوئی موزہ پہنے ہوئے ہے، اور مسح کے تمام شروط پائے جاتے ہیں، تو اس کے لئے بہتر ہے کہ اُسوہ رسول ﷺ اور صحابہ کرام کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے ان پر مسح کرے، اور جو موزہ نہ پہنے ہو وہ پیروں کو دھلے، صرف مسح کے ارادہ سے موزوں کو نہ پہنے (۲)

موزوں پر مسح کرنا اللہ رب العالمین کی طرف سے رخصت ہے اور اللہ تعالی اپنی رخصت پر عمل کرنے کو پسند کرتا ہے.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (ان اللہ یحب أن تؤتی رخصہ کما یکرہ أن تؤتی معصیتہ)(۳) اللہ تعالی پسند فرماتا ہے کہ اس کی رخصتوں پر عمل کیا جائے، جس طرح اللہ ناپسند فرماتا ہے کہ اس کی معصیت کا ارتکاب کیا جائے.

اسی طرح عبداللہ بن مسعود اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول

(۱) دیکھئے فتح الباری ۱/۳۰۶ وتلخیص الحبیر ۱/۱۵۸۔ اور الأوسط لابن المنذر ۱/۴۳۳ و۱/۴۲۷.

(۲) الاختیارات الفقھیہ لابن تیمیہ ص۱۳ نیز دیکھئے زاد المعاد ۱/۱۹۹ اور مغنی ۱/۳۶۰.

(۳) مسند امام احمد ۲/۱۰۸، وسنن الکبری للبیہقی ۳/۱۴۰۔ وصحیح ابن خزیمہ ح (۹۵۰۔۲۰۲۷) شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے ارواء الغلیل ۳/۹ ح (۵۶۴).

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے فرمایا: (ان اللہ یحب أن تقبل رخصه كما يحب أن تؤتى عزائمه)(۱) اللہ تعالی پسند فرماتا ہے کہ اس کی رخصتوں کو قبول کیا جائے ،جس طرح پسند فرماتا ہے کہ اس کی فرائض پر عمل کیا جائے.

موزہ وغیرہ پر مسح کرنے کی شرطیں

پہلی شرط۔ موزہ باوضو ہو کر پہنا ہو

دلیل :مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا (آپ نے وضوء کیا) تو میں آپ کے موزوں کو نکالنے کے لئے جھکا تو آپ نے فرمایا: (دعهما فاني أدخلتهما طاهرتين فمسح عليهما)(۲) رہنے دو میں نے انہیں باوضو ہو کر پہنا ہے، پھر آپ نے ان پر مسح کیا.

دوسری شرط: مسح حدث اصغر کے بعد ہو

دلیل :صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (كان رسول الله ﷺ يأمرنا أن لا ننزع خفافنا ثلاثة أيام بلياليهن الا من جنابة ولكن من غائط وبول ونوم) اللہ کے رسول ﷺ ہمیں حکم

(۱) الطبرانی وابن حبان ح (۳۵۶۸)، وسنن الکبری للبیہقی ۳/۱۴۰۔ شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے ارواء الغلیل ۳/۱۱۔۱۳ ح (۵۶۴) اور صحیح مسلم ح (۱۱۱۵) میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا (علیکم برخصة الله الذي رخص لكم) تم اللہ کی رخصتوں کو اختیار کرو

(۲) بخاری، کتاب الوضو، باب اذا أدخل رجليه وهما طاهرتان، ح (۲۰۶) ومسلم ح (۲۷۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے تھے کہ جب ہم سفر میں ہوں، تو تین دن تین رات اپنے موزوں کو نہ نکالیں الا کہ ہمیں جنابت لاحق ہو جائے ، البتہ پاخانہ پیشاب اور نیند سے (نکالنے کی ضرورت نہیں ہے)(۱)

بنابریں جنابت یا دیگر موجبات غسل کے پائے جانے کی صورت میں موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ انہیں نکال کر غسل کرنا ضروری ہے.(۲)

تیسری شرط: مسح، شریعت میں مقررہ مدت میں ہو:

مسح کی مدت مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن اور تین رات ہے جیسا کہ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ(جعل رسول الله ﷺ ثلاثة أيام ولياليهن للمسافر ويوما وليلة للمقيم) اللہ کے رسول ﷺ نے مسافر کے لئے تین دن اور تین رات، اور مقیم کے لئے ایک دن ایک رات موزوں پر مسح کرنے کے لئے متعین فرمایا ہے.

مدت مسح کے شروع ہونے کے سلسلہ میں صحیح قول یہی ہے، کہ موزہ پہننے کے بعد جب پہلی بار وضو ٹوٹنے کے بعد دوبارہ وضو کرے اور مسح کرے تو اس مسح کے وقت سے مقیم ۲۴ گھنٹہ اور مسافر ۷۲ گھنٹہ مسح کرسکتا ہے.(۳)

(۱) مسند الامام احمد ۲۳۹/۴، نسائی ح (۱۲۷) والطبرانی فی الکبیر ح (۷۳۵۱)، وابن خزیمہ ح (۱۹۶) اسے شیخ البانی نے حسن کہا ہے دیکھئے ارواء الغلیل ۱۴۰/۱ ح (۱۰۴).

(۲) دیکھئے فتاوی المسح علی الخفین للشیخ ابن عثیمین ص (۱۴)، شرح العمدۃ للشیخ ابن باز ص (۲۲) وتمام المنۃ للشیخ البانی ص (۸۹-۹۲)

(۳) مغنی لابن قدامۃ ۲۹۱/۱ وشرح العمدہ فی الفقہ لابن تیمیہ ص ۲۵۶ وفتاوی المسح علی الخفین للشیخ ابن عثیمین ص (۸)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھی شرط: موزہ پگڑی وغیرہ جس پر مسح کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے(۱)

بنا بریں اگر موزہ پگڑی وغیرہ نجاست آلود ہوں، تو ان پر مسح کرنا جائز نہیں، خواہ موزہ بعینہ نجس ہو مثال کے طور پر گدھے کے چمڑے سے بنا ہو، یا بعینہ نجس نہ ہو مثال کے طور پر موزہ تو اونٹ کے چمڑا کا بنا ہو، لیکن اس پر گندگی لگی ہو دونوں صورتوں میں موزہ پر مسح کرنا جائز نہیں ہے، البتہ اگر موزہ بعینہ نجس نہیں ہے بلکہ اس پر نجاست لگی ہوئی ہے، تو نجاست کو صاف کرنے کے بعد اس پر مسح کر کے نماز پڑھنی جائز ہے۔

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دریں اُثناء آپ ﷺ صحابہ کرام کو نماز پڑھا رہے تھے آپ نے دوران نماز اپنی جوتیاں نکال کر بائیں طرف رکھ لیا، صحابہ کرام نے جب آپ کو جوتی نکالتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے بھی اپنی جوتیاں نکال دیں، نماز سے جب آپ ﷺ فارغ ہوئے، تو آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ تم لوگوں نے اپنی جوتیاں کیوں اتار دیں، انہوں نے کہا ہم نے دیکھا آپ نے اپنی جوتیاں اتاریں تو ہم نے بھی اتار دیا، آپ ﷺ نے فرمایا جبریل میرے پاس آئے تھے، انہوں نے مجھے خبر دی کہ تمہارے جوتیوں میں نجاست لگی ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے، تو پہلے اپنی جوتیوں کو دیکھ

---

(۱) فتاوی اسلامیہ ۱/۲۳۵، الشرح الممتع ۱/۱۹۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے، اگر ان میں نجاست لگی ہے تو اسے (زمین) پر رگڑ دے پھر ان میں نماز پڑھے(۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نجاست آلود موزہ میں نہ ہی نماز پڑھنی جائز ہے، اور نہ ہی اس پر مسح کرنا جائز ہے، کیونکہ نجاست آلود موزہ پر مسح کرنے سے ہاتھ بھی نجاست آلود ہو جائینگے.(۲)

پانچویں شرط: جتنے پیر کا دھونا فرض ہے، اس کو موزہ ڈھانپے ہو، اور اتنا موٹا ہو جس سے چمڑا نظر نہ آئے، البتہ اگر معمولی پھٹا ہو تو یہ معاف ہے، اس پر مسح کرنا جائز ہے، جن لوگوں نے موزوں پر مسح کرنے کے تعلق سے یہ شرط لگائی ہے انہیں کے قول کو علامہ ابن باز رحمہ اللہ نے راجح قرار دیا ہے.(۳)

چھٹی شرط: موزہ مباح ہو

یعنی موزہ مباح ہو حرام نہ ہو، اور حرام دو طرح کا ہوتا ہے ایک ذاتی حرام، دوسرا کسبی حرام چنانچہ موزہ خواہ کسبی حرام ہو جیسے چوری کا، یا غصب شدہ موزہ ہو، یا ذاتی حرام ہو جیسے مردوں کے لئے ریشم کا بنا ہوا موزہ ہو، دونوں طرح کے موزہ پر مسح کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ مسح شرعی رخصت ہے، اور شرعی رخصت کے ذریعہ کسی معصیت کو مباح نہیں کیا جا سکتا ہے، دوسری بات حرام موزوں پر مسح کرنے کو جائز سمجھنے سے حرام کی

(۱) سنن ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی النعل ح (٦۵٠) ومسند امام احمد ۲٠/۳، قوسین کی عبارت مسند امام احمد کی ہے، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح سنن ابوداود میں صحیح کہا ہے نیز دیکھئے ارواء الغلیل ح (۲۸۴).

(۲) دیکھئے، الشرح الممتع ۱/۱۸۸، وفتاوی المسح علی الخفین للشیخ ابن عثیمین ص (۷).

(۳) دیکھئے الفتاوی الاسلامیۃ وشرح العمدۃ للشیخ ابن باز ص (۲۱) وفتاوی اللجنۃ الدائمۃ ۵/۲۳۸، ۲۴۳، ۲۴٦

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تائید ہوتی ہے جب کہ حرام کا انکار کرنا ضروری ہے.(۱)

ساتویں شرط: مسح کرنے کے بعد مدت ختم ہونے سے پہلے موزہ نہ نکالے!

بنابریں اگر مسح کرنے کے بعد مدت ختم ہونے سے پہلے موزہ نکال دیا، تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اسے از سرے نو پیر کے دھلنے ساتھ ساتھ مکمل وضوء کرنا پڑے گا(۲) اسی قول کو امام علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ نے راجح قرار دیا ہے. یہی جمہور کا بھی قول ہے اور یہی قول درست بھی ہے.(۳)

مذکورہ شرائط کے علاوہ بعض علماء نے کچھ دیگر شرائط بھی ذکر کئے ہیں جن کی یا تو کوئی دلیل نہیں ہے، یا مذکورہ شرائط ان کو شامل ہیں.(۴)

مسح کو باطل کرنے والے امور

۱۔ جنابت یا دیگر موجبات غسل کے لاحق ہونے کے بعد مسح باطل ہو جاتا ہے، اور پورے بدن کا غسل کرنا لازم ہو جاتا ہے(۵)

۲۔ موزہ نکالنے کے بعد وضو راجح قول کے مطابق باطل ہو جاتا ہے جیسا کہ سابقہ سطور میں بیان کیا گیا ہے.

(۱) دیکھئے، الشرح الممتع ۱/۱۸۹، ومغنی لابن قدامۃ ۱/۳۷۳، وشرح الزرکشی ۱/۳۹۶، اور اسی کا فتوی ہمارے شیخ ابن باز دیتے تھے

(۲) دیکھئے مغنی لابن قدامۃ ۱/۳۷۳، وشرح العمدۃ فی الفقہ لابن تیمیۃ ۲۵۷ والشرح الممتع ۱/۲۱۵

(۳) دیکھئے فتاوی اللجنۃ الدائمۃ ۵/۲۵۱، ۲۵۲، وشرح بلوغ المرام وشرح العمدۃ للشیخ ابن باز مخطوط

(۴) دیکھئے، منار السبیل ۱/۳۰ والسلسبیل فی معرفۃ الدلیل ۱/۱۳۲، جیسے ایسا موزہ جس میں عرفا چلنا ممکن ہو، وہ بذات خود پیر پر رکے ہوں، اتنا کشادہ نہ ہوں جس سے دھونے کی جگہ نظر آئے

(۵) جیسا کہ صفوان بن عسال کی حدیث سے ثابت ہے جس کی تخریج گزر چکی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳ر مقررہ مدت کے ختم ہونے کے بعد مسح باطل ہو جاتا ہے،(۱) شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے اسی کو راجح قرار دیا ہے کہ جب مدت مسح ختم ہو جائے تو دوبارہ وضوء کرتے وقت موزہ نکال کر پیر کا دھونا ضروری ہے. اور پگڑی اتار کر سر کا مسح کرنا ضروری ہے.(۲)

چرمی اور غیر چرمی موزہ پگڑی پر مسح کرنے کا طریقہ

۱ر موزہ اور جورب کے بالائی حصہ پر مسح کرنا چاہئے!

دلیل ر: علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ(لو کان الدین بالرأي لكان أسفل الخفين أولى بالمسح من أعلاه وقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يمسح على ظاهر خفيه)(۳) اگر دین قیاس اور رائے پر ہوتا تو موزہ کا زیریں حصہ موزہ کے بالائی حصہ سے زیادہ موزوں ہوتا، میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو موزہ کے پشت پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے.

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ (كان يمسح على الخفين) موزہ کے اوپر مسح کرتے تھے. کچھ راوی کا کہنا ہے (على ظهر الخفين)(۴) موزہ کے پشت پر مسح کرتے تھے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلال نے اپنی سند سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ

(۱) دیکھئے شرح العمدة في الفقه لابن تیمیہ ص ۲۵۷، ومغنی لابن قدامۃ ۱ر ۳۶۶.

(۲) شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے اسے اپنی بلوغ المرام کی شرح میں ذکر کیا ہے اور اسی کا زیادہ تر فتوی دیتے تھے.

(۳) سنن ابوداود، کتاب الطہارۃ، باب کیف المسح ح (۱۶۲) اور شیخ ابن باز اور شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے ارواء الغلیل ح ۱۰۳

(۴) سنن ابوداود، کتاب الطہارۃ، باب کیف المسح ح (۱۶۱) اور شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے صحیح ابوداود، ۱ر ۳۳

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنہ سے روایت کیا ہے جس میں انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے وضو کرنے کا طریقہ ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں: کہ اللہ کے رسول ﷺ نے وضو کیا، اور اپنے موزوں پر مسح کیا، آپ نے اپنے داہنے ہاتھ کو اپنے داہنے موزہ پر رکھا اور بائیں ہاتھ کو اپنے بائیں موزہ پر رکھا پھر آپ ﷺ نے دونوں موزوں کے بالائی حصہ کا ایک مرتبہ مسح کیا، مجھے ایسا لگتا ہے جیسے ابھی بھی میں آپ کے انگلیوں کے نشانات آپ کے موزوں پر دیکھ رہا ہوں (۱)

ابن عقیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: موزوں پر مسح کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونوں موزوں کو دونوں ہاتھوں سے مسح کرے داہنے کو داہنے سے اور بائیں کو بائیں سے. (۲)

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ ایک ہاتھ سے مسح کیا جائے یا دونوں ہاتھوں سے جیسا بھی کیا جائے سب صحیح ہے.

پائتابہ اور چرمی موزہ دونوں پر مسح کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے جیسا کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (توضأ رسول اللہ ﷺ ومسح علی الجوربین والنعلین) (۳) اللہ کے رسول ﷺ نے وضوء کیا اور جرابوں اور جوتیوں پر مسح کیا.

(۱) دیکھیے، مغنی لابن قدامہ ۱/۳۷۷

(۲) مغنی لابن قدامہ ۱/۳۷۷ شرح العمدۃ فی الفقہ لابن تیمیہ ص ۲۴۷ و شرح الزرکشی علی مختصر الخرقی ۱/۴۰۳

(۳) سنن ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الجوربین ح (۱۵۹) اور شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھیے صحیح ابوداؤد، ۱/۳۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ جب جوتا اور موزہ دونوں پر مسح کرے تو مسح کے بعد جوتے کو نہیں نکالنا چاہئے (۱)

رہا پگڑی اور عورت کے دوپٹہ پر مسح کرنا تو اس کے دو طریقے ہیں:

۱ر مضبوطی سے باندھے ہوئے پگڑی اور دوپٹے پر مسح کرنا (اور اسی پر اکتفا کرنا).

۲ر پیشانی کے بال پر مسح کرنا اور پگڑی پر مسح کی تکمیل کرنا.(۲)

اور صحیح قول یہی ہے کہ پگڑی اور دوپٹہ پر مسح کرنے کے لئے وہی شرائط ہیں جو موزہ پر مسح کرنے کے شرائط ہیں، علامہ ابن باز رحمہ اللہ نے اسی قول کو راجح قرار دیا ہے (۳)

پٹی پر مسح کرنے کا حکم

کچھ علماء کرام کا کہنا ہے کہ پٹی پر مسح کرنے کے تعلق سے جتنی بھی حدیثیں مروی ہیں سب ضعیف (۴) ہیں لیکن علامہ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: موزوں اور پٹی پر مسح کرنے کے سلسلے میں جو حدیثیں مروی ہیں، ان کو باہم ملانے سے پٹی پر مسح کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے کیونکہ موزوں پر مسح کرنا درحقیقت آسانی کے لئے مشروع کیا گیا ہے، بایں معنی پٹی پر مسح کرنا مشروعیت کے لئے زیادہ اولی ہے، کیونکہ نقصان سے بچنے کے لئے پٹی پر مسح کرنے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ پٹی پر مسح کرنے کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کیا گیا ہے (۲)

(۱) مغنی لابن قدامہ ۱ر۳۷۵ شرح العمدۃ فی الفقہ لابن تیمیہ ص ۲۵۱، والاختیارات لابن تیمیہ ص ۱۴

(۲) بخاری. ح (۲۰۴_۲۰۵)

(۳) دیکھئے مغنی لابن قدامہ ۱ر۳۸۳

(۴) جیسے علی بن ابی طالب، ابن عباس، اور جابر رضی اللہ عنہم سے مروی احادیث، دیکھئے شرح بلوغ المرام للشیخ ابن باز رحمہ اللہ (۱۴۵_۱۴۷) مخطوط

(۵) دیکھئے شرح بلوغ المرام للشیخ ابن باز رحمہ اللہ (۱۴۵_۱۴۷) مخطوط

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پٹی اور موزہ پر مسح کرنے میں فرق

۱۔ پٹی پر اسی وقت مسح کر سکتے ہیں جب اس کے نکالنے پر تکلیف کا خدشہ ہو جبکہ موزہ پر بلا کسی تکلیف کے بھی مسح کر سکتے ہیں.

۲۔ وضو میں دھونے والی جگہ پر بندھی پوری پٹی پر مسح کرنا ضروری ہے کیونکہ اس میں کوئی مشقت نہیں ہے جبکہ موزہ کے کچھ حصہ پر مسح کرنا کافی ہے جیسا کہ سنت سے ثابت ہے. کیونکہ پورے موزہ پر مسح کرنا مشقت سے خالی نہیں ہے.(۱)

۳۔ پٹی پر مسح کرنے کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے بلکہ جب تک اس پر مسح کرنے کی ضرورت ہوگی مسح کیا جائے گا. جب کہ موزہ کے لئے وقت مقرر ہے.

۴۔ پٹی پر حدث اصغر اور حدث اکبر دونوں میں مسح کرنا جائز ہے جبکہ موزہ پر صرف حدث اصغر میں مسح کر سکتے ہیں.

۵۔ راجح قول کی بنیاد پر پٹی باندھنے سے پہلے وضو کرنا ضروری نہیں ہے جبکہ موزہ پہننے سے پہلے باوضو ہونا ضروری ہے۔(۲)

۶۔ پٹی کسی عضو کے ساتھ خاص نہیں ہے جبکہ موزہ پیر کے ساتھ خاص ہے.(۳)

---

(۱) شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہی تمام فقہاء کا مسلک ہے دیکھئے فتاوی ابن تیمیہ ۲۱/۱۷۸/۱۸۲.

(۲) مغنی لابن قدامہ ۱/۳۵۶ فتاوی ابن تیمیہ ۲۱/۱۷۶/۱۷۹، نیز دیکھئے الاجوبۃ ولأسئلۃ الفقہیۃ للسلمان ۱/۳۱ آپ نے مزید چند دیگر فروق کو ذکو کیا ہے.

(۳) دیکھئے، الشرح الممتع للشیخ ابن عثیمین ۱/۲۰۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پٹی پر مسح کرنے کا طریقہ

اعضائے طہارت پر زخم کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں:

۱۔ زخم کھلا ہو اور دھونے سے نقصان کا خدشہ نہ ہو تو ایسی صورت میں زخم کا دھونا واجب ہے.

۲۔ ا/ زخم کھلا ہو اور دھونا نقصان دہ ہو، لیکن مسح کرنا نقصان دہ نہ ہو تو ایسی صورت میں زخم کا مسح کرنا واجب ہے.

۳/ زخم کھلا ہو اور دھونا اور مسح کرنا دونوں نقصاندہ ہو، تو ایسی صورت میں زخم پر پٹی باندھ لے اور پٹی پر مسح کرے، اور اگر مسح کرنا نقصاندہ ہو تو ایسی صورت میں (بقیہ جو دھونے کے لائق ہیں ان کو دھولے اور جس کو نہیں دھویا ہے) اس کے بدلے میں تیمّم کرے.

۴/ اگر زخم پٹی یا جبس وغیرہ سے پوشیدہ ہو تو ایسی صورت میں مسح کرنا کافی ہے دھونے کی ضرورت نہیں ہے.(۱)

اور صحیح بات اس سلسلے میں یہی ہے کہ جب کسی عضو پر مسح کر لیا جائے تو اس کے بدلے تیمّم کرنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ اگر اعضائے وضوء میں سے کوئی ایسا عضو ہے جس پر مسح نہیں کیا گیا ہے تو اس کے بدلے تیمّم کرے.(۲)

(۱) دیکھئے، المسح علی الخفین للشیخ ابن عثیمین ص (۲۵)

(۲) فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء ۲۴۸/۵، والشرح الممتع ۲۰۲/۱

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتویں فصل

غسل

غسل کو واجب کرنے والے امور:

۱۔ تیزی سے لذت کے ساتھ منی کا نکلنا:

۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (الماء من الماء)(۱) پانی پانی سے ہے.

۲: علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (اذا رایت المذی فاغسل ذکرك وتوضا وضوئك للصلاۃ فاذا فضخت الماء فاغتسل)(۲) جب مذی کو دیکھو تو عضو تناسل کو دھو لو، اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرو اور جب پانی (منی) تیزی سے نکلے تو غسل کرو!

البتہ سونے والا جب بیدار ہونے کے بعد اپنے کپڑے پر منی کے اثرات دیکھے، تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے، خواہ اسے شہوت ولذت یاد ہو یا نہ ہو۔

۳: ام المومنین ام سلمہ و عائشہ و انس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے، کہ ابوطلحہ کی بیوی ام سلیم رضی اللہ عنہا، اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئیں اور کہا اے اللہ کے رسول اللہ تعالی حق بیان کرنے سے شرم نہیں کرتا ہے، کیا عورت کو جب احتلام ہو جائے تو اس

---

(۱) مسلم، کتاب الحیض، باب الماء من الماء ح (۳۴۳).

(۲) سنن ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب المذی ح (۲۰۶) اور شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے صحیح ابوداؤد، ۱/۴۰ و ارواء الغلیل ۱/۱۶۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر غسل کرنا ضروری ہے، تو آپ نے فرمایا: ہاں جب وہ پانی (منی) دیکھ لے(۱).

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سونے کی حالت میں منی کا خروج ہو، تو مطلقا غسل واجب ہو جاتا ہے، خواہ لذت کے ساتھ زور سے نکلا ہو یا بلا لذت نکلا ہو، کیونکہ سونے والے کو کبھی لذت وغیر لذت کا احساس نہیں ہوتا ہے.

بنا بریں جب مرد یا عورت خواب دیکھے، اور بیدار ہونے کے بعد کپڑے پر منی کے اثرات دیکھے، تو اس پر غسل واجب ہے، اور اگر خواب دیکھے لیکن بیدار ہونے کے بعد منی کے اثرات نہ دیکھے تو اس پر غسل واجب نہیں، ابن منذر رحمہ اللہ فرماتے میرے علم کی حد تک اس پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے.

سونے والا بیدار ہونے کے بعد اگر اپنے کپڑے پر تری دیکھے تو اس کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں:

پہلی صورت: اسے یقین ہو کہ یہ تری منی کی ہے، تو ایسی صورت میں غسل واجب ہے، خواہ اسے خواب یاد ہو یا نہ ہو، یہی وجہ ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھانے کے بعد منی کے اثرات کو دیکھا، تو غسل کیا، کپڑے کو دھلا، اور اس کپڑے میں سب سے آخری بار سونے کے بعد پڑھنے والی نماز کا اعادہ کیا.(۳)

دوسری صورت: اسے یقین ہو کہ یہ تری منی کی نہیں ہے تو ایسی صورت میں غسل

(۱) بخاری، کتاب الغسل، باب ۲۲ اذا احتلمت المرأة ح (۲۸۲) ومسلم (۳۱۰۔۳۱۳)

(۲) مغنی لابن قدامہ ۱/۲۶۶، الشرح الممتع للشیخ ابن عثیمین ۱/۲۷۹

(۳) مغنی لابن قدامہ ۱/۲۶۶، ۱/۲۷۰، اثر کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے ۱/۱۷۰

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واجب نہیں ہے، البتہ بھیگی ہوئی جگہ کو دھلنا ضروری ہے، کیونکہ یہ پیشاب کے حکم میں ہے(۱)

تیسری صورت: اسے منی کے ہونے نہ ہونے میں تردد ہو(۲)، ایسی صورت میں اس کی دو حالت ہوسکتی ہے.

پہلی حالت: سونے سے پہلے اسے یاد آرہا ہو کہ اس نے اپنی بیوی سے دل لگی کی ہے، یا بشہوت اسے دیکھا ہے، یا ہم بستری کے شہوانی خیالات اس کے دل میں آئے ہیں، ان تمام صورتوں میں اس تری کو وہ مذی پر محمول کرے، کیونکہ مذی عموما ہم بستری کے شہوانی خیالات کے بعد بغیر احساس کے نکلتی ہے، اور ایسی صورت میں اس پر غسل واجب نہیں ہوگا، اسے چاہئے کہ اپنے عضو تناسل اور فوطوں کو اور جہاں کپڑے پر تری ہے اس کو دھل لے اور نماز کی طرح وضو کرے.

دوسری حالت: سونے سے پہلے اس نے نہ تو اپنی بیوی سے دل لگی کی ہو، اور نہ ہی ہم بستری کے شہوانی خیالات اس کے دل میں آئے ہوں ایسی صورت میں علماء کرام کے دو قول ہیں:

پہلا قول: اس پر غسل واجب ہے.

عائشہ رضی اللہ عنھا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ ایک

(۱) الشرح الممتع للشیخ ابن عثیمین ۱/۲۸۰

(۲) مغنی لابن قدامۃ ۱/۲۷۰

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص بیداری کے بعد کپڑے پر تری پاتا ہے، لیکن اسے خواب یاد نہیں ہے تو آپ نے کہا کہ وہ غسل کرے، اور ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کو خواب یاد ہو لیکن تری نہ دیکھے، آپ نے فرمایا: اس پر غسل نہیں ہے.(۱)

لہذا اس دوسری حالت میں اس حدیث کے بموجب ازالہ شک کے لئے احتیاطا غسل کرلے بہتر ہے(۲).

دوسرا قول: اس پر غسل واجب نہیں ہے: کیونکہ طہارت اصل ہے، جو شک سے زائل نہیں ہوگی، بلکہ اس کے لئے یقین کا ہونا ضروری ہے(۳).

۲۔ مرد و زن کے ختنوں کا باہم ملنا:

۱: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جب کوئی عورت کے چاروں شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے، اور اس کے ساتھ پوری کوشش (یعنی جماع) کرلے، تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے.(۴).

۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جب کوئی عورت کے چاروں شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور ختنہ ختنہ سے مل جائے، تو اس

---

(۱) سنن ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب الرجل یجد البلۃ فی منامہ ح (۲۳۶) وترمذی ح (۱۱۳) وابن ماجہ ح (۶۱۲) ومسند امام احمد ۶/۲۵۶ اور شیخ البانی نے اسے حسن کہا ہے دیکھئے صحیح ابوداؤد، ۱/۴۶ ح (۲۱۶).

(۲) المغنی لابن قدامۃ ۱/۲۷۰ والشرح الممتع للشیخ ابن عثیمین ۱/۲۸۰

(۳) مغنی لابن قدامۃ ۱/۲۷۰ والشرح الممتع للشیخ ابن عثیمین ۱/۲۸۰ وشرح الزرکشی علی مختصر الخرقی ۱/۲۷۷

(۴) بخاری، کتاب الغسل، باب اذا التقی الختانان ح (۲۹۱) ومسلم ح (۳۴۸)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر غسل واجب ہو جاتا ہے.(۱)

مذکورہ دونوں اسباب غسل پر اللہ تعالی کا یہ فرمان ﴿وان كنتم جنبا فاطهروا ﴾(۲) بھی دلالت کرتا ہے (مذکورہ دونوں حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر مرد کے عضو تناسل کا صرف ختنہ کا حصہ عورت کی ختنہ کی جگہ یعنی شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ منی کا خروج ہو یا نہ ہو).

۳۔ کافر کا مسلمان ہونا: خواہ از سر نو مسلمان ہو رہا ہو، یا مرتد ہونے کے بعد دوبارہ مسلمان ہو رہا ہے.

۱: قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس اسلام قبول کرنے کے ارادہ سے گیا (فأمرني أن أغتسل بماء وسدر)(۳) تو آپ نے ہمیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرنے کا حکم دیا.

اسلام کے بعد غسل کرنے کی حکمت یہ ہے کہ جب بندہ نے اپنے باطن کو اسلام کے ذریعہ شرک کی آلائشوں سے پاک کیا، تو مناسب یہی ہے کہ ظاہری حصہ کو بھی غسل کے ذریعہ صاف کر لے.

کچھ علماء کرام کا کہنا ہے کہ قبول اسلام کے بعد غسل کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب

(۱) مسلم، کتاب الحیض، باب نسخ الماء من الماء، ووجوب الغسل بالتقاء الختانین ح (۳۴۹).

(۲) سورہ مائدہ آیت ۶

(۳) سنن ابو داود، کتاب الطهارة، باب في الرجل يسلم فيؤمر بالغسل ح (۳۵۵) والنسائي ح (۱۸۸) وترمذی ح (۶۰۵) مسند امام احمد ۵/۶۰۵، اور شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے ارواء الغلیل ۱/۱۶۳

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کیونکہ اس سلسلے میں آپ کا کوئی عمومی حکم نہیں کہ جو بھی اسلام قبول کرے وہ غسل کرے، اسی طرح بہت سارے صحابۂ کرام مسلمان ہوئے لیکن ان کے بارے میں یہ نہیں منقول ہے کہ آپ نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا ہے، اور اگر اسلام کے بعد غسل کرنا واجب ہوتا تو روزہ مرہ کی ضرورت کی پیش نظر یہ بات لوگوں کے درمیان مشہور ومعروف ہوتی اور تواتر کے ساتھ منقول ہوتی.

وجوب کے قائلین مذکورہ تفصیل کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ وجوب کا حکم زیادہ قوی ہے، کیونکہ اسلام قبول کرنے کے بعد غسل کرنے کا حکم دینا آپ ﷺ سے ثابت ہے اور امت کے ایک فرد کو کسی چیز کا حکم دینا ساری امت کے لئے وہ حکم ہے.

علماء کرام کی ایک تیسری جماعت کا کہنا ہے کہ: حالت کفر میں اگر اس نے کوئی ایسا کام کیا ہے جس سے غسل واجب ہوتا ہے، تو اس پر غسل کرنا واجب ہے ورنہ نہیں (۱)

علامہ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسلام قبول کرنے کے بعد غسل کرنا سنت ہے واجب نہیں کیونکہ آپ ﷺ نے اسلام قبول کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد کو غسل کرنے کا حکم نہیں دیا ہے (اس لئے چند ایک کے لئے آپ کا حکم دینا سنت پر محمول کیا جائیگا)

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسلام قبول کرنے کے بعد غسل کرنا واجب ہے، خواہ اسلام قبول کرنے سے پہلے جنبی ہوا ہو یا نہ ہوا ہو. (۳)

(۱) مغنی ابن قدامہ ۱/۲۰۴، الشرح الممتع للشیخ ابن عثیمین ۱/۲۹۰

(۲) دیکھئے شرح بلوغ المرام للشیخ ابن باز رحمہ اللہ شرح (۱۲۱) مخطوط

(۳) زاد المعاد فی ہدی خیر العباد ۳/۶۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔شہید کے علاوہ مسلمان کی موت: یعنی کسی مسلمان کے مرنے کے بعد زندوں پر اس کا غسل دینا واجب ہے.

۱:ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ اس حدیث میں جس میں ایک محرم صحابی کے اونٹنی سے گر کر کے مرنے کا واقعہ مذکور ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: (اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبیہ)(۱) اسے پانی اور بیری کے پتوں سے نہلاؤ، اور اس کے دونوں (احرام کے) کپڑوں میں کفنا دو.

۲۔ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم آپ ﷺ کی دختر کو غسل دے رہی تھیں ، اتنے میں آپ تشریف لائے اور فرمایا: (اغسلنها ثلاثا أو أكثر من ذلك ان رأيتن ذلك)(۲) انہیں تین بار یا اس سے زیادہ اگر ضرورت ہو تو غسل دو.

۵۔ماہواری: ماہواری کا خون بند ہونے کے بعد غسل کرنا لازم ہے، بند ہونے سے پہلے غسل کرنا پاکی کے لئے کافی نہیں ہوگا، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿ويسئلونك عن المحيض قل هو أذى فاعتزلوا النساء في المحيض حتى يطهرن فاذا تطهرن فأتوهن من حيث أمركم الله ان الله يحب التوابين ويحب المتطهرين﴾(۳) وہ لوگ آپ سے

(۱) بخاری، کتاب الجنائز، باب الحنوط للمیت ح (۱۲۶۶) ومسلم ح (۱۲۰۶)

(۲) بخاری، کتاب الجنائز، باب غسل المیت ووضوءہ بالماء والسدر ح (۱۲۵۳) ومسلم ح (۹۳۹)

(۳) سورۃ البقرۃ آیت نمبر (۲۲۲).

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیض کے متعلق سوال کرتے ہیں تو کہہ دیجئے یہ گندگی ہے، لہذا حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو، اور جب تک پاک نہ ہو جائیں، ان کے قریب نہ جاؤ ہاں جب وہ پاک ہو جائیں (یعنی غسل کر لیں) تو ان کے پاس اس راستے سے جاؤ جہاں سے اللہ تعالی نے تمہیں حکم دیا ہے، بیشک اللہ تعالی بہت توبہ اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے.

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا استحاضہ کی دائمی مریض تھیں، انہوں نے جب آپ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے حیض نہیں ہے، جب تمہارا حیض آئے تو نماز چھوڑ دو، اور جب ختم ہو جائے تو غسل کرو اور نماز پڑھو! (۱)

۶۔ نفاس:

ماہواری کی طرح دم نفاس بھی بند ہونے کے بعد غسل کرنا لازم ہے، بند ہونے سے پہلے غسل کرنا پاکی کے لئے کافی نہیں ہوگا، ماہواری اور نفاس دونوں کا حکم ایک ہے کیونکہ دم نفاس درحقیقت دم حیض ہی ہے، جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ کا عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے اس فرمان سے معلوم ہوتا ہے (مالك نفست؟) (۳) کیا تمہیں ماہواری آگئی ہے، یہاں آپ نے لفظ نفاس حیض کے لئے استعمال کیا ہے.

(۱) بخاری، کتاب الحیض باب اقبال المحیض وادبارہ ح (۳۲۰) ومسلم ح (۳۳۳)

(۲) دیکھئے مغنی لابن قدامۃ ۱/۲۷۷ والشرح الممتع للشیخ ابن عثیمین ۱/۲۸۷، ۱/۴۴۱ وشرح الزرکشی علی مختصر الخرقی ۱/۲۸۹

(۳) بخاری، کتاب الحیض باب الامر بالنفساء اذا نفسن ح (۲۹۴) ومسلم ح (۱۲۱۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ یہی دم حیض ایام حمل میں بچے کی غذا کا کام دیتا ہے، اور جب بچے کی ولادت ہو جاتی ہے، تو اس کا مصرف ختم ہونے کے بعد پھر وہ دوبارہ دم نفاس کی شکل میں نکلنا شروع ہو جاتا ہے. دم نفاس عموماً ولادت کے وقت یا ولادت کے بعد یا ولادت سے ایک دن یا دو دن یا تین دن پہلے روانی کے ساتھ نکلتا ہے.

علماء کرام کا حیض اور نفاس کا خون بند ہونے کے بعد غسل کے واجب ہونے پر اتفاق ہے.(۱)

جنبی کو پانچ چیزوں سے باز رہنا چاہیے

ا۔نماز پڑھنی

دلیل: ارشاد باری تعالی ہے:﴿ یأیها الذین آمنوا لا تقربوا الصلاة وأنتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون ولا جنبا الا عابری سبیل حتی تغتسلوا ﴾(۲) اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ، جب تک کہ اپنی بات سمجھنے نہ لگو، اور جنابت کی حالت میں جب تک غسل نہ کرلو، ہاں اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہو اور بات ہے.

۲: ابو ہریرہ (۳)، علی (۴) اور ابن عمر (۵) رضی اللہ عنہم کی سابقہ حدیثیں بھی نماز

(۱) دیکھیے الشرح الممتع للشیخ ابن عثیمین ۱/۲۸۸

(۲) سورۃ النساء آیت نمبر (۴۳).

(۳) بخاری ح (۱۳۵) ومسلم ح (۲۲۵) اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے.

(۴) سنن ابوداؤد ح (۶۱) وترمذی (۳) اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے

(۵) مسلم ح (۲۲۴) اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے جنابت سے طہارت کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں.

۲۔ بیت اللہ شریف کا طواف کرنا:

دلیل: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (الطواف بالبیت صلاۃ)(۱) بیت اللہ کا طواف کرنا نماز ہے.

۳۔ قرآن کا چھونا:

دلیل: عمرو بن حزم، حکیم بن حزام، اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (لا یمس القرآن الا طاھر)(۲) قرآن کو صرف طاہر ہی ہاتھ لگائے.

۴۔ قرآن پڑھنا:

دلیل: علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ (کان یقرئنا القرآن مالم یکن جنبا)(۳) ہمیں سوائے حالت جنابت کے ہر حالت میں قرآن پڑھایا کرتے تھے .اور دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ

(۱) صحیح ،صحیح سنن النسائی کتاب المناسک باب اباحۃ الکلام فی الطواف ح (۲۹۲۲) وترمذی (۹۶۰) وابن خزیمہ ۴/۲۲۲.

(۲) مالک، کتاب القرآن، باب الامر بالوضوء لمن مس القرآن ح (۱) والدارقطنی ح (۴۳۱۔۴۳۳) وحاکم ۱/۳۹۷ اور البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے ارواء الغلیل ۱/۱۵۸۔ والتلخیص الحبیر لابن حجر ۱/۱۳۱۔ اور شرح ممتع ۱/۲۶۱.

(۳) سنن ترمذی، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی الرجل یقرء القرآن علی کل حال مالم یکن جنبا، ح (۱۴۶) وابوداؤد ح (۲۲۹) والنسائی ح (۲۶۵) وابن ماجہ ح (۵۹۴) ومسند امام احمد ۱/۱۸۴، حافظ ابن حجر نے التلخیص الحبیر ۱/۱۳۱۔ میں کہا کہ اس حدیث کو ابن سکن اور عبد الحق نے حسن کہا ہے شیخ شعیب ارنؤوط اور شیخ ابن باز نے بھی اسے حسن کہا ہے، نیز دیکھئے جامع الاصول ۴/۱۴۴ وشرح عمدۃ الفقہ لابن تیمیہ ۱/۳۸۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کان یخرج من الخلاء فیقرئنا ویأکل معنا اللحم ولم یکن یحجبه أو یحجزه عن القرآن شیء سوی الجنابة)
بیت الخلاء سے نکلتے تھے ہمیں قرآن پڑھاتے تھے، ہمارے ساتھ گوشت کھاتے تھے، سوائے جنابت کے کوئی چیز آپ کو قرآن (پڑھنے) سے نہیں روکتی تھی.

۲: علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے وضو کیا پھر قرآن کا کچھ حصہ تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: (هذا لمن لیس بجنب أما الجنب فلا ولا آیة)(۱) اس طرح کرنا ایسے شخص کے لئے (جائز) ہے جو جنبی نہیں ہے اور اگر جنبی ہے تو وہ ایسا نہیں کرسکتا ہے بلکہ ایک آیت بھی تلاوت نہیں کرسکتا ہے.

۵۔ مسجد میں ٹھہرنا:

دلیل ۱: ارشاد باری تعالی ہے: ﴿یأیها الذین آمنوا لا تقربوا الصلاة وأنتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون ولا جنبا الا عابری سبیل حتی تغتسلوا﴾ (۲) اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ، جب تک کہ اپنی بات سمجھنے نہ لگو، اور جنابت کی حالت میں جب تک غسل نہ کرلو، ہاں اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہو اور بات ہے.

۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ان گھروں کا رخ مسجد کی طرف سے پھیر دو (فانی لا احل المسجد لحائض ولا جنب)(۳)

---

(۱) مسند امام احمد (۸۹۲) شیخ احمد شاکر نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے اور شیخ ابن باز نے کہا کہ اس کی سند جید ہے. دیکھئے فتاوی اسلامیہ ۱/۲۳۹

(۲) سورۃ النساء آیت: ۴۳.

(۳) سنن ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی الجنب یدخل المسجد (۲۳۲) حافظ ابن حجر نے التلخیص الحبیر ۱/۱۴۰ ـ بقیہ اگلے صفحہ پر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ میں مسجد کو جنبی اور حائضہ کے لئے حلال نہیں جانتا.

البتہ اگر جنبی مسجد کے اندر سے گزرنا چاہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے

ارشاد باری تعالی ہے:﴿ ولا جنبا الا عابری سبیل حتی تغتسلوا ﴾

اسی طرح حائضہ اور نفساء بھی مسجد کے اندر سے گزر سکتی ہیں بشرطیکہ مسجد کو گندہ کرنے کا اندیشہ نہ ہو:

دلیل ا: عائشہ رضی اللہ عنھا کا بیان ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے کہا مجھے مسجد سے مصلی پکڑاو، میں نے کہا اے اللہ کے رسول میں حائضہ ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے .(۱)

۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دریں أثناء اللہ کے رسول ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا عائشہ! مجھے کپڑا لا دو عائشہ رضی اللہ عنھا نے کہا اے اللہ کے رسول میں حائضہ ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا لے آؤ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے.(۲)

۳: میمونہ رضی اللہ عنھا کا بیان ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ ہم میں سے کسی (ازواج مطہرات) کے پاس آتے وہ حالت حیض میں ہوتی تھیں، آپ ان کی گود میں سر مبارک رکھ کے قرآن پڑھا کرتے تھے، پھر وہ مسجد میں اسی حالت حیض میں

اگلے صفحہ کا بقیہ: میں کہ امام احمد نے اس حدیث کے بارے میں کہا کہ ہمیں اس میں کوئی حرج نظر نہیں آتا، ابن خزیمہ نے اس حدیث کو صحیح اور ابن قطان نے حسن کہا ہے نیز شیخ شعیب أرنؤوط نے جامع الاصول (۱۱/۲۰۵) میں بھی اسے حسن کہا ہے، اور شیخ ابن باز نے بلوغ المرام کی شرح، ح (۱۳۲) میں کہا کہ ہمیں اس کی سند میں کوئی حرج نظر نہیں آتا ہے.

(۱) مسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجھا وترجیلہ وطھارۃ سؤرھا ح (۲۹۸).

(۲) مسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجھا وترجیلہ وطھارۃ سؤرھا ح (۲۹۹).

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے مصلی کو بھی رکھ آتیں تھیں.(۱)

علامہ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: صحابۂ کرام حالت جنابت میں مسجد کے اندر سے گزرتے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اللہ کی طرف سے انہیں اس کی اجازت ہے .رہا آپ ﷺ کا یہ فرمان (فانی لا احل المسجد لحائض ولا جنب) (۲)[بلا شبہ میں حائضہ اور جنبی کے لئے مسجد میں داخلہ جائز قرار نہیں دیتا]. تو یہ مسجد میں ٹھہرنے اور بیٹھنے کے متعلق ہے نہ کہ صرف گزرنے کے بارے میں.

رہی زید بن اُسلم کی حدیث (أن بعض أصحاب النبی ﷺ کانوا اذا توضؤا جلسوا فی المسجد)(۳)[کہ کچھ صحابہ کرام جب وضو کر لیتے تھے تو مسجد میں بیٹھتے تھے] یہ امام احمد امام اسحاق وغیرہ کی دلیل ہے جو حائضہ اور جنبی کو مسجد میں وضو کرنے کے بعد ٹھہرنا جائز جانتے ہیں.

اس سلسلے میں دوسرا قول یہ ہے کہ حائضہ اور جنبی اگر وضو بھی کر لیں تب بھی ان کے لئے مسجد میں ٹھہرنا جائز نہیں ہے. جیسا کہ اللہ تعالی کے اس قول ﴿ولا جنبا الا عابری سبیل حتی تغتسلوا ﴾[سورۃ النساء:۴۳] اور اللہ کے رسول ﷺ کے اس فرمان (انی لا احل المسجد لحائض ولا جنب)

---

(۱) حمیدی ح (۳۱۰) ومسند احمد ۶/ ۳۳۱، ۳۳۴، والنسائی، کتاب الطہارۃ، باب بسط الحائض الخمرۃ فی المسجد ح (۲۷۲).

(۲) سنن ابوداود، کتاب الطہارۃ، باب فی الجنب یدخل المسجد ح (۲۳۲) اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے.

(۳) دیکھئے المنتقی للمجد ابن تیمیہ ۱/ ۱۴۱ـ۱۴۲، وشرح العمدۃ لابن تیمیہ ۱/ ۳۹۱ زید بن اسلم کے بارے کلام ہے دیکھئے حاشیۃ المنتقی ۱/ ۱۴۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[بلا شبہ میں حائضہ اور جنبی کے لئے مسجد میں داخلہ جائز قرار نہیں دیتا] کے عموم سے معلوم ہوتا ہے .اور یہی قول قوی اور واضح ہے، رہا چند صحابہ کرام کا وضوء کرنے کے بعد مسجد میں بیٹھنا، جیسا کہ اس سے پہلے گزرا تو ہوسکتا ہے کہ، انہیں جنبی کو مسجد میں بیٹھنے کی ممانعت کی دلیل معلوم نہ رہی ہو، بنا بریں اس آیت کریمہ ﴿ ولا جنبا الا عابری سبیل حتی تغتسلوا ﴾[سورۃ النساء:۴۳] پر عمل کرتے ہوئے جنبی کو مسجد میں نہیں بیٹھنا چاہئے.

رہے زید بن اُسلم جو حدیث کے راوی ہیں، تو اگر چہ امام مسلم نے ان سے روایت کیا ہے لیکن اگر یہ کوئی حدیث تنہا روایت کریں تو اس کے قبول کرنے میں دل میں جھجھک رہتا ہے.

غسل کے شرائط

غسل کے شرائط آٹھ ہیں:

۱۔نیت ۲۔اسلام ۳۔عقل ۴۔تمیز ۵۔ ۶۔پانی کا پاک اور مباح ہونا ۷۔ چمڑے پر پانی پہونچنے سے مانع چیز کا ازالہ ۸۔موجب غسل کا ختم ہونا.(۳)

(۱) شیخ نے یہ بات مجد ابن تیمیہ کی کتاب منتقی کی حدیث نمبر (۳۹۲) کی شرح میں کہی ہے جس کی ہماری لائبریری میں آڈیو کیسٹ موجود ہے نیز دیکھئے الشرح الممتع للشیخ ابن عثیمین ۱/۲۹۴

(۲) ابن قاسم نے الروض المربع میں نقل کیا ہے کہ ابتدائے طہارت سے انتہائے طہارت تک نیت کا استمرار واجب ہے ۱/۱۹۸، لیکن یہ واجب ہے یا شرط ہے اس پر غور کرنا چاہئے ؟

(۳) دیکھئے حاشیۃ الروض المربع لابن قاسم ۱/۱۸۹، ۱۹۳، ۱۹۴، ومنار السبیل.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غسل کرنے کا طریقہ

ذیل میں فرائض وواجبات اور مستحبات پر مشتمل مکمل غسل کا طریقہ بیان کیا جارہا ہے:

ا۔ دل سے کامل غسل کی نیت کرے!

دلیل: عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرء ما نوی)(۱) اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کے لئے صرف وہی ہے جس کی وہ نیت کرے.

۲۔ بسم اللہ کہے!

دلیل: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ (لا صلاۃ لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیه)(۲) اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضوء صحیح نہ ہو، اور اس شخص کا وضوء نہیں ہوتا جو اس پر بسم اللہ نہیں پڑھتا.

۳۔ دونوں ہتھیلیوں کو تین بار دھلے، جیسا کہ عائشہ اور میمونہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے(۳)

۴۔ بائیں ہاتھ سے اپنے شرمگاہ کو دھلے اور تمام آلائشوں سے صاف کرے، جیسا کہ عائشہ اور میمونہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے.(۴)

---

(۱) بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ ح(۱) ومسلم ح(۱۹۰۷)

(۱) صحیح، صحیح سنن ابوداؤد کتاب الطهارة باب فی التسمیة علی الوضوء، ح(۱۰۱) وترمذی (۲۵) وابن ماجہ(۳۹۸-۳۹۹).

(۳) بخاری، کتاب الغسل باب الوضوء قبل الغسل، ح(۲۴۸) ومسلم ح(۳۱۶-۳۱۷)

(۴) بخاری، کتاب الغسل باب الغسل مرة واحدة، ح(۲۵۷) ومسلم ح(۳۱۶-۳۱۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵/ ہاتھ پاک زمین پر رگڑ کر اچھی طرح دھلے، جیسا کہ عائشہ اور میمونہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے.(۱) یا کسی دیوار پر رگڑ کر دھل لے جیسا کہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے(۲).. یا صابون اور پانی سے دھل لے سب صحیح ہے.

۶/ نماز کی طرح کامل وضوء کرے جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے.(۳)

اور اگر چاہے تو سوائے پیر کے بقیہ سارے اعضائے وضو کو دھل لے، اور پیر کو غسل کے آخری میں دھلے. جیسا کہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے(۴).

۷/ پانی لے کر اپنی انگلیوں کے ذریعہ سر کے بالوں کی جڑوں میں داخل کرے، یہاں تک سر کا چمڑا تر ہو جائے، پھر یکے بعد دیگرے اپنے سر پر چلو سے تین مرتبہ پانی ڈالے جیسا کہ عائشہ اور میمونہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے(۵)

پہلے سر کو داہنی طرف سے دھلے پھر بائیں طرف سے پھر درمیان سے جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے.(۶)

عورت کے لئے غسل جنابت کرتے وقت چوٹیوں کا کھولنا ضروری نہیں ہے(بس اتنا کافی ہے کہ سر پر تین بار پانی بہالے بایں طور کہ چمڑے تک پانی پہونچ جائے)، جیسا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی

(۱) بخاری، کتاب الغسل باب من افرغ بیمینه علی شماله فی الغسل، ح(۲۶۶) ومسلم ح(۳۱۷)

(۲) بخاری، کتاب الغسل باب من توضا من الجنابة ثم غسل سائر جسده، ح(۲۷۴)، مسلم ح(۳۱۷)

(۳) بخاری، کتاب الغسل باب الوضوء قبل الغسل، ح(۲۴۸) ومسلم ح(۳۱۶)

(۴) بخاری، کتاب الغسل باب الوضوء قبل الغسل، ح(۲۴۹)

(۵) بخاری، کتاب الغسل باب الوضوء قبل الغسل، ح(۲۴۹) ومسلم ح(۳۱۶، ۳۱۷)

(۶) بخاری، کتاب الغسل باب من بدأ بالحلاب أو الطیب عند الغسل، ح(۲۵۸) ومسلم ح(۳۱۹)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، (۱) البتہ حیض سے غسل کرتے وقت چوٹیوں کا کھولنا مستحب ہے، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے. (۲)

۸/اپنے پورے بدن پر پانی ڈالے جیسا کہ عائشہ اور میمونہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے. (۳) پہلے داہنے طرف ڈالے پھر بائیں طرف، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے (أن النبی ﷺ کان یعجبه التیمن فی تنعله وترجله وطهوره وفی شأنه کله) (۴) کہ اللہ کے رسول ﷺ جوتی پہننے، کنگھی کرنے، وضوء کرنے، اور دیگر تمام امور میں داہنے طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے.

بغل اور اعضاء جسم کے شکن کی جگہوں کو، رانوں کے اوپری حصہ کو (یعنی جس جگہ پانی نہ پہونچنے کا خدشہ ہوا نہیں) اہتمام کے ساتھ دھلے. جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے (۵)

(۱) ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے کہا اے اللہ کے رسول میں اپنے سر کی چوٹی کو سختی سے باندھتی ہوں، کیا میں اسے غسل جنابت کے وقت کھولوں؟ تو آپ نے کہا نہیں تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ تم سر پر تین بار پانی بہادو تو تم پاک ہو جاؤ گی اور ایک روایت میں ہے کہ کیا میں اسے غسل حیض اور جنابت کے لئے کھولوں؟ تو آپ نے کہا نہیں. مسلم، کتاب الحیض باب حکم ضفائر المغتسلة ح (۳۳۰).

(۲) جیسا کہ آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب وہ حج کے موقعہ پر حائضہ ہوگئی تھیں تو کہا: (دعی عمرتك وانقضی رأسك وامتشطی) تم اپنے عمرہ کو چھوڑ دو اور اپنے سر کو (غسل کے لئے) کھولو اور کنگھی کرو. (۱) شیخ ابن باز مجد ابن تیمیہ کی کتاب منتقی کی شرح میں کہتے ہیں کہ عورت کے لئے غسل حیض کے لئے سر کا کھولنا مستحب ہے اور غسل جنابت کے لئے نہیں نیز دیکھئے فتح الباری ۱/۴۱۸

(۳) بخاری، کتاب الغسل باب الوضوء قبل الغسل ح (۲۴۸) ومسلم ح (۳۱۶)

(۴) بخاری، کتاب الوضوء باب فی التیمن فی الوضوء والغسل ح (۱۶۸) ومسلم ح (۲۶۸)

(۵) اس حدیث میں ہے (ثم غسل مرافقه) پھر آپ ﷺ جوڑوں کو دھوتے تھے یعنی جہاں میل کچیل زیادہ اکٹھا ہو جاتے ہیں. سنن ابوداؤد کتاب الطهارة باب فی الغسل من الجنابة ح (۲۴۳) اور البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے صحیح سنن ابوداؤد ۱/۴۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی جس جگہ بغیر ملے نہ پہونچے اس جگہ کو ملے.(۱)

۹/غسل کی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ اپنے قدم کو دھلے جیسا کہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے(۲).اور غسل کے بعد بہتر ہے کہ اپنے اعضاء کو کسی کپڑے سے خشک نہ کرے، جیسا کہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے،(۳)اور پانی استعمال کرنے میں فضول خرچی نہ کرے اور نہ ہی افراط اور تفریط کرے، یہی غسل کامل کا طریقہ ہے (۴).

مسنون غسل

۱۔نماز جمعہ کے لئے غسل کرنا:

۱/ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا :

(۱) شرح العمدۃ فی الفقہ لابن تیمیہ ۱/۳۶۸ جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: پھر وہ اپنے سر پر پانی ڈالے اور اچھی طرح ملے.

(۲) بخاری، کتاب الغسل باب الوضوء قبل الغسل ح (۲۴۹) ومسلم ح (۳۱۷) شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نہانے والے کو چاہئے کہ غسل سے فراغت کے بعد پیر کو دھل لے، خواہ پہلے دھلا ہو یا نہ دھلا ہو.

(۳) میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: غسل سے فراغت کے بعد آپ کے پاس میں تولیہ لے کے آئی تو آپ ﷺ نے اسے نہیں لیا اور مسلم شریف میں ہے کہ اس سے آپ ﷺ نے پانی کو خشک نہیں کیا، بخاری، کتاب الغسل باب فی المضمضۃ والاستنشاق فی الجنابۃ ح (۲۵۹) ومسلم ح (۳۱۷)

(۴) رہا غسل کفایہ، تو وہ اس طرح ہے کہ غسل کی نیت کرے، بسم اللہ کہے، کلی کرے اور ناک میں پانی ڈال کر صاف کرے، اور سارے بدن پہ پانی ڈالے، (اگر کوئی اس طرح غسل کرتا ہے تو اس کا بھی غسل کافی اور صحیح ہے) اللہ کے رسول ﷺ کا غسل کامل غسل ہے جس میں گیارہ چیزیں پائی جاتی تھیں، نیت کرنا، بسم اللہ کہنا، ہاتھ کو تین بار دھلنا، شرمگاہ کو دھلنا، ہاتھ کو مل کر دھلنا، وضوء کرنا، سر اور ڈاڑھی کے بال کے جڑوں کو پانی سے تر کرنا، سر پر تین چلو (بار) پانی ڈالنا، پھر پورے بدن پر پانی ڈالنا، بدن کو ملنا، داہنی طرف سے شروع کرنا غسل کی جگہ سے ہٹ کر اپنے قدم کو دھلنا.(اس طرح غسل کرنا افضل اور مسنون ہے).

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

:(غسل الجمعة واجب على كل محتلم)(۱) ہر بالغ شخص پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے،،

۲/نیز ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:(الغسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم وأن يستن وأن يمس طيبا ان وجد)(۲) جمعہ کے دن ہر بالغ شخص پر غسل کرنا واجب ہے، اور مسواک کرے اور حسب استطاعت خوشبو لگائے.

۳/ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:(حق الله على كل مسلم أن يغتسل في كل سبعة أيام يغسل راسه وجسده)(۳) ہر مسلمان پر اللہ کا حق ہے کہ وہ سات دن میں غسل کرے، اس (غسل) میں اپنے سر اور جسم کو دھوئے.

۴/نیز ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:(من اغتسل ثم أتى الجمعة فصلى ما قدر له ثم أنصت حتى يفرغ الامام من خطبته ثم يصلى معه غفر له ما تقدم ما بينه وبين الجمعة الاخرى وفضل ثلاثة أيام)(۴) جس نے غسل کیا

---

(۱) بخاری، کتاب الجمعۃ باب فضل الغسل یوم الجمعۃ ح (۸۷۹)، مسلم ح (۸۴۶).

(۲) بخاری، کتاب الجمعۃ باب الطیب للجمعۃ ح (۸۸۰) و مسلم ح (۸۴۶)

(۳) بخاری، کتاب الجمعۃ باب ھل علی من لم یشھد الجمعۃ غسل ح (۸۹۷) و مسلم ح (۸۴۹)

(۴) مسلم، کتاب الجمعۃ باب فضل من استمع وانصت فی الجمعۃ ح (۸۵۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر جمعہ کے لئے آیا، پھر اس سے جتنا ہو سکا نماز پڑھا، پھر خاموش ہو کر خطبہ سنتا رہا یہاں تک کہ امام خطبہ سے فارغ ہو جائے، پھر امام کے ساتھ نماز پڑھے، تو اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک اور مزید تین دنوں (یعنی کل دس دنوں کے اس کے گناہوں) کو بخش دیا جائے گا۔

۵۔ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، اپنے کپڑوں میں سے اچھا کپڑا پہنے، اور اگر اس کے پاس خوشبو میسر ہو تو خوشبو لگائے پھر جمعہ (کی نماز) کے لئے آئے اور لوگوں کی گردنیں نہ پھاندے(۱) (جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائے) پھر جتنا ہو سکے اتنی نماز پڑھے، پھر جب امام خطبہ کے لئے آئے تو خاموش رہے (اس کا خطبہ سننے کے لئے) یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جائے، تو اس جمعہ اور اس سے پہلے والے جمعہ کے درمیان اور مزید تین دنوں (کے گناہوں) کو بخش دیا جائے گا(۲)

۶/اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص (اپنی بیوی کو صحبت کے بعد) نہلائے اور خود نہائے پھر مسجد میں سویرے جائے، اور خطبہ کو شروع سے پائے پیدل جائے سوار ہو کر نہ جائے، امام کے قریب بیٹھے اور غور سے خطبہ کو سنے، بیہودہ بات نہ کہے، تو اسے ہر قدم کے

(۱) صحیح ابن خزیمہ میں ابو درداء رضی اللہ عنہ مروی ہے (لم یفرق بین اثنین) دو آدمیوں کے درمیان اس نے تفریق نہیں کی ح (۱۷۶۳).

(۲) سنن ابو داؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی الغسل یوم الجمعۃ، ح (۳۴۳) اور شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے صحیح سنن ابو داؤد ۳۷۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدلے ایک سال کے قیام وصیام کا ثواب ملے گا.(۱)

۷ر سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن وضوء کیا اس نے اچھا اور بہتر کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل کرنا افضل اور بہتر ہے.(۲)

۸ر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (جس نے اچھی طرح وضوء کیا پھر جمعہ (کی نماز) کے لئے آیا اور خاموش ہوکر غور سے خطبہ سنا، تو اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک اور مزید تین دنوں (یعنی کل دس دنوں کے گناہوں) کو بخش دیا جائے گا. اور جس نے کنکری چھوا اس نے لغو کیا.(۳)

سابقہ نصوص کو دیکھتے ہوئے علماء کرام کے غسل جمعہ کے حکم کے بارے میں تین اقوال ہیں.

ا ر غسل جمعہ مطلقا واجب ہے اور یہ مضبوط قول ہے.

۲ر غسل جمعہ مطلقا سنت موکدہ ہے شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے نزدیک یہی قول راجح ہے. لیکن اختلافات سے بچنے کے لئے غسل جمعہ کی پابندی کرنی چاہئے.

۳ر محنت کا کام کرنے والوں کے لئے جس سے پسینہ اور تھکاوٹ ہوتی ہے واجب ہے، ان کے علاوہ دوسروں کے لئے مستحب ہے، یہ قول ضعیف ہے.

(۱) سنن ابوداود، کتاب الطہارۃ. باب فی الرخصۃ فی ترک الغسل یوم الجمعۃ ح (۳۵۴) والنسائی ح (۱۳۷۹) والترمذی ح (۴۹۶)

(۲) سنن ابوداود. کتاب الطہارۃ، باب فی الغسل یوم الجمعۃ ح (۳۴۵) النسائی ح (۱۳۷۸) والترمذی ح (۴۹۷).

(۳) مسلم، کتاب الجمعۃ باب فضل من استمع وانصت فی الجمعۃ ح (۸۵۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بات ہے کہ غسل جمعہ سنت موکدہ ہے رہا آپ ﷺ کا یہ فرمان: (غسل الجمعة واجب على كل محتلم) ہر بالغ شخص پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے،، تو واجب کا معنی اس حدیث میں مؤکد کے ہے جیسا کہ اہل عرب کہتے ہیں: (العدة دين وحق على واجب)

آپ ﷺ کا بعض حدیثوں میں صرف وضوء کا حکم دینا بھی غسل جمعہ کے موکد ہونے پر دلالت کرتا ہے، کیونکہ اگر غسل جمعہ واجب ہوتا، تو آپ صرف وضو کا حکم دینے پر اکتفاء نہ کرتے بلکہ غسل کا بھی حکم دیتے.

اسی طرح آپ ﷺ کا بعض حدیثوں میں غسل کے ساتھ خوشبو، مسواک، اچھا کپڑا پہننا، اور مسجد میں سویرے جانے کا ذکر ہے، یہ ساری چیزیں سنت کے قبیل سے ہیں، ان میں سے کوئی بھی واجب نہیں ہے (جو اس بات کی دلیل ہے کہ غسل بھی سنت ہے کیونکہ ان سب کا عطف ایک ہی حکم کا متقاضی ہے).

بہر حال ایک مسلمان کو اختلاف سے بچتے ہوئے بطور احتیاط جمعہ کے دن غسل کا کافی اہتمام کرنا چاہئے.(۱)

۲۔ احرام باندھنے کے لئے غسل کرنا:

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے: (تجرد

(۱) مذکورہ اقتباس شیخ ابن باز کے کلام سے ماخوذ ہے دیکھئے: فتاوی اسلامیہ ۱/۴۱۰، اور بلوغ المرام میں آپ کی تعلیق پر ح (۱۲۳،۱۲۰) کے ضمن میں اور منتقی الاخبار پر تعلیق ح (۴۰۰، ۴۰۷) میں نیز آپ کے فتوی کی آڈیو کیسیٹ بھی ہماری ذاتی لائبریری میں موجود ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاھلالہ واغتسل) احرام کے لئے (اپنے بدن سے سلے ہوئے) کپڑے اتارے اور غسل کیا.

۳۔ مکہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی مکہ آتے، تو پہلے مقام ذی طوی میں صبح تک قیام کرتے، صبح کو غسل کرتے (پھر مکہ میں داخل ہوتے) اور کہتے کی اللہ کے رسول ﷺ ایسا کرتے تھے.(۲)

۴۔ ہر ہم بستری کے بعد غسل کرنا:

ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ ایک دن اپنی تمام بیویوں کے پاس یکے بعد دیگرے تشریف لائے (اور ہر ایک کے ساتھ ہم بستر ہوئے) اور ہر ایک کے پاس آپ نے غسل کیا، میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ آپ ایک ہی غسل کرتے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ زیادہ بہتر اور پاکیزہ ہے(۳)

۵۔ میت کو غسل دینے والے کے لئے غسل کرنا:

ا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (من

(۱) الدارمی، کتاب المناسک، باب الاغتسال فی الاحرام، ح (۱۸۰۱) والترمذی ح (۸۳۰) وابن خزیمہ ح (۲۵۹۵) وحاکم نیز حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے، ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے اور شیخ البانی نے بھی اسے صحیح کہا ہے، دیکھئے صحیح سنن ترمذی ا/۲۵۰ وارواء الغلیل ح (۱۴۹)

(۲) بخاری، کتاب الحج، باب دخول مکۃ نہارا أو لیلا ح (۱۵۷۴) ومسلم ح (۱۲۵۹)

(۳) سنن ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء لمن اراد أن یعود ح (۲۱۹) وابن ماجہ (۲۹۰) اور شیخ البانی نے اسے حسن کہا ہے، دیکھئے صحیح سنن ابوداؤد ا/۴۳ وآداب الزفاف ص ۳۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غسل المیت فلیغتسل)(۱) جو میت کو غسل دے اسے خود بھی غسل کرنا چاہیے.

• ۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ(کان رسول اللہ ﷺ یغتسل من أربع: من الجنابة، ویوم الجمعة، ومن الحجامة، ومن غسل المیت)(۲) اللہ کے رسول ﷺ چار چیزوں کی وجہ سے غسل کرلیا کرتے تھے: جنابت کے بعد، جمعہ کے لئے، سینگی لگوانے کے بعد، اور میت کو غسل دینے کے بعد.

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا واجب ہے لیکن دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مستحب ہے، جیسا کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے انہیں غسل دیا پھر وہ باہر آئیں اور وہاں موجود مہاجرین سے پوچھا، میں روزہ سے ہوں اور آج سخت ٹھنڈی بھی ہے، تو کیا مجھے غسل کرنا ضروری ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں.(۳)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ میت کو غسل دینے والے کے لئے غسل کرنا صحابۂ کرام کے درمیان معروف تھا لیکن اسے وہ سنت جانتے تھے.(۴)

---

(۱) مسند امام احمد ۲/۲۸۰، ۴۳۳، ۴۷۲، ۴۱۵، سنن ابوداود، کتاب الجنائز، باب فی الغسل من غسل المیت ح (۳۱۶۱) والترمذی (۹۹۳) اور شیخ عبدالقادر ارنووط نے اسے حسن کہا ہے، جامع الاصول ۷/۳۳۵ نیز دیکھئے ارواء الغلیل ح (۱۴۴)

(۲) سنن ابوداود، کتاب الجنائز، باب فی الغسل من غسل المیت ح (۳۱۶۱) حافظ ابن حجر نے اس حدیث کے بارے میں بلوغ المرام میں کہا ہے کہ ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے، شیخ ابن باز نے اس کی سند کے بارے میں کہا ہے کہ مسلم کی شرط پر ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے.

(۳) موطا مالک کتاب الجنائز، باب غسل المیت ح (۳) اور شیخ عبدالقادر ارنووط نے اسے حسن کہا ہے، دیکھئے جامع الاصول ۷/۳۳۸.

(۴) دیکھئے منتقی الاخبار کی تعلیق میں ح (۴۱۲) نیز دیکھئے فتاوی اللجنة الدائمة ۵/۳۱۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ مشرک کو دفن کرنے والے کے لئے غسل کرنا:

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئے اور کہا ابو طالب کا انتقال ہوگیا ہے، تو آپ ﷺ نے کہا جا کر ان کی نعش مٹی میں چھپا دو! میں نے کہا اے اللہ کے رسول وہ مشرک تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا جا کر ان کی نعش مٹی میں چھپا دو، چنانچہ میں گیا اور ان کی نعش مٹی میں چھپا دی، پھر آپ کے پاس آیا تو آپ نے کہا جا کے غسل کرلو.(۱)

۷۔ مستحاضہ عورت کے لئے ہر نماز کے لئے (۲) یا دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنے کے لئے غسل کرنا:

ا: عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا عہد رسالت میں استحاضہ کی بیماری میں مبتلا ہوئیں، تو آپ نے انہیں ہر نماز کے لئے غسل کرنے کا حکم دیا.(۳)

۲: حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا جب استحاضہ کی بیماری میں مبتلا ہوئیں، تو آپ ﷺ کے پاس آئیں اور اس کے بارے میں آپ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ

---

(۱) سنن ابو داود، کتاب الجنائز، باب الرجل یموت لہ قرابۃ مشرک ح (۳۲۱۴) والنسائی ح (۱۹۰، ۲۰۰۴) اور شیخ عبد القادر ارنؤوط نے اسے جامع الاصول ۱/۳۴۳ کی تخریج میں صحیح کہا ہے نیز دیکھئے تلخیص ۲/۱۱۴، اور صحیح النسائی ح (۱۸۴) شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر یہ حدیث صحیح ہے تو مشرک کو دفن کرنے کے بعد غسل کرنا سنت ہے، اور جیسا کہ دیکھ رہے ہیں مذکورہ لوگوں نے حدیث کو صحیح کہا ہے

(۲) دیکھئے الشرح الممتع للشیخ ابن عثیمین ۱/۴۴۱.

(۳) سنن ابو داود، کتاب الطہارۃ، باب من روی أن المستحاضۃ تغتسل لکل صلاۃ، ح (۲۹۲) اور شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے صحیح سنن ابو داود ۱/۵۸ ح ۲۷۴

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: میں تمہیں دو باتیں بتاتا ہوں ان میں سے کسی ایک پر بھی تم عمل کرلو تو دوسرے کے لئے کافی ہوگا، اور اگر تم دونوں کی طاقت رکھتی ہو تو تم اس کے بارے میں زیادہ بہتر جانتی ہو، حدیث کے آخری حصہ میں آپ نے (دوسری بات کے بارے میں) فرمایا: اگر تم ایسا کرسکتی ہو کہ ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم کر کے ایک غسل کرو اور دونوں کو اکٹھی پڑھ لو، اور مغرب کو مؤخر اور عشاء کو مقدم کر کے ایک غسل کرو اور دونوں کو اکٹھی پڑھ لو، اور فجر کے لئے ایک علاحدہ غسل کر کے اس کو پڑھ لو، اور اگر تمہیں روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو روزہ رکھو اور یہی دوسری بات میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے.(۱)

استحاضہ کے بیماری مین مبتلا عورت کے لئے صرف حیض کے خون کے اختتام پر ایک مرتبہ غسل کرنا واجب ہے، اسکے علاوہ ہرنماز کے وقت الگ غسل کرنا، یا دونمازوں کو اکٹھا پڑھنے کے لئے غسل کرنا، تو یہ مستحب ہے البتہ ہرنماز کے وقت وضوء کرنا واجب اور ضروری ہے(۲). اسی کا ہمارے استاذ شیخ ابن باز رحمہ اللہ فتوی دیتے تھے.

۸۔ بیہوشی سے ہوش میں آنے کے بعد غسل کرنا:

بیہوشی کے بعد افاقہ پانے والے شخص کے لئے غسل کرنا مستحب ہے.

(۱) سنن ابوداود، کتاب الطہارۃ، باب من قال اذا اقبلت الحیضۃ تدع الصلاۃ، ح (۲۸۷) اور شیخ البانی نے اسے حسن کہا ہے دیکھئے صحیح سنن ابوداود ۱/۵۷، وارواء الغلیل ۱/۲۰۲.

(۲) جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حمنہ بنت جحش سات سال تک استحاضہ کے بیماری میں مبتلا تھیں، تو انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے انہیں غسل کرنے کے لئے کہا اور کہا کہ یہ ایک رگ ہے، تو وہ ہرنماز کے لئے غسل کرتی تھیں، دیکھئے بخاری، کتاب الحیض، باب عرق المستحاضۃ ح (۳۲۷) وضوء کے بارے عائشہ رضی اللہ عنہا کہ حدیث استحاضہ کے باب میں آرہی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب اللہ کے رسول ﷺ کا مرض بڑھ گیا تو آپ ﷺ نے کہا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ نہیں اے اللہ کے رسول! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: (ضعوا لی ماء افی المخضب) میرے لئے ٹب میں پانی ڈالو! عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم نے ٹب میں پانی ڈال دیا، تو آپ ﷺ نے غسل فرمایا، پھر آپ ﷺ تکلیف کے باوجود اٹھنے لگے، تو آپ ﷺ پر پھر غشی طاری ہوگئی، جب افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ نہیں اے اللہ کے رسول! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: (ضعوا لی ماء ا فی المخضب) میرے لئے ٹب میں پانی ڈالو، اسکے بعد آپ نے غسل کیا ....)(۱) آپ ﷺ نے غشی سے افاقہ کے بعد تین بار غسل فرمایا جو اس بات کی دلیل ہے کہ غشی کے بعد غسل کرنا مستحب ہے (۲)

۹۔ سینگی لگوانے کے بعد غسل کرنا:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ (کان رسول اللہ ﷺ یغتسل من أربع: من الجنابة ویوم الجمعة ومن الحجامة ومن غسل المیت)(۳)

(۱) بخاری، کتاب الاذان، باب انما جعل الامام لیوتم بہ ح (۶۸۷) ومسلم ح (۴۱۸)

(۲) دیکھئے نیل الاوطار للشوکانی ۱/۲۶۶

(۳) سنن ابوداود، کتاب الجنائز، باب فی الغسل من غسل المیت ح (۳۱۶۱) حافظ ابن حجر نے اس حدیث کے بارے میں بلوغ المرام میں کہا ہے کہ ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے، شیخ ابن باز نے اس کی سند کے بارے میں کہا ہے کہ مسلم کی شرط پر ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے رسول ﷺ چار چیزوں کی وجہ سے غسل کرلیا کرتے تھے: جنابت کے بعد، جمعہ کے لئے، سینگی لگوانے کے بعد، اور میت کو غسل دینے کے بعد.

۱۰۔اسلام قبول کرنے کے بعد غسل کرنا:

کافر کے قبول اسلام کے بعد غسل کرنے کے بارے میں علماء کرام کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک مستحب اور بعض کے نزدیک واجب ہے.

۱: قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس اسلام قبول کرنے کے ارادہ سے گیا (فأمرني أن أغتسل بماء وسدر)(۱) تو آپ نے ہمیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرنے کا حکم دیا

علامہ ابن باز رحمہ اللہ کے نزدیک راجح قول یہ ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد غسل کرنا سنت ہے (۲)

۱۱۔عیدین کے لئے غسل کرنا:

علماء کرام کا کہنا ہے کہ عیدین کے لئے غسل کے سلسلے میں کوئی صحیح حدیث اللہ کے رسول ﷺ سے مروی نہیں ہے (۳)

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عیدین کے لئے غسل کے مستحب ہونے پر سب

(۱) سنن ابو داؤد، کتاب الطہارۃ ، باب فی الرجل یسلم فیومر بالغسل ح (۳۵۵) ، والنسائی ح (۱۸۸) وترمذی ح (۶۰۵) مسند امام احمد ۶۰۵/۵ ، اور شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے ارواء الغلیل ۱۶۳/۱

(۲) بلوغ المرام کی حدیث نمبر (۱۲۱) کی شرح کرتے ہوئے آپ سے میں نے یہ بات سنی ہے

(۳) کئی بار میں نے آپ سے یہ سنا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بہترین دلیل وہ روایت ہے، جسے امام بیہقی نے امام شافعی کی سند سے راذان سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے علی رضی اللہ عنہ سے غسل کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ نے کہا اگر تم چاہو تو ہر دن غسل کر لیا کرو، تو اس آدمی نے کہا میرا مقصد ہے کہ ضروری غسل کیا ہے؟. آپ نے کہا: جمعہ کے دن، عرفہ کے دن، قربانی کے دن، عید الفطر کے دن).(۱)

سعید بن میسّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عید الفطر کی تین سنتیں ہیں: عید گاہ پیدل جانا، عید گاہ کے لئے نکلنے سے پہلے کچھ کھانا، عید کے دن غسل کرنا.(۲)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ثابت ہے کہ وہ عید گاہ جانے سے پہلے غسل کرتے تھے.(۳)

۱۲۔عرفہ کے دن غسل کرنا. جیسا کہ ابھی گزرا(۴)

(۱) دیکھئے ارواء الغلیل ۱/۱۷۷، اور اس کی سند موقوفا علی رضی اللہ عنہ سے صحیح ہے.

(۲) شیخ البانی نے کہا، اسے فریابی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے دیکھئے ارواء الغلیل ۳/۱۰۴.

(۳) مؤطا امام مالک، کتاب العیدین باب العمل فی غسل العیدین والنداء فیھما والاقامۃ ح (۲).

(۴) ابھی اس کی دلیل گزری ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں فصل

تیمّم

لغوی تعریف: لفظ تیمّم کا معنی قصد وارادہ کرنا ہے.

شرعی تعریف: پانی نہ پانے والے کے لئے یا جس کے لئے پانی کا استعمال کرنا ممکن نہ ہو، بطور عبادت رفع حدث کی نیت سے پاک مٹی کے ساتھ چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کا مسح کرنے کو تیمّم کہتے ہیں.(۱)

تیمّم کا حکم: تیمّم کی مشروعیت قرآن کریم، سنت نبی ﷺ اور اجماع امت سے ثابت ہے

۱۔قرآن کریم: ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿ وان كنتم مرضى أو على سفر أو جاء أحد منكم من الغائط أو لمستم النساء فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا فامسحوا بوجوهكم وأيديكم منه ما يريد الله ليجعل عليكم من حرج ولكن ليطهركم وليتم نعمته عليكم لعلكم تشكرون ﴾[المائدہ:٦] اگر تم بیمار ہو، یا حالت سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی ضروری حاجت سے فارغ ہو کر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے، تو تم پاک مٹی سے تیمّم کرلو، اسے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مل لو.

۲/حدیث: تیمّم کی مشروعیت پر کئی احادیث دلالت کرتی ہیں.

(۱) دیکھئے شرح العمدة لابن تیمیہ ۱/۴۱۱ وفتح الباری ۱/۴۳۱ والمغنی لابن قدامۃ ۱/۳۱۰ وشرح الزرکشی ۱/۳۲۴ والشرح الممتع ۱/۳۱۳ (۲) سورہ مائدہ آیت ۶ نیز دیکھئے سورہ نساء آیت ۴۳

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا۔عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ایک آدمی کو الگ تھلگ دیکھا جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی، آپ نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے روکے رکھا؟ اس نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ مجھے جنابت لاحق ہے، اور پانی میسر نہیں ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: (عليك بالصعيد فانه يكفيك)(۱) تم مٹی کو لازم پکڑو (یعنی تیمّم کرلو) یہ تمہارے لئے کافی ہوگی.

۳/اجماع: فی الجملہ تیمّم کے جواز پر پوری امت کا اتفاق ہے.(۲)

بہر حال اسلام میں طہارت حاصل کرنے کا دو طریقہ ہے، ایک پانی سے، دوسرا مٹی سے، مٹی سے تیمّم کرنا اس شخص کے لئے ہے جسے پانی میسر نہ ہو، یا پانی میسر ہو لیکن اسے استعمال کرنے کی طاقت نہ ہو، رہا جسے پانی میسر ہو اور اسے استعمال کرنے کی طاقت بھی ہو تو ایسے شخص پر پانی کا استعمال کرنا واجب اور ضروری ہے، اور جسے پانی میسر نہ ہو یا پانی میسر ہو لیکن اسے استعمال کرنے کی طاقت نہ ہو، تو اس کے لئے تیمم پانی کے دستیاب یا اس کے استعمال پر قدرت ہونے تک پانی کے قائم مقام اور رافع حدث ہے، پانی جب دستیاب ہو جائے، یا اس کے استعمال پر قدرت ہو جائے تو جن امور کے لئے طہارت حاصل کرنا واجب ہے ان کے لئے پانی سے طہارت حاصل کرنا واجب ہے،

---

(۱) بخاری، کتاب التیمم، باب الصعید الطیب وضوء المسلم یکفیہ من الما. ح(۳۴۴) ومسلم ح(۶۸۲).

(۲) دیکھئے المغنی لابن قدامۃ ۳۱۰/۱ وشرح الزرکشی ۳۴۴/۱ وشرح العمدۃ لابن تیمیہ ۴۱۱/۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،اور جن امور کے لئے مستحب ہے ان کے لئے مستحب ہے.

اسی طرح درست بات یہ ہے کہ جسے پانی میسر نہ ہو، یا پانی میسر ہو لیکن اسے استعمال کرنے کی طاقت نہ ہو، تو وہ جب چاہے تب تیمّم کرسکتا ہے اور اس کا تیمّم پانی کے دستیاب ہونے تک یا کسی ناقض وضو یا غسل کو واجب کردینے والی چیز کے پائے جانے تک باقی رہے گا .اور ایک ہی تیمّم اگر رفع حدث اصغر اور اکبر دونوں کی نیت سے کرے تو دونوں کے لئے کافی ہوگا .(۱)

کب تیمّم کرنا جائز ہے؟

وضو ٹوٹنے کے بعد یا غسل واجب ہونے کے بعد اگر مندرجہ ذیل تیمّم کے اسباب میں سے کوئی سبب پایا جاتا ہے تو آدمی، چاہے حالت اقامت میں ہو یا حالت سفر میں ہر جگہ تیمّم کرنا جائز ہے.

۱۔ پانی نہ ملے

۱/ارشاد باری تعالی ہے ﴿فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا﴾(۲)
اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمّم کرلو.

---

(۱) دیکھئے الشرح الممتع ۱/۳۱۴، ۳۲۱، وفتاوی ابن تیمیہ ۲۱/۳۴۶، ۳۶۰، اور اسی کو شیخ ابن باز نے بلوغ المرام کی تعلیق ح ۶۳۶۔۱۴۸ اور منتقی الاخبار کی تعلیق میں راجح قرار دیا ہے اور اسی کا ہمیشہ فتوی دیتے تھے نیز دیکھئے زاد المعاد ۱/۲۰۰ وفتاوی اللجنۃ الدائمۃ ۵/۳۴۴.

(۲) سورہ مائدہ آیت ۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (علیك بالصعید فانه یکفیك)(۱) تم مٹی کو لازم پکڑو (یعنی تیمم کرلو) یہ تمہارے لئے کافی ہوگی.

۲۔حسب ضرورت پانی نہ ملے.

اگر حسب ضرورت غسل یا وضوء کے لئے پانی نہ ملے، تو جتنا پانی میسر ہو اس سے جتنا اعضاء ہو سکے اسے دھل لے اور باقی اعضاء کے لئے تیمّم کرے.

ارشاد باری تعالی ہے ﴿فاتقوا اللہ ما استطعتم﴾ (۲) جس قدر تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرو!

اور اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (اذا أمرتكم بأمر فأتوا منه ما استطعتم)(۳) جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل کرو!

بہر حال جہاں تک ہو سکے پانی استعمال کرنا ضروری ہے، ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ اگر پانی کم ہو تو اسے یکسر ترک کر کے محض تیمّم پر اکتفا کرلے.

۳۔پانی کافی ٹھنڈا ہو:

اگر پانی کافی ٹھنڈا ہو جس کے استعمال کرنے سے نقصان لاحق ہو اور گرم کرنے کی

---

(۱) بخاری، کتاب التیمم، باب الصعید الطیب وضوء المسلم یکفیه من الماء ح (۳۴۴) ومسلم ح (۶۸۲)

(۲) سورہ تغابن آیت: ۱۶

(۳) بخاری، کتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ ح (۷۲۸۸) ومسلم ح (۱۳۳۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی صورت نہ ہوا تو ایسی حالت میں پانی کی موجودگی میں بھی تیمّم کر سکتے ہیں.

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوہ سلاسل کے موقعہ پر ایک مرتبہ سخت ٹھنڈک والی رات میں مجھے احتلام ہو گیا، غسل کرنے کی صورت میں ہلاکت کا مجھے اندیشہ تھا، لہذا میں نے تیمّم کیا اور اپنے ساتھیوں کی صبح کے نماز کی امامت کروائی، جب ہم غزوہ سے واپس آئے تو لوگوں نے اس واقعہ کا ذکر اللہ کے رسول ﷺ سے کیا، تو آپ نے فرمایا: (يا عمرو أصليت بأصحابك وأنت جنب) اے عمرو کیا حالت جنابت میں تم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ نماز ادا کر لی ہے؟ اس وقت میں نے آپ سے غسل نہ کرنے کا سبب بیان کیا، اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے اللہ رب العالمین کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ﴿ولا تقتلوا أنفسكم إن الله كان بكم رحيما﴾(۱) اور تم اپنے نفسوں کو قتل نہ کرو! یقیناً اللہ تعالی تم پر بڑا مہربان ہے (اس لئے میں نے تیمّم کیا اور نماز پڑھ لی) عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی بات سن کر آپ ﷺ ہنس پڑے اور مزید کچھ نہ کہا (۲)

۴۔ بیماری یا زخم کی وجہ سے پانی استعمال نہ کر سکتا ہو:

اگر پانی کے استعمال کرنے سے بیماری کے بڑھنے یا شفایابی میں تاخیر کا اندیشہ ہو تو تیمم کر سکتے ہیں.

(۱) سورہ نساء آیت: ۲۹

(۲) سنن ابو داود، کتاب الطہارۃ، باب اذا خاف الجنب البرد أیتیمم ح (۳۳۴) والدارقطنی، ح (۶۷۰) وحاکم وغیرھم اور شیخ أرنووط اس کی سند کو جامع الاصول میں حسن اور شیخ البانی نے سنن ابو داود میں صحیح کہا ہے، دیکھیے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جابر بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اللہ کے رسول کے زمانے میں ایک آدمی کو زخم لگ گیا، اور اسی حالت میں اسے جنابت لاحق ہوگئی اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ: کیا اس کے لئے تیمّم کرنے کی رخصت ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں، چنانچہ اس نے غسل کیا اور اس کی موت ہوگئی، یہ خبر جب اللہ کے رسول ﷺ کو ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: (قتلوه قتلهم الله ألا سألوا اذا لم يعلموا انما شفاء العى السوال) ان لوگوں نے اسے ناحق قتل کردیا اللہ انہیں قتل کرے، جب نہیں جانتے تھے تو پوچھے کیوں نہیں، کیونکہ نہ جاننے کا علاج پوچھنا ہے.(۱)

۵۔ پانی تک پہونچنے کے لئے دشمن کا خوف ہو:

پانی تک پہونچنے کے لئے دشمن یا چور یا آگ وغیرہ اگر حائل ہو، اور اسے اپنے جان و مال اور آبرو کا خطرہ ہو، یا اتنا بیمار ہو کہ حرکت نہ کرسکتا ہو، اور نہ ہی کوئی اسے پانی اٹھا کر دینے والا ہو، تو ان تمام صورتوں میں اسے اس شخص کی طرح مانا جائے گا جس کے پاس پانی نہ ہو (اور اس کے لئے تیمّم کرنا جائز ہوگا).(۲)

(۱) سنن ابوداود، کتاب الطہارۃ، باب فی المجروح اذا تیمم ح (۳۳۶) وابن ماجہ ح (۵۷۲) وابن حبان موارد (۲۰۱) وحاکم، اور شیخ أرنووط نے اس کی سند کو جامع الاصول ۷/۲۶۵، میں اور شیخ البانی نے تمام المنۃ ص ۱۳۱، میں حسن کہا ہے، شیخ ابن باز نے کہا کہ اس حدیث کی تمام سندیں ضعیف ہیں لیکن موزہ پر مسح کرنے والی حدیثوں سے ان کو تقویت ملتی ہے کیونکہ اگر موزوں پر مسح کرنا آسانی کے قبیل سے ہے تو بدرجہ اولی پٹیوں پر مسح کرنا آسانی کے لئے ہونا چاہئے ہے، اور اگر کسی کو کوئی زخم ہے جس کی وجہ سے وہ پانی نہیں استعمال کرسکتا ہے تو اس کے لئے تیمم مشروع ہونا چاہئے.

(۲) المغنی لابن قدامۃ ۱/۳۱۵۔۳۱۶ وشرح العمدۃ لابن تیمیۃ ۱/۴۳۰

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦۔ پیاس اور موت کا خطرہ ہو

اگر پانی وضوء یا غسل میں استعمال کر لینے سے پیاس اور موت کا خطرہ ہو، تو پانی استعمال کرنے کے بجائے تیمّم کرے گا، اور پانی کو پینے کے لئے محفوظ رکھے گا، ابن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میری یادداشت کے مطابق تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ اگر مسافر کو اپنے پاس موجود پانی کو (وضوء یا غسل میں) استعمال کرنے سے پیاسا ہونے کا خطرہ محسوس ہو تو وہ پانی کو محفوظ رکھے اور تیمّم کر لے.(۱)

خلاصہ کلام: اگر پانی استعمال کرنا مشکل ہو خواہ نہ ہونے کیوجہ سے یا پانی استعمال کرنے سے نقصان کا اندیشہ ہو، تو ان دونوں صورتوں میں تیمّم کرنا مشروع ہے (۲)

تیمّم کرنے کا طریقہ

ا۔ نیت کرے!

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (انما الاعمال بالنیات)(۳) اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے.

نیت کی جگہ دل ہے، زبان سے نیت نہیں کرنی چاہئے.

(یعنی دل سے اس تیمّم کے ذریعہ حدث خواہ اصغر ہو یا اکبر کے دور کرنے کی نیت کرے)

(۱) المغنی لابن قدامۃ ۱/۳۴۳ وشرح العمدۃ لابن تیمیۃ ۱/۴۲۸

(۲) الشرح الممتع ۱/۳۲۱ وشرح العمدۃ لابن تیمیۃ ۱/۴۲۲ وفتاوی اللجنۃ الدائمۃ ۵/۳۳۱

(۳) اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲/ بسم اللہ کہے!(۱)

۳/ اپنے دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر ایک بار مارے، پھر دونوں ہتھیلیوں سے اپنے چہرے کا مسح کرے، پھر دونوں ہتھیلیوں سے ایک دوسرے کا مسح کرے انگلیوں کے کنارے سے لے کر کلائیوں کے جوڑوں تک، ہتھیلی کے قریب کلائی کے جوڑ کا بھی مسح کرے(۲).

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے ایک ضرورت کے لئے کہیں بھیجا، تو مجھے جنابت لاحق ہوگئی اور پانی نہ مل سکا، تو میں نے مٹی میں چوپائے کی طرح لوٹ لیا (تیمم کے ارادہ سے) پھر (ضرورت سے فارغ ہوکر) میں اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور سارا ماجرا کہہ سنایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: (انما کان یکفیك أن تقول بیدیك هكذا) تمہیں اپنے دونوں ہاتھوں سے ایسا کر لینا چاہئے، پھر آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر ایک بار مارا، اور ان کے اندر پھونکا پھر ان دونوں کو اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر پھیر لیا .اور مسلم کی روایت میں اس طرح ہے (وضرب بیدیه الأرض فنفض یدیه فمسح وجهه وكفیه)(۳) آپ نے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا اور انہیں

---

(۱) اس سلسلہ میں وارد حدیث کی تخریج گزر چکی ہے

(۲) الشرح الممتع لابن عثیمین ۱/۳۵۶ دیکھئے الدروس ۳۵۶

(۳) بخاری، کتاب التیمم، باب التیمم هل ینفخ فیهما، ح (۳۳۸)، مسلم، ح (۳۶۸)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھاڑا، پھر انہیں اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر پھیر لیا.(۱)

بہر حال اگر ہاتھ میں غبار زیادہ لگ جائے تو انہیں پھونک لے یا جھاڑ دے.(۲)

نواقض تیمّم

۱۔ تیمّم ان تمام چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے جن سے وضوٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ پاک مٹی سے تیمّم کرنا درحقیقت پانی سے طہارت حاصل کرنے قائم مقام ہوتا ہے، لہذا ان تمام چیزوں سے تیمّم کی طہارت بھی ٹوٹ جائے گی جن سے پانی کی طہارت ٹوٹ جاتی ہے، چنانچہ اگر کسی نے حدث اصغر سے تیمّم کیا ہے، پھر اس نے پیشاب کیا، یا دیگر کسی ناقض وضو کو کیا، تو اس کا تیمّم باطل ہو جائے گا، کیونکہ بدل کا حکم وہی ہوگا جو مبدل منہ کا حکم ہے. اسی طرح اگر کسی نے حدث اکبر کے لئے تیمّم کیا ہے، پھر اگر اسباب غسل میں سے کوئی سبب پایا جائے تو تیمّم باطل ہو جائے گا. (مثلاً احتلام و جنابت غیرہ)(۳).

۲۔ اگر تیمّم پانی نہ ملنے کی وجہ سے کیا ہے، تو پانی ملنے پر تیمّم ٹوٹ جائے گا.

ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (ان الصعید الطیب طھور المسلم وان لم یجد الماء عشر سنین فاذا وجد الماء فلیمسه بشرته فان ذلك خیر) پاکیزہ مٹی مسلمان کی طہارت ہے خواہ

---

(۱) مسلم، کتاب الحیض، باب التیمم ح (۳۶۸).

(۲) اسی کا شیخ ابن باز رحمہ اللہ فتوی دیتے تھے.

(۳) المغنی لابن قدامة ۳۰۱/۱، الشرح الممتع ۳۴۱/۱

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے دس برس تک پانی نہ ملے، جب پانی مل جائے تو اسے اللہ سے ڈرنا چاہئے اور اسے اپنے جسم پر پہونچانا چاہئے، یہ اس کے لئے بہتر ہے.(۱)

اور اگر اس نے تیمّم کسی بیماری کی وجہ سے کیا ہے، تو پانی ملنے سے تیمّم نہیں ٹوٹے گا بلکہ جب اسے پانی استعمال کرنے کی طاقت ہوگی، تو اس کا تیمّم باطل ہوگا(۲)

۵۔ پانی اور مٹی دونوں نہ دستیاب ہو:

اگر کسی کو پانی اور مٹی دونوں نہ دستیاب ہو، یا دستیاب ہو، لیکن استعمال نہ کرسکتا ہو، تو ایسا شخص بلا طہارت نماز پڑھے گا، جیسے کسی شخص کو دشمنوں نے باندھ دیا ہو اور اسے وضو اور تیمّم دونوں کے کرنے کی طاقت نہ ہو، تو ایسے شخص کے لئے بلا طہارت نماز پڑھنی جائز ہے.

عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک بار اسماء رضی اللہ عنہا کا ہار منگنی لیا جو (ایک غزوہ کے موقعہ) پر غائب ہوگیا، تو آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو اس کی تلاش میں بھیجا، اور پھر نماز کا وقت ہوگیا تو (پانی نہ ہونے کیوجہ سے) انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھی (کیونکہ تیمّم ابھی مشروع نہیں کیا گیا تھا) پھر واپسی پر اس کی شکایت آپ ﷺ سے کی تو تیمّم کی آیت نازل ہوئی، اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہنے لگے اللہ تعالی آپ کو بہترین بدلہ عطا فرمائے، جب بھی تمہارے ساتھ کوئی

(۱) سنن ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب الجنب یتیمم ح (۳۳۲و۳۳۳) وترمذی ح (۱۲۴) والنسائی ح (۳۲۱) وابن حبان موارد (۲۰۱)، شیخ البانی صحیح سنن ابوداؤد ۱/۶۷ میں اسے صحیح کہا ہے، نیز دیکھئے ارواء الغلیل ح (۱۵۳).

(۲) الشرح الممتع للشیخ ابن عثیمین ۱/۳۴۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملہ پیش آیا تو اللہ تعالی نے تمہاری رستگاری کا راستہ نکال دیا، اور مسلمانوں کے لئے اسے باعث برکت بنا دیا.(۱)

بہر حال ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ پانی سے طہارت حاصل کرے، اور اگر بیماری وغیرہ کی وجہ سے پانی استعمال نہ کر سکے، تو تیمّم کرے، اور اگر تیمّم کرنے کی بھی استطاعت نہ ہو تو بلا طہارت نماز پڑھ لے(۲). ارشاد باری تعالی ہے ﴿فاتقوا الله ما استطعتم﴾(۳) جس قدر تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرو!

نیز ارشاد باری تعالی ہے ﴿وما جعل الله فی الدین من حرج﴾(۴) اللہ تعالی نے دین میں تمہارے لئے کوئی تنگی نہیں بنائی ہے.

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اذا أمرتكم بأمر فأتوا منه ما استطعتم)(۵) جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل کرو

۶۔ جس نے تیمّم کر کے نماز پڑھی پھر وقت کے اندر پانی پا جائے تو کیا کرے؟

پانی کی عدم موجودگی میں یا بیماری وغیرہ کیوجہ سے کسی نے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی پھر نماز سے فراغت کے بعد اسے پانی مل گیا، یا پانی استعمال کرنے کی استطاعت ہو گئی

(۱) بخاری، کتاب التیمم، باب اذا لم یجد ماء ولا ترابا ح (۳۳۶) ومسلم ح (۳۶۷).

(۲) دیکھئے فتاوی اللجنۃ الدائمۃ ۳۴۶/۵

(۳) سورہ تغابن آیت ۱۶

(۴) سورہ حج آیت ۷۸

(۵) بخاری، ح (۷۲۸۸) ومسلم ح (۱۳۳۷).

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہ نماز دوبارہ نہیں لوٹائے گا، اگر چہ وقت باقی ہی کیوں نہ ہو، اسی طرح اگر کسی کو پانی اور مٹی دونوں دستیاب نہ ہو، یا استعمال کرنے کی استطاعت نہ ہو، پھر نماز سے فراغت کے بعد پانی اور مٹی دونوں یا دونوں میں سے کوئی ایک دستیاب ہو جائے ، یا استعمال کرنے کی استطاعت ہو جائے ،تو وہ بھی نماز دوبارہ نہیں لوٹائے گا اگر چہ وقت باقی ہی کیوں نہ ہو.

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ دو آدمی ایک سفر میں نکلے، پھر نماز کا وقت ہو گیا، اور ان کے پاس پانی نہیں تھا، تو دونوں نے پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لی، پھر انہیں وقت ہی میں پانی مل گیا، تو ان میں سے ایک نے وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کی اور دوسرے نے نہیں پڑھی، پھر وہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئے اور اپنا ماجرا آپ کو سنایا تو دوبارہ نماز نہ پڑھنے والے سے آپ ﷺ نے کہا: (أصبت السنة وأجزأتك صلاتك) تم نے سنت کو پالیا، اور تمہاری نماز تمہارے لئے کافی ہوگئی، اور جس نے نماز کو دوبارہ پڑھا تھا اس سے کہا (لك الأجر مرتين) تمہیں ثواب دو مرتبہ ملا.(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ جس نے پانی پانے کے بعد نماز نہیں لوٹائی اس نے سنت کے مطابق کیا ، کیونکہ اس نے حسب استطاعت ایک مرتبہ عبادت کر لی تھی ، اور جس نے بطور اجتہاد وضو کے دوبارہ نماز ادا کی اسے دونوں نمازوں کا ثواب ملے گا ، لیکن اصل مقصد سنت کے مطابق کرنا ہے(۲)

(۱) سنن ابوداود، کتاب الطہارۃ، باب فی المتیمم یجد الماء بعد ما یصلی فی الوقت ح (۳۳۸) والنسائی ح (۴۳۱) اور شیخ البانی نے صحیح سنن نسائی ۱/۹۲، اور صحیح سنن ابوداود ۱/۶۹ میں اسے صحیح کہا ہے

(۲) شیخ ابن باز نے یہ بات بلوغ المرام اور منتقی کی شرح کرتے ہوئے فرمائی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوویں فصل: حیض، نفاس، استحاضہ اور سلس البول کا بیان

حیض کی لغوی تعریف: لفظ حیض کا معنی بہنا وجاری ہونا ہوتا ہے، کہا جاتا ہے: (حاض الوادی) وادی بہنے لگی، اور یہ (حاضت المرأۃ تحیض) [عورت کے ماہواری کا خون جاری ہوگیا] کا مصدر ہے اسی طرح (محاض ومحیض وتحیض) بھی مصدر ہیں، اور اس کی صفت (حائض) اور (حائضہ) ہے جس کا جمع (حوائض) اور (حیض) ہے (۱)

حیض کی شرعی تعریف: ایسا طبعی خون جو عورت کے رحم سے بلوغت کے بعد مخصوص ایام میں خارج ہوتا ہے.

دم ماہواری کے خلقت کی حکمت: دختران حوا کے اندر اللہ رب العالمین دم ماہواری کو بچے کی غذائیت و پرورش کے لئے پیدا کیا ہے، چنانچہ اللہ رب العالمین بچہ کی تخلیق مرد و عورت کے پانی (مادہ منویہ) سے کرتا ہے، اور رحم مادر میں دم ماہواری سے اسے غذاء عطا فرماتا ہے، یہی وجہ ہے کہ حاملہ عورتوں کو عموماً حیض نہیں آتا ہے، اور جب ولادت ہوتی ہے تو بچے کی غذاء سے باقی ماندہ خون (دم نفاس کے طور پر)

---

(۱) القاموس المحیط فصل الحاء باب الضاد

(۲) دیکھئے المغنی لابن قدامۃ ۱/۳۸۶ وشرح الزرکشی ۱/۴۰۵ شرح العمدۃ لابن تیمیہ ۱/۴۵۷ والروض المربع بحاشیۃ ابن قاسم ۱/۳۷۰ والحیض والاستحاضہ لروایہ بنت احمد ص ۱۷-۴۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خارج ہوتا ہے، پھر اللہ رب العالمین اپنی حکمت و دانائی سے اسی دم حیض کو دوبارہ دودھ میں تحویل کر دیتا ہے، جو ماں کے چھاتی کے ذریعہ بچے کے لئے بطور غذا فراہم ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ دودھ پلانے والی عورتوں کو بھی عموما حیض نہیں آتا ہے، پھر جب عورت ایام رضاعت و حمل سے خالی ہوتی ہے، تو یہ خون اپنی جگہ جمع ہو کر عموما ہر مہینہ میں چھ یا سات دن نکلتا ہے، حسب طبیعت کبھی کسی عورت کو اس سے زیادہ اور اس سے کم بھی ہوتا ہے، واللہ اعلم (۱)

ماہواری کے خون کا رنگ:

ماہواری کے خون کا رنگ عموما مندرجہ ذیل چار طرح کا ہوتا ہے:

ا۔ سیاہ

جیسا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ ان کو استحاضہ کی بیماری لاحق تھی، تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان سے فرمایا: (ان دم الحیض دم أسود یعرف فاذا کان ذلك فأمسکی عن الصلاۃ فاذا کان الآخر فتوضی وصلی فانما ھو عرق)(۲) یقیناً حیض کا خون سیاہ رنگ کا ہوتا ہے، جو پہچانا جاتا ہے، جب ایسا خون ہو تو تم نماز سے رک جاؤ، اور جب کوئی دوسرا (خون) ہو تم وضو اور نماز ادا کرو.

(۱) دیکھئے المغنی لابن قدامۃ ۱/۳۸۶ وشرح الزرکشی ۱/۴۰۵ شرح العمدۃ لابن تیمیہ ۱/۴۵۷

(۲) (ا) سنن ابوداود، کتاب الطھارۃ، باب من قال اذا اقبلت الحیضۃ تدع الصلاۃ، ح (۲۸۶) والنسائی ح (۲۰۱) اور شیخ البانی نے ارواء الغلیل میں ۱/۲۲۶، اسے صحیح کہا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔سرخ:

کیونکہ سرخی خون کا طبعی رنگ ہے.(۱)

۳۔زرد:

یہ زردی مائل پیپ کی طرح خارج ہوتا ہے.(۲)

۴۔خاکی:

یہ سفید اور سیاہ کے درمیان سیاہی مائل گندہ پانی کی طرح ہوتا ہے.(۳)

علقمہ بن ابی علقمہ اپنی ماں ۔جو عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی تھیں۔ سے روایت کرتے ہیں کہ عورتیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ڈبیہ میں کرسف (حیض کی روئی) رکھ کر بھیجتی تھیں جس میں ماہواری کے خون کی زردی لگی ہوتی تھی، وہ پوچھتی تھیں کی کیا اس حالت میں ہم نماز پڑھ سکتی ہیں؟ تو آپ ان سے کہتی تھیں کہ نماز پڑھنے میں جلدی نہ کرو جب تک کہ قصنہ بیضاء (۴) نہ دیکھ لو یعنی ایام ماہواری سے بالکل پاک نہ ہو جاؤ (۵)

زردی اور خاکی رنگ کا خون ایام ماہواری، اور طہارت حاصل ہونے کے

(۱) دیکھئے: الحیض والنفاس والاستحاضہ لروایہ بنت احمد ص ۳۷۔۴۸.

(۲) دیکھئے فتح الباری ۱/۴۲۶.

(۳) دیکھئے المعجم الوسیط ۲/۷۷۹ وفقہ السنہ لسید سابق ۱/۸۳.

(۴) قصنہ بیضاء کے معنی کی وضاحت آگے آرہی ہے

(۵) مؤطا امام مالک، کتاب الحیض، باب طھر الحائض ح (۹۷) اور بخاری نے معلق روایت کیا، ودارمی ۱/۲۱۴، اور شیخ البانی نے ارواء الغلیل ۱/۲۱۸ میں سے صحیح کہا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد حیض نہیں شمار ہوگا اگر چہ بار بار ہی کیوں نہ آئے.

ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ (کنا لا نعد الکدرة والصفرة [بعد الطھر] شیئا)(۱) ہم زرد اور خاکی رنگ کے خون کو طہارت و پاکیزگی کے بعد کچھ شمار نہیں کرتی تھیں.

اس حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوا کہ طہارت و پاکیزگی کے بعد زرد اور خاکی رنگ کا خون حیض شمار نہیں کیا جائے گا، اور مفہوم سے معلوم ہوا کہ طہارت و پاکیزگی سے پہلے اگر ایام حیض میں زرد اور خاکی رنگ کا خون آتا ہے تو اسے حیض ہی مانا جائے گا .یہی ہمارے شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے نزدیک راجح ہے.

ماہواری کا وقت اور اُس کی مدت

کس عمر میں عورت کو ماہواری آنی شروع ہوتی ہے؟ اور کتنے دنوں تک باقی رہتی ہے؟ اس سلسلے میں علماء کے مابین اختلاف ہے.(۲)

ا۔ ماہواری شروع ہونے کی عمر

صحیح احادیث میں ماہواری شروع ہونے کی عمر کی تحدید نہیں ہے، لیکن عموما عورتوں کو بارہ سال سے لے کر پچاس سال کی عمر کے درمیان ماہواری آتی ہے.

(۱) بخاری، کتاب الحیض باب الصفرة والکدرة فی غیر أیام الحیض ح (۳۲۶) سنن ابوداود ح (۳۰۷) اور شیخ البانی نے ارواء الغلیل ۱/۲۱۹ میں اسے صحیح کہا ہے قوس کے درمیان کی عبارت بخاری نے روایت کی ہے

(۲) دیکھئے الحیض والنفاس والاستحاضة لرسالة بنت احمد ص ۶۲، ۴۹، ۶۲، ۶۲، الدماء الطبیعیة لابن عثیمین رحمہ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البتہ اس کے برخلاف کبھی کبھار آب وہوا اور ماحول کے مطابق اس کے آگے پیچھے بھی ہو جاتا ہے۔

علماء کے مابین حیض کے عمر کی تعیین میں اختلاف ہے، بایں طور کہ اس متعین عمر سے پہلے یا بعد میں اگر خون آتا ہے، تو اسے دم فاسد شمار کیا جائے گا، امام دارمی رحمہ اللہ علماء کا اختلاف ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ سب (علماء کا اختلاف) میرے نزدیک غلط ہے، بلکہ اس سلسلے میں اصل بنیاد خون ہے جب بھی خون پایا جائے گا خواہ کتنا بھی ہو اور کسی عمر میں ہو اسے ماہواری کا خون ماننا ضروری ہے (۲) بشرط اس خون کے اندر ماہواری کے صفات پائے جاتے ہوں۔ (۳)

۲۔ ماہواری کی مدت اور اس کا وقت:

علماء کے مابین حیض کی کم سے کم مدت اور زیادہ سے زیادہ مدت، اور دو حیضوں کے درمیان پاکی کی کم سے کم مدت اور زیادہ سے زیادہ مدت، کیا ہوگی اس بارے میں اختلاف ہے۔ (۳)

۱۔ حیض کی کم سے کم مدت اور زیادہ سے زیادہ مدت کی کوئی حد نہیں ہے۔

۲۔ حیض کی کم سے کم مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت

---

(۱) دیکھئے الدماء الطبیعیۃ لابن عثیمین رحمہ اللہ۔

(۲) دیکھئے: الشرح الممتع لابن عثیمین رحمہ اللہ و فتاوی ابن تیمیہ ۱۹/ ۲۳۷، والمختارات الجلیۃ للسعدی ص ۳۲

(۳) دیکھئے: الحیض والنفاس والاستحاضۃ لروایہ بنت احمد ص ۹۶، ۱۰۵، ۷۸، ۱۰۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پندرہ دن ہے(۱)

۳ر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے نزدیک راجح یہی ہے کہ نہ تو حیض کی کم سے کم مدت اور زیادہ سے زیادہ مدت کی کوئی حد ہے، اور نہ ہی دو حیضوں کے درمیان پاکی کی کم سے کم مدت اور زیادہ سے زیادہ مدت، کی کوئی حد ہے.

آپ فرماتے ہیں کہ: کچھ علماء حیض کی کم سے کم مدت اور زیادہ سے زیادہ مدت کی تحدید کے قائل ہیں لیکن اس کی تعیین میں ان کا اختلاف ہے، چنانچہ کچھ صرف اکثر مدت حیض کی تعیین کرتے ہیں اور اقل مدت حیض کی ان کے یہاں کوئی تعیین نہیں ہے ،لیکن سب سے صحیح تیسرا قول ہے کہ اکثر مدت حیض اور اقل مدت حیض کی کوئی تعیین نہیں ہے، پھر دلائل سے ثابت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کہ جتنے دن بھی عورت سے بطور عادت خون خارج ہوتا ہے، اسے حیض مانا جائے گا اگر چہ وہ ایک دن سے کم ہی کیوں نہ ہو اور اگر اس سے زیادہ بطور عادت خون خارج ہوتا ہے، تو وہ بھی حیض مانا جائے گا اگر چہ وہ سترہ (۱۷) دن تک ہی کیوں نہ جاری رہے، البتہ اگر کسی عورت کو برابر خون نکلتا رہتا ہے وہ کبھی پاک ہی ہوتی نہیں ہے تو یہ یقینی طور پر معلوم ہے کہ وہ حیض نہیں ہے(۲)

(۱) ہمارے شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے نزدیک اکثر مدت کے حیض کے سلسلہ میں راجح پندرہ دن ہے اور یہی جمہور کا قول ہے.

(۲) مجموع فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۱۹ر۲۳۷، شیخ ابن باز رحمہ اللہ فتوی دیا کرتے تھے کہ پندرہ دن سے زیادہ حیض نہیں آتا ہے اس کے بعد آنے والا خون دم فاسد ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیض کے احکام

حائضہ عورت کو کن چیزوں سے باز رہنا چاہیے؟

صحیح قول کے مطابق حائضہ عورت کو آٹھ چیزوں سے باز رہنا چاہیے:

ا۔نماز

حیض کی وجہ سے نماز کا وجوب اور اس کا ادا کرنا دونوں ساقط ہو جاتا ہے.

جیسا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ انہیں استحاضہ کی بیماری لاحق تھی، تو انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے اس کے بارے پوچھا تو آپ نے فرمایا:(ذلك عرق ليست بالحيضة فاذا اقبلت الحيضة فدعی الصلاة واذا أدبرت فاغتسلي وصلي)(۱) یہ ایک رگ ہے حیض نہیں ہے، جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب ختم ہو جائے تو غسل کرو اور نماز ادا کرو.

حائضہ عورت طہارت کے بعد حالت حیض میں فوت شدہ نمازوں کی قضاء نہیں کرے گی:

عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے (كنا نحيض على عهد رسول الله فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلاة)(۲) کہ اللہ کے رسول ﷺ کے

(۱) بخاری، کتاب الحیض، باب اقبال المحیض وادبارہ ح (۳۲۰) ومسلم ح (۳۳۵).

(۲) بخاری، کتاب الحیض، باب لاتقضی الحائض الصلاۃ ح (۳۲۱) ومسلم ح (۳۳۵).

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانے میں ہمیں جب حیض لاحق ہوتا تھا تو ہمیں روزہ کی قضاء کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز کی قضاء کا نہیں.

البتہ جمہور جس میں امام مالک امام شافعی امام احمد وغیرہ شامل ہیں ان کا کہنا ہے کہ اگر عورت غروب آفتاب سے پہلے عصر کے وقت میں پاک ہوتی ہے، تو اسے ظہر اور عصر دونوں کی نماز پڑھنی چاہئے اور اگر طلوع فجر سے پہلے عشاء کے وقت میں پاک ہوتی ہے تو اسے مغرب اور عشاء دونوں کی نماز پڑھنی چاہئے یہی قول عبدالرحمٰن بن عوف، ابو ہریرہ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم وغیرہ سے بھی مروی ہے(۱)، کیونکہ حالت عذر میں دوسری نماز کا وقت پہلی نماز کا بھی وقت ہوتا ہے (سوائے فجر کے) چنانچہ جب معذور شخص کو دوسری نماز کا وقت مل جائے تو اسے پہلی نماز بھی پڑھنی ضروری ہے، امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں سوائے حسن رحمہ اللہ کے اکثر تابعین کا یہی کہنا ہے.(۲)

اور اگر عورت طلوع آفتاب سے پہلے ایک رکعت کے بمقدار پاک ہوتی ہے تو اسے فجر کی نماز پڑھنی ضروری ہے کیونکہ اسے نماز کا وقت مل گیا ہے.

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (من أدرك ركعة من الصبح قبل

---

(۱) السنن الکبری للبیہقی ۱/۳۸۶، ۳۸۷، مذکورہ آثار کو مجد ابن تیمیہ نے منتقی الاخبار میں سنن سعید بن منصور سے نقل کیا ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے فتاوی ۲۱/۴۳۴، میں ان پر اعتماد کیا ہے، اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ اسی کا فتوی دیتے تھے نیز دیکھئے المغنی ۲/۴۷

(۲) المغنی ۲/۴۶

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أن تطلع الشمس فقد أدرك الصبح ومن أدرك ركعةمن العصر قبل أن تغرب الشمس فقد أدرك العصر)(۱)طلوع آفتاب سے پہلے جس نے نماز فجر کی ایک رکعت پالی اس نے صبح کی نماز پالی اور غروب آفتاب سے پہلے جس نے نماز عصر کی ایک رکعت پالی اس نے عصر کی نماز پالی.

اگر وقت نماز میں نماز پڑھنے سے پہلے عورت کو حیض آجائے ،تو اسے اس نماز کو طہارت کے بعد قضاء کرنی چاہئے کی نہیں اس سلسلے میں علماء کرام کے دو قول ہیں

پہلا قول: جمہور کے نزدیک قضاء کرنی واجب ہے(۲)،لیکن ان کے مابین اس بات میں اختلاف ہے کہ عورت کو حالت طہارت میں کتنا وقت ملا ہو تب اس پر قضاء کرنی واجب ہے درج میں اس سلسلے میں ان کے چند اقوال ذکر کیے جارہے ہیں:

ا۔عورت کو اگر حالت طہارت میں ایک تکبیر کے بمقدار وقت مل جائے تو اس پر قضاء کرنی واجب ہے.(۳)

۲رعورت کو اگر حالت طہارت میں ایک رکعت کے بمقدار وقت مل جائے تو اس پر قضاء کرنی واجب ہے.

کیونکہ یہاں وقت ملنے سے نماز کا تعلق ہے اور نماز ایک رکعت سے کم میں نہیں ملتی

(۱) مسلم ،کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ ، باب من أدرک رکعۃ من الصلاۃ فقد أدرک تلک الصلاۃ ح (۶۰۸۔۶۰۹) نیز دیکھئے الاختیارات الفقھیۃ لابن تیمیہ ص۳۴

(۲) حنابلہ،شافعیہ،مالکیہ دیکھئے بدایۃ المجتھد فی نھایۃ المقتصد ۱/۳۷ والحیض والنفاس ص۸۶.

(۳) یہ قول شافعیہ،اور مالکیہ کا ہے، دیکھئے مغنی لابن قدامۃ ۲/۱۱ والحیض والنفاس ص۲۸۶۔۲۸۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جیسے جمعہ کی نماز.(۱)

۳۔عورت کو اگر حالت طہارت میں اتنا وقت مل جائے جس میں نماز ادا کرسکتی تھی ،لیکن اس کے باوجود اس نے ادا نہیں کی،تو ایسی صورت میں یہ نماز اس کے ذمہ باقی رہے گی اور حصول طہارت کے بعد اس پر قضاء کرنی واجب ہے.(۲).

۴۔عورت کو اگر حالت طہارت میں پانچ رکعت کے بمقدار وقت مل جائے تو اس پر قضاء کرنی واجب ہے.(۳)

۵۔عورت کو اگر حالت طہارت میں وقت مل جائے لیکن ادائیگی نماز سے قبل (تاخیر کرنے کیوجہ سے) وقت اس قدر تنگ ہو جائے کہ وہ مکمل نماز ادا نہ کرسکتی ہو، پھر اسے حیض آجائے تو ایسی صورت میں حصول طہارت کے بعد اس پر قضاء کرنی واجب ہے.

دوسرا قول: عورت پر مطلقا فوت شدہ نماز کی قضاء واجب نہیں ہے. چاہے اسے حیض اول وقت میں آیا ہو، یا آخر وقت میں کیونکہ اللہ رب العالمین نے نماز کو محدود وقت میں فرض کیا ہے، جس کا اول ہے اور آخر ہے، اور اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے اول وقت میں بھی نماز ادا فرمائی ہے، اور آخر وقت میں بھی نماز

(۱) یہ قول امام شافعی کا ہے، دیکھیے مغنی لابن قدامۃ ۲/۴۷.

(۲) یہ قول، حنابلہ اور شافعیہ، کا ہے، دیکھیے مغنی لابن قدامۃ ۲/۱۲، ۴۷، والحیض والنفاس ص ۲۸۶۔۲۸۹.

(۳) یہ قول امام مالک کی طرف منسوب ہے دیکھیے مغنی لابن قدامۃ ۲/۴۶، ۴۷.

(۴) یہ قول، حنفیہ اور حنابلہ، کا ہے، اور یہی شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا اختیار ہے اور اسی کا فتوی شیخ ابن باز رحمہ اللہ دیتے تھے دیکھیے مغنی لابن قدامۃ ۲/۱۱، ۴۶، ۴۷، والاختیارات الفقھیۃ لابن تیمیہ ص ۳۴ والحیض والنفاس ص ۲۸۶۔۲۸۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادا فرمائی ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ نماز کو آخر وقت تک موخر کرنے والا گنہ گار نہیں ہے (لہذا آخر وقت تک نماز کو مؤخر کرنے والی عورت نے کوئی خلاف شریعت کام نہیں کیا بنا بریں جب اسے ادائیگی نماز سے قبل حیض آ گیا، تو اس میں اس کی کوئی غلطی نہیں، لہذا اس پر اس نماز کی قضاء واجب نہیں) یہ قول احناف اور اہل ظاہر کا ہے.(۱)

راجح: مذکورہ اقوال میں ان شاء اللہ راجح قول یہ ہے کہ اگر عورت حالت طہارت میں وقت پانے کے باوجود ادائیگی نماز میں اس قدر تاخیر کرتی ہے کہ مکمل نماز ادا کرنے کے لئے وقت باقی نہ رہے، پھر ادائیگی نماز سے پہلے حیض آ جائے تو ایسی صورت میں یہ نماز اس کے ذمہ باقی رہے گی، اور حصول طہارت کے بعد اس پر قضاء کرنی واجب ہے کیونکہ اس نے نماز کی ادائیگی میں کوتاہی اور سستی برتی ہے، اسی کا فتوی امام علامہ

(۱) دیکھئے الحیض والنفاس ص ۲۸۸، والمحلی لابن حزم ۲/ ۱۷۵، وبدایۃ المجتھد فی نھایۃ المقتصد ۱/ ۷۳.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت حالت طہارت میں ایک رکعت کے بمقدار وقت پا جاتی ہے تو اس پر اس وقت کی نماز قضا کرنی واجب ہے، اور اگر اس سے کم پاتی ہے تو نہیں، خواہ اول وقت میں پائے بایں طور کی غروب آفتاب کے بعد اسے ایک رکعت کے بمقدار وقت ملے پھر اسے ماہواری آنا شروع ہو جائے تو ایسی صورت میں ماہواری سے طہارت کے بعد اسے مغرب کی نماز قضا کرنی واجب ہے، یا آخر وقت میں پائے بایں طور کی کوئی عورت طلوع آفتاب سے پہلے ایک رکعت کی ادائیگی کے بمقدار پاک ہو جائے تو ایسی صورت میں غسل کرنے کے بعد اسے فجر کی نماز قضا کرنی ہوگی جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی) بخاری ح (۵۸۰) ومسلم ح (۶۰۷) اور جیسا کہ عائشہ وابن عباس، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (جس نے صبح کے نماز کی ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے پالی اس نے صبح کی نماز پالی جس نے عصر کے نماز کی ایک رکعت سورج ڈوبنے سے پہلے پالی اس نے عصر کی نماز پالی) مسلم ح (۴۲۴) اس حدیث کا مفہوم ہوا کہ جس نے ایک رکعت سے کم پائی اسے نماز نہیں ملے گی، دیکھئے مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین ۴/ ۳۰۹، اور یہی امام شافعی کا بھی قول ہے دیکھئے مغنی لابن قدامہ ۱/ ۴۷ وبدایۃ المجتھد فی نھایۃ المقتصد ۱/ ۷۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ ابن باز رحمہ اللہ دیتے تھے، اور اسی قول کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے پسند فرمایا ہے.(۱)

۲۔روزہ

عورت پر حالت حیض میں روزہ واجب نہیں ہے البتہ حصول طہارت کے بعد فوت شدہ روزوں کی وہ قضاء کرے گی.

۱/ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (الیس اذا حاضت المرأة لم تصل ولم تصم)(۲) کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو وہ نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے.

۲/عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے (کنا نحیض علی عهد رسول الله فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلاة)(۳) کہ اللہ کے رسول ﷺ کے زمانے میں ہمیں جب حیض لاحق ہوتا تھا تو ہمیں روزہ کی قضاء کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز کی قضاء کا نہیں.

یہ اللہ کا فضل وکرم ہے کہ اس نے عورتوں کو حالت حیض میں فوت شدہ نمازوں کے قضاء کا حکم نہیں دیا ہے کیونکہ عموماً انہیں ہر مہینہ چھ یا سات دن حیض آتا ہے جن میں

---

(۱) دیکھئے الاختیارات الفقهية لابن تیمیہ ص ۳۴.

(۲) بخاری، کتاب الحیض، باب ترک الحائض الصوم ح (۳۰۴)

(۳) بخاری، ح (۳۲۱) ومسلم ح (۳۳۵)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوت شدہ نمازوں کی تعداد ۳۰ یا ۳۵ ہوتی ہے، اور رکعت کی مجموعی تعداد ۱۰۲ یا ۱۱۹ ہے، بلا شبہ ہر ماہ ان نمازوں کا قضاء کرنا مشقت سے خالی نہیں ہے، چنانچہ اللہ تعالی نے اپنی رحمت سے حائضہ اور نفساء عورتوں کے ذمہ سے فوت شدہ نمازوں کے قضا کو واجب نہیں کیا ہے، رہا روزہ تو اس کا معاملہ آسان ہے، یہ سال بھر میں صرف رمضان کے مہینہ میں پیش آتا ہے، اس کے قضا میں عموما کوئی مشقت اور پریشانی نہیں ہوتی ہے، اس لئے روزہ کا قضاء واجب ہے نماز کا قضاء واجب نہیں ہے.

الحمد لله

۳۔ بیت اللہ کا طواف:

طہارت سے قبل حائضہ عورت کے لئے بیت اللہ شریف کا طواف کرنا جائز نہیں ہے.

ا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (الطواف بالبیت صلاۃ) بیت اللہ کا طواف کرنا نماز ہے.(۱)

۲/ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب انہیں دوران حج حیض آیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان سے فرمایا: (افعلی ما یفعل الحاج غیر أن لا تطوفی بالبیت حتی تطہری) (۲) وہ سب کچھ کرو جو حاجی کرتے ہیں البتہ پاک

(۱) اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے

(۲) اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف ہونے تک بیت اللہ کا طواف نہ کرو.

البتہ اگر حیض طواف افاضہ کے بعد آئے، تو طواف وداع حائضہ عورت سے ساقط ہو جاتا ہے: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے (امر الناس أن یکون آخر عهدهم بالبیت الا أنه خفف عن المرأة الحائض) (۱) لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا آخری عہد (حج میں) بیت اللہ کے ساتھ ہو، البتہ حائضہ عورتوں سے اسے ہلکا کر دیا گیا ہے.

۴۔ قرآن کا چھونا:

اس مسئلہ میں صحیح قول یہی ہے کہ حائضہ اور نفساء لئے قرآن کا چھونا جائز نہیں ہے.

۱۔ عمرو بن حزم، حکیم بن حزام، اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (لا یمس القرآن الا طاهر) (۲) قرآن کو صرف طاہر ہی ہاتھ لگائے.

البتہ علماء کی ایک جماعت حائضہ اور نفساء کو قرآن پڑھنے سے بھی (بغیر چھوئے ہوئے) روکتی ہے ان کا استدلال اس حدیث سے ہے (لا تقرء الحائض ولا الجنب شیئا من القرآن) (۳) حائضہ اور جنبی قرآن سے کچھ نہ پڑھیں.

(۱) مسلم، کتاب الحج باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض ح (۱۳۲۸)

(۲) اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے

(۳) سنن ترمذی، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی الجنب والحائض أنهما لا یقرءان القرآن ح (۱۳۱) وابن ماجة (۵۹۵) شیخ البانی نے ارواء الغلیل ح (۱۹۲) میں اور شیخ ابن باز نے منتقی الاخبار اور بلوغ المرام کی تعلیق میں اسے ضعیف قرار دیا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے قابل احتجاج نہیں، اس لئے اس مسئلہ میں صحیح بات یہی ہے کہ حائضہ اورنفساء (بغیر چھوئے ہوئے) قرآن پڑھ سکتی ہیں، رہا حائضہ اورنفساء کا جنبی پر قیاس کرنا تو یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ جنابت کی مدت مختصر ہوتی ہے، اور جنبی فوراً غسل کرسکتا ہے، اور اگر غسل کرنے کی طاقت نہیں ہے، تو تیمّم کر کے نماز اور قرآن پڑھ سکتا ہے، رہی حائضہ اورنفساء تو ان کا معاملہ ان کے ہاتھوں میں نہیں ہے، بلکہ یہ اللہ کے ہاتھوں میں ہے، حیض اور نفاس کئی دنوں تک باقی رہتا ہے، اس دوران اگر یہ قرآن نہ پڑھے، تو جو کچھ اس نے قرآن یاد کیا ہے، اسے بھولنے کا امکان ہے، اسی طرح اگر یہ معلّمہ ہے تو اسے عورتوں اور بچیوں کو پڑھانے کی بھی ضرورت ہوسکتی ہے، حائضہ اورنفساء کے زبانی قرآن پڑھنے کے جواز پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا دوران حج حیض آنے کا واقعہ بھی دلالت کرتا ہے جس میں اللہ کے رسول ﷺ نے ان سے فرمایا: (افعلی ما يفعل الحاج غير أن لا تطوفی بالبيت حتى تطهری) (۱) وہ سب کچھ کرو جو حاجی کرتے ہیں البتہ پاک صاف ہونے تک بیت اللہ کا طواف نہ کرو۔

اس حدیث میں آپ ﷺ نے یہ نہیں کہا (قرآن نہ پڑھو) حالانکہ دوران حج قرآن کا پڑھنا افضل عبادت ہے اس سے معلوم ہوا کہ درست قول یہی ہے کہ

(۱) اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حائضہ اور نفساء کے لئے بغیر چھوئے ہوئے قرآن کا پڑھنا جائز ہے.(۱)

۵۔ مسجد میں ٹھہرنا اور بیٹھنا:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (فانی لا احل المسجد لحائض ولا جنب)(۲) بلاشبہ میں حائضہ اور جنبی کے لئے مسجد میں داخلہ جائز قرار نہیں دیتا.

البتہ حائضہ اور نفساء مسجد کے اندر سے گزر سکتی ہیں بشرطیکہ اچھی طرح اپنی حفاظت کرلیں ،تا کہ مسجد کو گندہ کرنے کا اندیشہ نہ ہو،جیسا کہ مندرجہ ذیل دلائل اس پر دلالت کرتے ہیں:

۱/اللہ تعالی کے اس قول ﴿الا عابری سبیل﴾(۳) کا عموم.(یعنی جنبی اور حائضہ سب کے لئے عام ہے،جس سے معلوم ہوا کہ حائضہ مسجد سے گزر سکتی ہیں)

۲/عائشہ رضی اللہ عنھا سے آپ ﷺ نے فرمایا:(ان حیضتك لیست فی یدك) (۴) تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے.

۳/میمونہ رضی اللہ عنھا کا حالت حیض میں مسجد میں چٹائی رکھنے کا واقعہ(۵).

۴/ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:(حیضتك لیست فی

---

(۱) شیخ ابن باز نے اسی کو راجح قرار دیا ہے، دیکھئے فتاوی اسلامیہ ۱/۲۳۹ ،اور بلوغ المرام کی شرح ح (۱۲۴، ۱۴۹، ۱۵۹) نیز دیکھئے حجۃ النبی ﷺ للالبانی ص ۶۹ ،والحیض والنفاس ص ۲۲۵، ۲۷۰ جس میں بڑی مفید باتیں اس مسئلہ میں مذکور ہیں.

(۲) اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے

(۳) سورہ نساء آیت: ۴۳ (۴) اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے

(۵) اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یدك)(۱) تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں، وغیرہ احادیث اس کے جواز پر دلالت کرتی ہیں.

٦۔ہم بستری کرنا:

حائضہ اور نفساء سے ہم بستری کرنا حرام ہے:

۱۔ارشاد باری تعالی ہے:﴿ويسئلونك عن المحيض قل هو أذى فاعتزلوا النساء في المحيض ولا تقربوهن حتى يطهرن فاذا تطهرن فأتوهن من حيث أمركم الله ان الله يحب التوابين ويحب المتطهرين ﴾(۲) وہ لوگ آپ سے حیض کے متعلق سوال کرتے ہیں، تو کہہ دیجئے یہ گندگی ہے، لہذا حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو، اور جب تک پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ، ہاں جب وہ پاک ہو جائیں (یعنی غسل کرلیں) تو ان کے پاس اس راستے سے جاؤ جہاں سے اللہ تعالی نے تمہیں حکم دیا ہے، بیشک اللہ تعالی بہت توبہ اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے.

۲۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:(من اتى حائضا أو امرأة في دبرها، أو كاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر

(۱) اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے

(۲) سورہ بقرہ، آیت ۲۲۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بما أنزل علی محمد)(۱) جس نے اپنی بیوی سے حالت حیض میں ہم بستری کیا، یا اس کی سرین میں جماع کیا، یا کسی کاہن کے پاس آیا، اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کیا، تو اس نے محمد (ﷺ) کی لائی ہوئی شریعت کا کفر کیا.

حیض اور نفاس کے ختم ہونے کے بعد غسل کرنے سے پہلے بھی جماع کرنا جائز نہیں ہے، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿ ولا تقربوهن حتى يطهرن ﴾(۲) ان کے قریب نہ جاؤ ہاں جب وہ پاک ہو جائیں (یعنی غسل کرلیں).

اگر کوئی اپنی بیوی سے حالت حیض یا نفاس میں ہم بستری کرتا ہے، تو اسے توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ ایک یا آدھے دینار کا صدقہ بھی کرنا چاہئے.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا جو حالت حیض میں اپنی بیوی سے ہم بستری کرتا ہے: (يتصدق بدينار أو نصف دينار)(۳) وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے.

بنا بریں ایسے شخص کو صحیح قول کے مطابق ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنے میں اختیار

---

(۱) سنن ابوداؤد، کتاب الطب، باب فی الکھان ح (۳۹۰۴) والترمذی ح (۱۳۵) وابن ماجہ ح (۶۳۹) اور شیخ البانی نے صحیح سنن ابوداود ۱/۳۹، صحیح سنن ترمذی، ۱/۴۴، صحیح سنن ابن ماجہ ۱/۱۰۵، ارواء الغلیل ح ۲۰۰۶، اور آداب الزفاف ص ۳۱ میں اسے صحیح کہا ہے

(۲) سورہ بقرہ آیت: ۲۲۲

(۳) سنن ابو داؤد، کتاب الطھارۃ، باب فی اتیان الحائض ح (۳۹۰۴) والترمذی ح (۲۶۴) وترمذی ح (۱۳۶، ۱۳۷)، والنسائی ح (۲۸۸، ۳۶۸) ابن ماجہ ح (۶۴۰) اور شیخ البانی نے ارواء الغلیل ح ۱۹۷، میں اسے صحیح کہا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو چاہے اپنی سہولت کے مطابق وہی کرے.

اور ایک دینار ۴ر۷ سعودی جنیہ کے برابر ہوتا ہے اور آدھا دینار ۲ر۷ سعودی جنیہ کے برابر ہوتا ہے، بنابریں اگر کوئی ۴ر۷ یا ۲ر۷ سعودی جنیہ توبہ و استغفار کے ساتھ صدقہ کردے تو اس کے لئے کافی ہوگا.(۱)

اور معاصر وزن میں ایک دینار ۴،۲۵ گرام (سونا) کا ہوتا ہے اور آدھا دینار ۲،۱۳ گرام (سونا) کا ہوتا ہے (۲).

بہر حال دونوں میں سے کوئی بھی صدقہ کردے تو کافی ہوگا.

۷۔طلاق:

حالت حیض میں عورت کو طلاق دینا خلاف سنت، بدعت اور حرام ہے.

ا۔ارشاد باری تعالی ہے: ﴿فطلقوهن لعدتهن﴾ (۳) ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو!

یعنی حیض کے بعد ایسی طہارت میں انہیں طلاق دو جس میں ہم بستری نہ کیا ہو.

۲۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، جب یہ خبر عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اللہ کے رسول ﷺ کو ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں حکم دو کہ وہ رجوع کرلیں اور پاک ہونے تک اپنے پاس رکھیں پھر جب

(۱) یہی شیخ ابن باز کے نزدیک راجح ہے دیکھئے فتاوی اسلامیہ ۱/۲۲۸

(۲) الحیض والنفاس ص (۵۵۳)

(۳) سورہ طلاق آیت ۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے (دوبارہ) حیض آئے، اور پاک ہو تو اگر چاہیں، تو اسے اپنے پاس رکھیں اور اگر چاہیں تو دوبارہ ہم بستری کرنے سے پہلے طلاق دے دیں، یہی عورتوں کے طلاق دینے کی عدت ہے، جسے اللہ نے حکم دیا ہے اس میں عورتوں کو طلاق دیا جائے.(۱)

۸۔عدت کا مہینہ سے حساب کرنا:

جن عورتوں کو حیض آتا ہے ان کے طلاق کی عدت کا شمار حیض سے کرنا واجب ہے مہینے کے حساب سے شمار کرنا جائز نہیں ہے:

۱۔ارشاد باری تعالی ہے: ﴿والمطلقت يتربصن بأنفسهن ثلثة قروء﴾ (۲) طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں!

۲۔نیز ارشاد باری تعالی ہے: ﴿واللائی يئسن من المحيض من نسائكم ان ارتبتم فعدتهن ثلثة أشهر واللائی لم يحضن﴾ (۳) تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے ناامید ہو گئی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہو گیا ہو، تو ان کی عدت تین مہینہ ہے، اور ان کی بھی جنہیں حیض آنا شروع ہی نہ ہوا ہو.

مذکورہ دونوں آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جن عورتوں کو حیض آتا ہے ان کی عدت کا شمار حیض سے ہوگا اور جن عورتوں کا سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے حیض بند ہو گیا ہو یا کم سنی کی

---

(۱) بخاری، کتاب الطلاق، باب قول اللہ (یا أیھا النبی اذا طلقتم النساء) ح (۵۲۵۱)، ومسلم ح (۱۴۷۱).

(۲) سورہ بقرۃ آیت. ۲۲۸.

(۳) سورہ طلاق آیت. ۴.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے جنہیں حیض ہی نہ آتا ہوان کی عدت کا شمار مہینہ کے حساب سے ہوگا (یعنی تین مہینہ).

رہی وہ عورت جس کے شوہر کا انتقال ہوگیا ہوتو مطلقا، اس کی عدت چار مہینہ دس دن ہے، خواہ اسے حیض آتا ہو، یا کبرسنی یا صغرسنی کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿والذين يتوفون منكم ويذرون أزواجا يتربصن بأنفسهن أربعة أشهر وعشرا﴾(۱) تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں، وہ عورتیں اپنے آپ کو چار مہینے دس (دن) عدت میں رکھیں

یہ عدت وفات ہر عورت کے لئے ہے(۲) خواہ اسے حیض آتا ہو یا کبرسنی یا صغرسنی کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو(مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ ہو) البتہ اس سے حمل والی عورتیں مستثنی ہیں کیونکہ ان کی عدت وضع حمل ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وأولات الأحمال أن يضعن حملهن﴾(۳) اور حاملہ عورتوں کی عدت ان کے وضع حمل ہے.

حیض کے منجملہ احکام میں سے یہ بھی ہے کہ حیض بلوغت کی علامت ہے اور اس کی وجہ سے غسل واجب ہو جاتا ہے(۴).

---

(۱) سورہ بقرۃ آیت ۲۳۴

(۲) (۴) شرح العمدۃ لابن تیمیہ ۱/۴۷۲

(۳) سورہ طلاق آیت ۴

(۴) شرح العمدۃ لابن تیمیہ ۱/۴۷۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب۔ حیض اور نفاس والی عورت کے ساتھ کیا کرنا جائز ہے؟

جماع کے علاوہ حائضہ اور نفساء عورت کے ساتھ ہر طرح کا اٹھنا، بیٹھنا، سونا، بوس وکنار کرنا جائز ہے.

ا۔انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ یہودیوں کے یہاں جب کوئی عورت حائضہ ہوتی تھی، تو وہ اس کے ساتھ کھانا پینا، اور رہنا سہنا ترک کر دیتے تھے، صحابہ کرام نے اس کے بارے میں آپ ﷺ سے پوچھا، تو اللہ رب العالمین نے یہ آیت کریمہ ﴿ویسئلونك عن المحیض قل هو أذى ......﴾(۱) نازل فرمائی اس کے بعد آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: (اصنعوا كل شئ الا النكاح)(۲) سوائے جماع کے (حائضہ اور نفساء) عورت سے تم ہر چیز کر سکتے ہو.

۲۔ حائضہ عورت کے ساتھ لیٹنے کے سلسلے میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث.(۳)

۳۔ حرام بن حکیم کے چچا نے اللہ کے رسول ﷺ سے دریافت کیا کہ حالت حیض میں عورت سے ہمارے لئے کیا حلال ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تہبند کے اوپر سب کچھ حلال ہے(۴)

ہمارے شیخ علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حائضہ عورت سے جماع

(۱) سورہ بقرۃ آیت: ۲۲۲

(۲) مسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجھا وترجیلہ وطہارۃ سورھا ح (۳۰۲).

(۳) بخاری، کتاب الحیض، باب مباشرۃ الحائض ح (۳۰۲) ومسلم ح (۲۹۳).

(۴) سنن ابوداود، کتاب الطہارۃ، باب فی المذی ح (۲۱۲) ورشیخ البانی نے صحیح سنن ابوداود ۱/۱۹۷، میں اسے صحیح کہا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا حرام ہے (۱)، لیکن ناف کے نیچے اور گھٹنے کے اوپر عورت سے لطف اندوزی کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، اور اسی اجازت کو حدیث شریف میں ,,تہبند کے اوپر سب کچھ حلال ہے،، سے تعبیر کیا گیا ہے، رہا تہبند کے نیچے حصہ سے لطف اندوزی کرنا (جماع کے علاوہ) تو اس سلسلے میں صحیح یہی ہے کہ وہ بھی جائز ہے جیسا کہ آپ ﷺ (اصنعوا كل شئ الا النكاح) سوائے جماع کے (حائضہ اور نفساء) عورت سے تم ہر چیز کر سکتے ہو،، سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس حدیث میں صرف جماع کی ممانعت ہے.

بنا بریں حائضہ عورت سے لطف اندوزی کی تین حالتیں ہیں:

پہلی حالت: جماع کرنا یہ بالا جماع حرام ہے، جب تک عورت پاک نہ ہو جائے.

دوسری حالت: تہبند کے اوپر سے لطف اندوزی کرنا یہ بالا جماع حلال ہے.

تیسری حالت: تہبند کے نیچے ناف سے لے کر گھٹنے تک عورت سے لطف اندوزی کرنا، اس سلسلے میں علماء کا اختلاف ہے، لیکن راجح یہی ہے کہ جماع کے علاوہ ہر طرح کی لطف اندوزی کرنا جائز ہے، ویسے احتیاطا اس کا ترک کرنا بہتر ہے تاکہ حرام میں واقع ہونے سے محفوظ رہے. (۲)

میمونہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ اپنی بیویوں کے ساتھ

(۱) شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے فتاوی ۲۱/۶۲۴ میں حائضہ سے وطی کرنے کی حرمت پر تمام ائمہ کا اتفاق نقل کیا ہے.

(۲) آپ نے منتقی الاخبار کی شرح کرتے ہوئے ذکر کیا ہے نیز دیکھئے مغنی لابن قدامہ ۱/۴۱۴ والحیض والنفاس ص ۳۲۱۔۳۷۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت حیض میں تہبند کے اوپری حصہ کے ساتھ چمٹ کر لیٹتے تھے.(۱)

۲۔حائضہ کے ساتھ کھانا پینا:

ا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں حالت حیض میں پانی پیتی ،پھر برتن آپ ﷺ کو دے دیتی ،تو آپ ﷺ وہیں منہ رکھ کے پانی پیتے جہاں پر میں نے منہ رکھ کے پانی پیا تھا، اسی طرح حالت حیض میں گوشت والی ہڈی کو نوچ کر کھاتی ، پھر اسی ہڈی کو آپ ﷺ کو دے دیتی ،تو آپ ﷺ ہڈی کے گوشت کو اسی جگہ سے کھاتے جہاں سے میں نے کھایا تھا.(۲)

۲۔عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ نے فرمایا:(ان حيضتك ليست في يدك)(۳) تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے.

۳۔عیدین کے موقعہ پر عیدگاہ جانا:

حائضہ عورت کے لئے عیدگاہ جانا، خطبہ کا سننا، مسلمانوں کی دعا اور نیک کام میں شرکت کرنا، مباح ہی نہیں بلکہ مستحب ہے.

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے، ہم نو جوان لڑکیوں، پردہ نشین اور حائضہ عورتوں کو عیدگاہ لے جائیں، حائضہ عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں، ایک روایت میں ہے: وہ نماز سے الگ رہیں، مسلمانوں کی دعا اور نیک کام میں شریک

(۱) مسلم، کتاب الحیض، باب مباشرۃ الحائض فوق الازار ح (۲۹۴).

(۲) مسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجھا وترجیلہ وطہارۃ سؤرھا ح (۳۰۰).

(۳) مسلم، ح (۲۹۹) اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں.(۱)

۴۔حائضہ بیوی کی گود میں سر رکھ کے قرآن پڑھنا جائز ہے:

عائشہ رضی اللہ عنھا کا بیان ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ میری گود میں ٹیک لگا لیتے تھے، میں حالت حیض میں ہوتی تھی، اور پھر آپ ﷺ قرآن پڑھتے تھے.(۲)

۵۔حائضہ بیوی کا شوہر کے سر کا دھونا اور اس میں کنگھی کرنا جائز ہے.

عائشہ رضی اللہ عنھا کا بیان ہے کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھی، اور میں حالت حیض میں ہوتی تھی.(۳)

۶۔ مذکورہ ممنوع عبادتوں کو چھوڑ کر حالت حیض میں عورت بقیہ سارے عبادات کو کرسکتی ہے: چنانچہ حائضہ عورت ہر طرح کی ماثور اور مسنون دعاؤں کو پڑھ سکتی ہے ،حج اور عمرہ کے لئے احرام باندھ سکتی ہے، البتہ طہارت سے پہلے بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کرسکتی ہے، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب انہیں دوران حج حیض آیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان سے فرمایا: (افعلی ما يفعل الحاج غير أن لا تطوفي بالبيت حتى تطهري)(۴) وہ سب کچھ کرو جو حاجی کرتے ہیں البتہ پاک صاف ہونے تک بیت اللہ کا طواف نہ کرو.

(۱) بخاری، کتاب الحیض، باب شھود الحائض العیدین ودعوۃ المسلمین ویعتزلن المصلی ح (۳۲۴) مسلم ح (۸۹۰)

(۲) بخاری، کتاب الحیض، باب قراءۃ الرجل فی حجر امرأتہ وھی حائض ح (۲۹۷) مسلم ح (۳۰۱).

(۳) بخاری، کتاب الحیض، باب غسل الحائض رأس زوجھا وترجیلہ ح (۲۹۵) ومسلم ح (۲۹۷)

(۴) اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طہارت کی علامت

حیض سے طہارت کی دو علامت ہے:

پہلی علامت: قصہ ء بیضاء

قصہ ء بیضاء کسے کہتے ہیں اس سلسلے میں علماء کے کئی اقوال ہیں جو درج ذیل ہیں:

ا۔ سفید پانی جو حیض کے بعد نکلتا ہے.

۲۔ سفید دھاگے کے مانند ایک مادہ جو مکمل طور پر حیض کے ختم ہونے پر نکلتا ہے.

جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا حائضہ عورتوں سے کہتی تھیں کہ (لا تعجلن حتی ترين القصة البيضاء) (ا) نماز پڑھنے میں جلدی نہ کرو جب تک کہ قصہ بیضاء نہ دیکھ لو.

۳۔ اگر کرسف (وہ روئی جو عورت ایام حیض میں اپنی شرم گاہ میں رکھتی ہے) خشک نکلے اس پر زردی وغیرہ کے اثرات نہ ہوں تو اسی کو قصہ بیضاء کہتے ہیں. (۲)

دوسری علامت: خشکی

حیض سے طہارت کی دوسری علامت یہ ہے کہ عورت حیض ختم ہونے کے بعد اپنی شرم گاہ میں روئی یا کپڑا ڈال کر نکالے اگر خشک نکلے یا اس پر قصہ بیضاء ہو یا صرف خشک ہو تو یہ پاکی کی علامت ہے. (۳)

(ا) اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے

(۲) النهاية في غريب الحديث لابن الاثير ۴/۷۱ والحيض والنفاس ص ۵۳۴.

(۳) الحيض والنفاس لرواية ص ۵۳۴. ومنهاج المسلم ص ۱۸۹ والشرح الممتع ۱/۴۳۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفاس

ا۔لغوی تعریف: نِفاس حرف نون پر زیر کے ساتھ یہ مصدر ہے جس کا معنی جننا، بچہ پیدا کرنا ہے، اور جب بچے کی پیدائش ہو جائے تو ایسی عورت کو نفساء کہتے ہیں.(۱)

شرعی تعریف: ایسا خون جو ولادت کیوجہ سے ولادت کے وقت یا ولادت سے پہلے ایک دن یا دو دن یا تین دن عورت کی بچہ دانی سے روانی کے ساتھ نکلے یا ولادت کے بعد ایک مخصوص مدت تک نکلے.

۲۔حیض اور نفاس کے خون میں فرق:

نفاس اور حیض کے خون میں کوئی فرق نہیں ہے، کیونکہ درحقیقت نفاس کا خون حیض کا وہی خون ہوتا ہے، جو عورت کی بچہ دانی میں بچہ کی غذا سے باقی رہ جاتا ہے اور پھر بچہ کی ولادت کے وقت نکلتا ہے.(۳)

حیض ونفاس کے احکام میں فرق

نفاس اور حیض دونوں کے احکام یکساں ہیں یعنی جو چیزیں حائضہ کے لئے حرام ہیں، وہی نفساء کے لئے بھی حرام ہیں، اور جو چیزیں حائضہ کے لئے حلال ہیں، وہی نفساء کے لئے بھی حلال ہیں، اسی طرح جو چیزیں حائضہ پر واجب ہیں وہی نفساء پر بھی واجب

(۱) لسان العرب والقاموس المحیط باب السین فصل النون

(۲) دیکھئے: الحیض والنفاس والاستحاضہ لراویہ بنت احمد ص ۴۴۶، ۴۶۷ والدماء الطبیعیہ للشیخ ابن العثیمین ص ۳۹

(۳) شرح العمدة لابن تیمیہ ۵۱۶/۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور جو چیزیں حائضہ سے ساقط ہیں، وہی نفساء سے بھی ساقط ہیں، کیونکہ نفاس اور حیض درحقیقت دونوں ایک ہی خون ہے، جیسا کہ اس سے پہلے بیان کیا گیا، البتہ درج ذیل امور میں دونوں کے احکام مختلف ہیں:

ا۔عدت

نفاس کو عدت میں نہیں شمار کیا جائے گا کیونکہ حالت نفاس میں طلاق کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں، یا تو طلاق ولادت سے پہلے دی گئی ہو ایسی صورت میں ولادت کی وجہ سے عدت ختم ہو جائے گی، یا ولادت کے بعد دیا گئی ہو تو ایسی صورت میں نفاس کے ختم ہونے کے بعد حیض کے آنے کا انتظار کیا جائے گا اور جب حیض آنا شروع ہو جائے گا تو اس وقت سے عورت تین حیض عدت گذارے گی .

۲۔مدت ایلاء:

مدت حیض کو مدت ایلاء میں شمار کیا جائے گا جب کہ مدت نفاس کو مدت ایلاء میں شمار نہیں کیا جائے گا.

(ایلاء کا مطلب ہوتا ہے کہ شوہر اپنی بیوی سے چار مہینہ یا اس سے زیادہ مدت تک جماع نہ کرنے کی قسم کھالے)

۳۔بلوغت:

بلوغت کی پہچان حیض سے ہوتی ہے نفاس سے نہیں، کیونکہ درحقیقت نفاس آنے سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے عورت بالغ ہوجاتی ہے، بایں طور کہ نفاس سے پہلے منی کا انزال ہونا پھر حمل کا قرار پانا عورت کے بالغ ہونے کی علامت ہے۔

۴۔حیض کا خون مہینہ کے مخصوص ایام میں آتا ہے جبکہ نفاس کا خون بچہ کی ولادت کے وقت، یا ولادت سے پہلے ایک دن یا دو دن یا تین دن روانی سے نکلتا ہے۔(۱)

۴۔نفاس کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت:

اس سلسلے میں صحیح بات یہی ہے کہ نفاس کی کم سے کم مدت کی کوئی حد نہیں ہے البتہ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالس دن ہے، اور اگر چالس دن سے پہلے عورت پاک ہوجاتی ہے، تو اسے غسل کرکے نماز پڑھنی شروع کردینی چاہیے

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ (كانت النساء في عهد رسول الله ﷺ تقعد بعد نفاسها أربعين يوما)(۲) اللہ کے رسول ﷺ کے زمانہ میں نفاس والی عورتیں چالس دن تک نفاس میں گزارتی تھیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ، صحابہ، تابعین اور ان کے بعد والوں میں سے اکثر اہل علم کے نزدیک نفاس والی عورتیں چالس دن تک نماز ادا نہیں کرینگی الا یہ

(۱) دیکھئے الحیض والنفاس والاستحاضہ لراویہ بنت احمد ص ۲۴۷، ۲۷۸، والدماء الطبیعیہ للشیخ ابن العثیمین ص ۴۰ والشرح الممتع لہ ۱/۴۵۰۔۴۵۳۔۴۵۴، شیخ کے نزدیک نفاس والی عورت کو طلاق حرام نہیں ہے ۱/۴۵۳

(۲) سنن ابوداود، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی وقت النفساء ح (۳۱۱) وترمذی ح (۱۳۹) وابن ماجہ ح (۶۴۸) اور شیخ البانی نے صحیح سنن ابوداود ۱/۶۲، اور ارواء الغلیل ۱/۲۲۲۔۱/۲۲۶ میں اسے حسن کہا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ چالیس دن سے پہلے پاک ہو جائیں تو انہیں غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دینی چاہئے .اور اگر چالیس دن کے بعد تک بھی خون جاری رہتا ہے تو اکثر علماء اور فقہاء کا کہنا ہے کہ ایسی صورت میں نماز نہیں ترک کرنی چاہئے (۱) (کیونکہ وہ مستحاضہ کے حکم میں ہوگی جس کا ذکر آگے آرہا ہے)، یہی قول ان شاء اللہ راجح اور بہتر ہے .

استحاضہ

ا ر لغوی تعریف: استحاضہ حیض سے باب استفعال کا مصدر ہے، جو حیض کے ماسوا ایک خون کو کہتے ہیں .(۲)

شرعی تعریف: استحاضہ عورت کی شرمگاہ سے اس مسلسل بہنے والے خون کو کہتے ہیں جو بچہ دانی سے نہ نکلے، بلکہ کسی بیماری کی وجہ سے، یا رگ عاذل جو بچہ دانی کے نیچے ہوتی ہے کی خرابی کی وجہ سے ایام حیض کے علاوہ دنوں میں خارج ہو .(۳)

حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق:

حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق کرنے کی کئی علامتیں ہیں جسے عموما اکثر عورتیں

---

(۱) شیخ ابن باز رحمہ اللہ اسی کا فتوی دیا کرتے تھے دیکھئے فتاوی دائمی کمیٹی ۵/۴۱۵ ـ اور فتاوی اسلامیہ ۱/۲۳۸.

(۲) المصباح المنیر ۱/۱۵۹.

(۳) دیکھئے الحیض والنفاس والاستحاضہ لراویہ بنت احمد ص ۲۸۳، ۲۸۸ والدماء الطبیعیہ للشیخ ابن العثیمین.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتی ہیں ذیل میں چند علامتیں ذکر کی جارہی ہیں:

پہلی علامت: حیض کا خون کالا گھاڑا، اور بدبودار ہوتا ہے، جبکہ استحاضہ کا خون پتلا سرخ ہوتا ہے، اس میں کوئی بو نہیں ہوتی ہے۔

دوسری علامت: حیض کا خون بچہ دانی کے آخری حصہ سے نکلتا ہے، جبکہ استحاضہ کا خون بچہ دانی کے شروع میں موجود رگ عاذل سے نکلتا ہے، یعنی استحاضہ کا خون بچہ دانی کے بجائے ایک رگ سے نکلتا ہے۔

تیسری علامت: حیض کا خون ایک طبعی خون ہے جو حالت صحت میں مخصوص ایام میں نکلتا ہے جبکہ استحاضہ کا خون بیماری کا خون ہے جس کے خارج ہونے کا کوئی مخصوص وقت نہیں ہے۔(۱)

استحاضہ میں مبتلا عورت کی تین حالت ہے

پہلی حالت: استحاضہ کی بیماری لاحق ہونے سے پہلے اسے حیض معلوم مدت میں آتا رہا ہو، ایسی صورت میں یہ عورت ہر مہینہ اسی معلوم مدت کو حیض مانے گی، اور اس مدت میں اس پر حیض کے سارے احکام لاگو ہونگے، اور اس مدت کے بعد جو خون آئے گا اسے استحاضہ مانے گی، اور اس پر اس وقت استحاضہ کے سارے احکام لاگو ہونگے۔

---

(۱) دیکھئے الحیض والنفاس والاستحاضہ لراویہ بنت احمد ص ۴۸

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی دلیل ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فاطمہ بنت ابی حبیش کے متعلق وہ حدیث ہے جس میں ہے کہ عہد رسالت میں ایک عورت کا خون بہتا تھا (یعنی استحاضہ ہو گیا تھا) تو انہوں نے اس کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چاہئے کہ اس بیماری کے لاحق ہونے سے پہلے اسے مہینہ میں کتنا دن حیض آتا تھا، اسے شمار کرلے اور اس کے بعد اتنے دن ہر مہینہ میں نماز چھوڑ دیا کرے، پھر جب وہ دن گزر جائیں تو غسل کرے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے (یعنی خون کے منتشر ہونے سے تحفظ کا انتظام کرلے) اور نماز پڑھے (۱)

دوسری دلیل ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ میں ایک ایسی عورت ہوں جو کبھی بھی اپنے آپ کو پاک نہیں سمجھتی ہوں تو کیا ایسی حالت میں نماز چھوڑ دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو ایک رگ کا خون ہے، حیض کا خون نہیں ہے، جب تمہارا حیض آئے تو نماز چھوڑ دو، اور جب حیض کی مدت ختم ہو جائے، تو اپنے بدن سے خون دھولو اور نماز پڑھو اور پھر تم ہر نماز کے لئے وضوء کرو یہاں تک کہ دوبارہ حیض کا وقت آجائے .(۲)

(۱) سنن ابوداود، کتاب الطہارۃ، باب فی المرأۃ تستحاض ومن قال تدع الصلاۃ فی عدۃ الایام التی کانت تحیض ح (۲۷۴) ونسائی ح (۲۰۸) وابن ماجہ ح (۶۲۳) اور شیخ البانی نے صحیح سنن ابوداود ۱/۵۲، میں اسے صحیح کہا ہے.

(۲) بخاری، کتاب الحیض، باب غسل الدم ح (۲۲۸) ومسلم ح (۳۳۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری دلیل / عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے اللہ کے رسول ﷺ سے (استحاضہ کے متعلق) دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اتنے دنوں تک انتظار کرو جتنے دنوں تک پہلے تمہارا حیض آتا تھا، پھر غسل کرو اور نماز پڑھو.(۱)

بنابریں جس مستحاضہ عورت کی پہلے سے حیض کی کوئی عادت ہے، وہ حسب عادت ہر مہینہ اتنے دنوں تک انتظار کرے، اور جب عادت کی مدت ختم ہو جائے تو حسب دستور غسل کرے، اور نماز پڑھنی شروع کردے، ہر نماز کے وقت وضو کرے، اور اس وقت میں جس قدر فرائض اور نوافل کی اُدائیگی کرنی چاہے کرسکتی ہے، تا آنکہ دوسری نماز کا وقت نہ آجائے (دوسری نماز کا وقت آنے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اسے دوسری نماز کے لئے از سرِ نو وضو کرنی پڑے گی).

<u>دوسری حالت</u>: استحاضہ کی بیماری لاحق ہونے سے پہلے حیض کی کوئی معلوم عادت نہ ہو لیکن وہ حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق کرسکتی ہے، بنابریں اگر خون کالا ہے یا گاڑھا ہے یا بدبودار ہے تو وہ حیض ہوگا اور حیض کے سارے احکام اس پر لاگو ہوں گے، اور اگر مذکورہ صفات نہیں پائی جاتی ہیں تو وہ استحاضہ کا خون ہوگا، اور اس پر استحاضہ کے سارے احکام لاگو ہوں گے، اس کی دلیل، فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث ہے جس میں ہے کہ ان کو استحاضہ کی بیماری لاحق تھی

(۱) مسلم، کتاب الحیض، باب المستحاضۃ وغسلها وصلاتها ح (۳۳۴).

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان سے فرمایا:(ان دم الحیض دم أسود یعرف فاذا کان ذلك فأمسکی عن الصلاۃ فاذا کان الآخر فتؤضی وصلی فانما ھو عرق)یقیناً حیض کا خون سیاہ رنگ کا ہوتا ہے، جو پہچانا جاتا ہے، جب ایسا خون ہوتو تم نماز سے رک جاؤ، اور جب کوئی دوسرا (خون) ہوتم وضوکرواورنمازاداکرو!(۱)

<u>تیسری حالت</u>: مستحاضہ عورت کو نہ تو پہلے سے حیض کی عادت معلوم ہو، اور نہ ہی اسے حیض اور استحاضہ کے خون میں صحیح تمیز کرنے کی صلاحیت ہو، بایں طور کہ اس کی بلوغت ہی استحاضہ کی حالت میں ہی ہوئی ہوجس کی وجہ سے وہ حیض اور استحاضہ میں تمیز نہ کرپاتی ہو یا پہلے اسے حیض کی عادت معلوم رہی ہو پھر بھول گئی ہو یا اسے عادت یا تمیز کی تعیین میں تردد ہوتو ایسی حالت میں یہ عورت عام عورتوں کی عادت کے مطابق ہر مہینہ میں چھ یا سات دن حیض کا شمار کرے گی ان دونوں مدتوں میں سے جو بھی اس کی قریبی رشتہ دار عورتیں جیسے ماں بہن خالہ پھوپھی کی عادت کے موافق ہوگا اس پر عمل کرے گی، ان ایام کا شمار اسی دن سے کرے گی جس دن پہلی بار خون دیکھے گی، اس مدت کے بعد بقیہ ایام کو استحاضہ شمار کرے گی اس کی دلیل حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے ان سے فرمایا:(انما ھی رکضۃ

(۱) سنن ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب من قال اذا اقبلت الحیض تدع الصلاۃ ح (۲۸۶) ونسائی ح (۲۱۵،۲۱۶)، اور شیخ البانی نے صحیح سنن ابوداؤد ۱/۵۵، صحیح سنن نسائی ح ۲۵۰، اور ارواء الغلیل ۱/۲۲۳ میں اسے حسن کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من رکضات الشیطان فتحیضی ستة ایام أو سبعة أیام فی علم الله ثم اغتسلی ....) یہ تو شیطان کا ایک کچوکا ہے، لہذا تم چھ یا سات دن حیض کا شمار کرو پھر نہا لو، جب تم پاک وصاف ہو جاؤ، تو پھر ۲۳ یا ۲۴ دن نماز پڑھو اور روزہ رکھو بیشک یہ تمہارے لئے کافی ہوگا، اور ہر ماہ اسی طرح کیا کرو جیسا کہ حیض والی خواتین اپنے پاکی اور طہارت والے ایام میں کرتی ہیں.(۱)

خلاصہ کلام عادت والی عورت اپنے عادت پر عمل کرے گی اور حیض واستحاضہ کے خون کے درمیان تمیز کرنے والی اپنی تمیز کے مطابق عمل کرے گی، اور جسے نہ عادت ہو اور نہ ہی حیض واستحاضہ کے خون کے درمیان تمیز کرنیکی صلاحیت ہو، ایسی عورت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کی حدیث پر عمل کرتے ہوئے سابقہ تفصیل کے ساتھ چھ یا سات دن حیض کا شمار کرے گی، اور بقیہ ایام میں غسل کرنے کے بعد نماز پڑھے گی (۲).

---

(۱) سنن ابو داود، کتاب الطہارۃ، باب من قال اذا اقبلت الحیض تدع الصلاۃ ح (۲۸۷) وترمذی، ح (۱۲۸) وابن ماجہ ح (۶۲۷) ونسائی ح (۲۱۶،۲۱۵) اور شیخ البانی نے ارواء الغلیل ۲۰۲/۱ ح (۱۸۸) صحیح سنن ابو داود ح (۲۶۷)، صحیح سنن ترمذی ح (۱۱۰) اور، صحیح سنن ابن ماجہ ح (۵۱۰) میں اسے حسن کہا ہے

(۲) دیکھئے الحیض والنفاس والاستحاضہ لراویہ بنت احمد ص ۳۸۹، ۵۳۴ والدماء الطبیعیہ للشیخ ابن العثیمین ومنار السبیل ۵۹/۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استحاضہ کے احکام

مستحاضہ عورت پاک عورت کی طرح ہے، وہ نماز، روزہ، اعتکاف، قرآن پاک چھونا پڑھنا مسجد میں ٹھہرنا، پاک عورتوں کی طرح سب کچھ کرسکتی ہے، اس پر وہ ساری عبادتیں واجب ہیں جو پاک عورتوں پر واجب ہیں، اسی طرح وہ پاک عورتوں کی طرح اپنے شوہر کے لئے حلال ہے(۱)، البتہ مندرجہ ذیل امور میں وہ پاک عورتوں سے مختلف ہے:

۱۔ انقطاع حیض کے بعد ایک مرتبہ صرف مستحاضہ عورت پر غسل کرنا واجب ہے جیسا کہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے جب اللہ کے رسول ﷺ سے (استحاضہ کے متعلق) دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (امکثی قدر ما كانت تحبسك حيضتك ثم اغتسلي وصلي)(۱) تم اتنے دنوں تک رکی رہو جتنے دنوں تک تمہیں تمہارا حیض روکے رکھے پھر غسل کرو اور نماز پڑھو.

پھر ہر نماز کے وقت کے لئے اس پر وضو کرنا ضروری ہے.

۲۔ مستحاضہ پر ہر نماز کے وقت وضو کرنا واجب ہے:

جیسا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: (ثم توضئي لكل صلاة حتى يجئي ذلك الوقت) (۲)

(۱) مسلم کتاب الحیض، باب المستحاضۃ وغسلھا وصلاتھا (۳۳۴،۶۶).

(۲) اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر تم ہر نماز کے لئے وضوء کرو یہاں تک کہ دوبارہ اس کا وقت آ جائے.

بنا بریں اوقات مقررہ پر پڑھی جانے والی نماز کے لئے مستحاضہ کو وقت کے داخل ہونے سے پہلے وضو نہیں کرنی چاہئے بلکہ جب وقت داخل ہو جائے تو وضو کرے ،اور اس وضوء سے جب تک استحاضہ کے خون کے علاوہ کوئی دوسرا ناقض وضو نہ پایا جائے ، وہ ہر طرح کی فرض نفل جو بھی نماز ادا کرنی چاہے ادا کرسکتی ہے،تا آنکہ اس نماز کا وقت ختم نہ ہو جائے.

۳۔ مستحاضہ وضو کرنے سے پہلے اپنی شرمگاہ کو دھل لے ،اور خون کے پھیلنے سے تحفظ کے لئے اس جگہ روئی وغیرہ رکھ لے، یا اس پر پٹی باندھ لے جیسا کہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ان سے کہا: (میں تمہیں کرسف (روئی) رکھنے کا مشورہ دیتا ہوں ،اس سے تمہارا خون رک جائے گا ،تو انہوں نے کہا کہ اس سے بھی زیادہ ہے،تو آپ ﷺ نے کہا کپڑا رکھ لو تو وہ کہنے لگیں کہ اس سے بھی زیادہ ہے، وہ تو بہت تیز بہتا ہے تو آپ ﷺ نے کہا کہ لنگوٹ باندھ لو)(۱).

اور جیسا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: (فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل)(۳) تم غسل کرو پھر

(۱) سنن ابوداود، کتاب الطہارۃ، باب من قال اذا اقبلت الحیض تدع الصلاۃ ح (۲۸۷) وترمذی، ح (۱۲۸) وابن ماجہ ح (۶۲۷) ملاحظہ ہو سنن ابوداود ۱/۵۲، صحیح سنن ابن ماجہ ۱/۱۰۳، ارواء الغلیل ح (۱۸۸).

(۳) اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کپڑے کا لنگوٹ باندھ لو پھر تم نماز پڑھو.

حسب استطاعت خون سے تحفظ کے باوجود بھی اگر خون نکلتا رہتا ہے، تو اس سے اس کی نماز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، جیسا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کی حدیث کی بعض روایتوں میں ہے، کہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: (وتوضئي لكل صلاة وان قطر الدم على الحصير)(۱) اور تم ہر نماز کے لئے وضو کرو اور نماز پڑھو اگر چہ خون چٹائی پر ہی کیوں نہ ٹپکتا رہے.

۴۔ مستحاضہ عورت کے لئے جمع صوری جائز ہے:

جیسا کہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: (اگر تجھ میں یہ ہمت ہے کہ، ظہر کو موخر اور عصر کو مقدم کر کے غسل کرے اور ظہر اور عصر کی نماز کو ایک ساتھ پڑھ لے، اور مغرب کو موخر اور عشاء کو مقدم کر کے، غسل کرے اور مغرب اور عشاء کو ایک ساتھ پڑھ لے، اور فجر کی نماز کے لئے الگ غسل کرے تو ایسا تو کرسکتی ہے)(۲)

اور اگر مستحاضہ عورت نماز ظہر اور عصر کو ان دونوں میں سے کسی ایک کے وقت میں پڑھ لیتی ہے اور مغرب وعشاء کو ان دونوں میں سے کسی ایک کے وقت میں

(۱) سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، وسننہا باب ماجاء فی المستحاضۃ التی قد عدت أیام اقرائها قبل أن تستمر بها الدم ح (۶۲۴) صحیح سنن ابن ماجہ ۱/۱۰۳ ۔ نیز صحیح بخاری میں ہے امہات المومنین میں سے ایک بیوی نماز پڑھتی تھیں اور ان کے نیچے طشتری ہوتی تھی جس میں خون اور زردی گرتی تھی دیکھئے بخاری مع فتح ۱/۴۱۱ ح (۳۱۰)

(۲) اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھ لیتی ہے، تو ایسا کرنا اس کے لئے جائز ہے، کیونکہ وہ مریض کے حکم میں ہے (۱) واللہ مستعان.(۲)

دوران حمل نکلنے والا خون استحاضہ ہوگا یا حیض

عموماً حالت حمل میں حیض کا آنا بند ہو جاتا ہے، لیکن اگر کسی عورت کو حالت حمل میں خون آتا ہے، تو اس خون کا کیا حکم ہوگا؟ آیا اسے حیض کا خون مانا جائے گا یا استحاضہ کا ،اس سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے، کچھ کا کہنا کہ یہ فاسد خون ہے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (لا توطأ حامل حتی تضع ولا حائل حتی تستبری بحیضۃ)(۳) حمل والی (قیدی عورت) سے ولادت سے قبل جماع نہ کیا جائے اور بغیر حمل والی (قیدی عورت) سے جب تک کہ ایک حیض آنے سے استبراء رحم نہ کرلیا جائے جماع نہ کیا جائے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہی جمہور تابعین کا قول ہے، اور جن تابعین نے کہا ہے کہ یہ حیض ہے، ان کی اس سے مراد وہ خون ہے جو ولادت سے ایک دن یا دو دن یا تین دن قبل روانی کے ساتھ نکلتا ہے، اور اسے نفاس کہتے ہیں (۴)

---

(۱) شیخ ابن باز رحمہ اللہ اسی کا فتوی دیا کرتے تھے.

(۲) ملاحظہ ہو، الحیض والنفاس والاستحاضہ لراویہ بنت احمد ص ۵۳۵، ۵۴۸ نیز دیکھئے مغنی لابن قدامہ ۱/۴۴۹.

(۳) سنن ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی وطء السبایا ح (۲۱۵۷) ودارمی، ح (۲۳۰۰) اور شیخ البانی نے ارواء الغلیل ح (۱۸۸) اسے صحیح قرار دیا ہے

(۴) دیکھئے مغنی لابن قدامہ ۱/۴۴۳، ۴۴۴.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ علماء کا کہنا ہے کہ حالت حمل میں نکلنے والا خون حیض کا خون ہے کیونکہ اصل یہی ہے.

ہمارے شیخ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ ابن باز رحمہ اللہ کے نزدیک پہلا قول راجح ہے یعنی حاملہ عورت کو حیض نہیں آتا ہے اور حالت حمل میں نکلنے والے خون استحاضہ کی طرح فاسد خون ہوتا ہے.(۱)

سلس البول کے احکام

جو شخص سلس البول کے مرض میں مبتلا ہو یعنی اس کا پیشاب مسلسل نکلتا رہتا ہو کبھی بند نہ ہوتا ہو ایسے شخص کو نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد بدن، اور کپڑے پر جہاں بھی پیشاب لگا ہو صاف کر کے شرمگاہ کو دھلنا چاہیئے، اور پھر پیشاب نکلنے کی جگہ پر کوئی چیز باندھ لے تاکہ پیشاب دھلنے کے بعد دوبارہ بدن، کپڑا، پر نہ لگنے پائے اور نہ ہی جائے نماز اور مسجد گندی ہونے پائے. اس کے بعد وضو کرے.

یہی حکم اس شخص کا بھی ہے جسے مسلسل ہوا نکلنے کی بیماری لاحق ہے.

اسی طرح جسے برابر مذی خارج ہوتی رہتی ہے وہ بھی اپنے اپنی شرمگاہ اور فوطوں کو دھلے اور جہاں کپڑے پر مذی لگنے کا امکان ہو وہاں پانی سے چھینٹا مارلے.

مذکورہ تینوں طرح کے مریضوں کو بعینہ مستحاضہ کی طرح نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد وضو کرنا چاہیئے، پھر وقت کے اندر وہ ہر طرح کا فرض، نفل جو بھی نماز

(۱) ملاحظہ ہو فتاوی دائمی کمیٹی ۳۹۲/۵ وشرح العمدہ لابن تیمیہ ۵۱۴/۱ وشرح الزرکشی ۴۵۰/۱ نیز دیکھئے فائدہ کے لئے الدماء الطبیعیہ للشیخ ابن العثیمین والشرح الممتع لہ ۴۰۳/۱-۴۰۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادا کرنی چاہیں ادا کر سکتے ہیں، تا آنکہ اس نماز کا وقت ختم نہ ہو جائے ،اور اگر وضو کرنے کے بعد نماز سے پہلے یا نماز کے بعد مذکورہ چیزوں میں سے کوئی چیز نکلتی ہے، تو اس سے نماز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا ۔

سلس البول کے مریض کو چاہئے کہ نماز کے لئے ایک پاک کپڑا الگ سے رکھے کیونکہ پیشاب نجس ہوتا ہے، لیکن اگر ایسا کرنے میں مشقت ہو تو اسی کپڑے میں نماز پڑھ لے (ان شاء اللہ) یہ اس کے لئے معاف ہے

ارشاد باری تعالی ہے﴿فاتقوا اللہ ما استطعتم﴾(۱) جس قدر تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرو!

نیز ارشاد باری تعالی ہے﴿وما جعل اللہ علیکم فی الدین من حرج ﴾(۲) اور تم پر اللہ نے دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی.

نیز ارشاد باری تعالی ہے﴿لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا ﴾(۳) اللہ تعالی کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا.

نیز ارشاد باری تعالی ہے﴿یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ﴾(۴) اللہ تعالی کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے سختی کا نہیں.

(۱) سورۂ تغابن آیت ۱۶

(۲) سورۂ حج آیت ۷۸

(۳) سورۂ بقرہ آیت ۲۸۶

(۴) سورۂ بقرہ آیت ۱۸۵

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اذا أمرتكم بأمر فأتوا منه ما استطعتم)(۱) جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل کرو.

نماز جمعہ کے لئے مذکورہ مریضوں کو اتنا وقت پہلے وضو کرنا چاہیے جس میں یہ آسانی سے خطبہ جمعہ سن سکیں اور نماز ادا کر سکیں .(۲)

ایسے لوگ ہمیشہ اللہ سے شفا کی دعا کریں، اور جائز علاج کی تلاش جاری رکھیں، اللہ تعالی سے ہم دعا گو ہیں، اے اللہ ہمیں اور ہمارے سارے مسلمان بھائی بہنوں کو ہر برائی سے عافیت عطا فرما اور ہر شر سے محفوظ رکھ! آمین

مترجم۔ابو سعد محمد عرفان محمد عمر

بوقت صبح ۱۰/۵۲

۴ رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باللغة الأوردية

طهور المسلم

فی ضوء الکتاب والسنة

مفهوم، فضائل، آداب، أحکام

تالیف

فضيلة الشيخ الدكتور/سعيد بن على بن وهف القحطاني

ترجمه الى اللغة الأردية

محمد عرفان محمد عمر المدني

راجعه

أبو أسامه نیاز أحمد أنصاری☆عبد الباسط عبد العزيزالمدني

المکتب التعاونی للدعوة والارشاد وتوعیةالجالیات بمحافظة السلیل

هاتف ٠١٧٨٢٠٥٤٠ فاکس ٠١٧٨٢٥٦٠٦

طبع على نفقة مؤسسة الشيخ / سليمان بن عبدالعزيز الراجحي الخيرية

19

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ